

مِنْ حِكْمَةِ رَبِّكَ الْعَلِيِّ  
أَنَّ الشَّعْرَ وَالْمِنْىَ

الحمد لله الذي جعل في هذا الكتاب من كل شيء ما ينفع  
المرء والمراة في الدنيا والآخرة

طبعة  
١٣٢٦ هـ

معروف به

ديوان عشق

تصنيف لطيف علامه زين العابدين محمد باقر  
ميرزا جعفر خان صاحب انوار السنين

مطبعة  
درستار پنهان گورخانه



اردو نظم - دیوان مرثیہ ج ۵۵۱  
۵۵۱

۲۱۶  
۱۹۱۵ء  
س - ن



## ردیف الالف

Checked 1969.

سایہ رحمت ہے ہر اک شعر پر اللہ کا  
ہو گیا دل کو عصا دستِ کلیم اللہ کا  
ہر صریح کلمہ نعرہ ضربِ الا اللہ کا  
قامتِ انسان سرِ پایہ الف اللہ کا  
ہر عیان پانچ انگلیوں کی نام پاک اللہ کا  
سار اگر ٹوٹا ذرا بھی ذکرِ الا اللہ کا  
عرشِ عظم ہے مقام اب فکرِ فحشِ خجہ کا  
بحرِ بے پایان میں ملتا ہے پتہ کب کا  
دل سے جاری رات دن رہتا ہے ذکرِ اللہ کا

ہر مرے دیوان پر گنبد جو بسم اللہ کا  
جب قلم نے حمد میں لکھا الف اللہ کا  
ٹکڑے ٹکڑے کیوں نہ ہو دل کا فرگہ راہ کا  
ہر بشر کے جائزہ تن سے ہے وحدتِ اشک کا  
کاتبِ صنعت کی قدرت کی بھی کیا ننگین  
غرقِ دریاے فنا کردگی موجِ لا الہ  
حمد حق میں کر رہی ہے عالم بالا کی سیر  
ہو گیا گم جو کوئی دریاے وحدت میں پڑا  
کھل گیا بابِ حقیقت جب لطائف طو ہوئے

<p>کب ان آنکھوں کو ہر تاب جلوہ دیدار حق ایک ہی ہین یا بے حد تین دو ہم شہود سر جھکا کر جب نظر کی کعبہ دل کی طرف اپنی کشتی دم میں پہنچی ساحل لاہوت سنگ اسودہ سویدہ اباب کعبہ زخم عشق دیدہ باطن سے دیکھا عالم ایجاد کو جلگیا ہر آتش حسن حقیقت سے جوں کان میں جب تک نہ آئیگی صدا و مغفرت نالہ دل کامرے جھنڈا گڑے گا حشر میں اور کوئی کیا تری کنہ حقیقت پاسکے کچھ مجھے حور و قصور و خلہ کی خوشنہیں خانہ دل میں ہر شمع دلغ عشق مصطفیٰ مصطفیٰ کا انبیاء پر یون بڑھایا ہر شرف عاصیوں کو رحمت حق بخشیدگی حشر میں میں ہوں خالی ہاتھ کر مجھ کو عطا داغ جگر</p>	<p>طور پر دیکھا نہیں عالم کلیم اللہ کا ہر یہی مسلک جناب شیخ حق آگاہ کا ہو گیا عین یقین حق کی تجسلی گاہ کا جب ہوا دل ناخدا بحر فنا فی اللہ کا میرے دل میں صاب عالم ہر بیت اللہ کا جلوہ قدرت ہر آگے نام ہر اللہ کا سا بنان محشر میں ہو گا میرے دود آہ کا سر نہ اٹھے گا لحد سے بندہ درگاہ کا اوج پر ہو گا پھر ہر امیر میری تداد کا ما عرفنا قول ہر جب خود رسول اللہ کا آرزو ہر قرب حاصل ہو تری درگاہ کا رات دن ہر نور سے معمور گھر اللہ کا جس طرح رتبہ صحائف پر کلام اللہ کا دیکھ کر سنہ اپنی امبت شفا عتخواہ کا ساتھ تو شہ چاہئے ملک عالم کی راہ کا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شوق کو اس نظم نگین کے صلے میں یا خدا

نزع میں دیدار حاصل ہو رسول اللہ کا



دل میں ہر یاد تیری آنکھوں میں نور تیرا  
 یہ شان کبریائی موسیٰ بھی کھائے غش  
 جلو اتر اعیان ہر پست و بلند سب میں  
 یہ سہ ترے قدم پر یونہی پڑا ہر گنا  
 گردن ٹھکانے میں بھی کیا سر بلندیاں ہیں  
 مشتاق دید تیرے کب سے ترس رہے ہیں  
 کتنا ہوں صدق دل سے دونوں خوشنما ہیں  
 جو کوئی چشم دل سے پردہ اٹھا کے دیکھے  
 اپنی رگ گلو سے پایا قریب تجکو  
 ہر کیف بادہ عشق آنکھیں چڑھی ہوئی ہیں

جس گھر میں جا کے دیکھا پایا ظہور تیرا  
 پر تو پڑا ذرا سا بالائے ظہور تیرا  
 پھولوں میں بوہر تیری تاروں میں نور تیرا  
 جہتک : تو کے گاہک بخشا قصور تیرا  
 پایا مرلے قے میں اکثر حضور تیرا  
 کب تک چھپا رہیگا پردے میں نور تیرا  
 مجھ کو تو عجز میرا تحب کو غور تیرا  
 کون و مکان میں پائے جلو حضور تیرا  
 غفلت یہ تھی کہ رستہ سمجھتے دو تیرا  
 پہلو میں اپنے دل ہر جام ظہور تیرا

اپنے کرم کے صدقے محشر میں بخش دینا  
 ہر اک ذیل بندہ شوق لے غفور تیرا

جنوں میں ایک دن ڈنکا بجو گا جو شاہ ایمان کا  
 ورق مجھ کو جو ہاتھ آجائے خورشید و زرخشاں کا  
 کوئی پیغام لائی ہو مقرر حور و غلمان کا  
 خیال تن نہ پھر آیا جو نکلی روح قالب سے  
 لگی دل کی بھڑک اٹھی وہن تک شعلے آتے ہیں

کہ الا اللہ نعرہ ہر مرے چاک گریبان کا  
 تو لکھوں وصف حسن عارض محبوب یزدان کا  
 نسیم خلد رستا پوچھتی ہر کوئے جانان کا  
 رہا ہو کر نہ دیکھا خواب بھی یوسف نے زندان کا  
 مرا جو دم ہر شستہ ہر چرخ داغ پہنان کا

نہوں کیوں کر غبارِ دشت کا ممنونِ حشت میں  
 کسی کا صلہ کوئیں کھینچے گا مگر نقشِ  
 ہنسے زخمِ جگر نامِ ماہِ اس کے سینے میں  
 تجسس کر رہے ہیں وہ مجھے کیسی نہامت  
 ہوں پر تلے سنی کیا کر دے ماتِ نیلم کو  
 وہ محرومِ برادرا ہوں گلِ چاک کی صورت  
 گرمی بجلی غضب کی پر تو خسارِ روشن سے  
 ہزاروں بلبلین کیوں امنِ گلچین سے لپٹی ہیں  
 خیالِ دشت گردی گورین طرفہ تماشا ہر  
 وہاں جوشِ جنون میں آج کل گرم جولان ہوں  
 بسر کرتا ہوں مثلِ نخل شعلہ بلغِ عالم میں  
 خدا جلنے کہاں دستِ جنون نے پھاڑ کر پھینکا  
 کسی پر دہنشین کے عشق میں کپڑے جو پھاڑ ہیں  
 عجب شاداب ہر لاکھوں گل زخمِ امین کھلے ہیں  
 ہزاروں غولِ صحرائی ہیں مجھ وحشی کی تربت پر  
 برنگِ قد شعلہ پیرہن سے عار ہے مجھ کو  
 توقعِ نفع کی بیسود ہر اربابِ رفعت سے

جہان کپڑے پھٹے اسنے تنِ عریان میں ہن ہانکا  
 ورقِ سادہ پڑا ہر آجتک مہرِ درخشان کا  
 دکھائی آنکھ آنسو نے جب آیا ذکرِ طوفان کا  
 کوئی ٹکڑا نکل آئے اگر سینے میں پیکان کا  
 کرو گے پان کھا کر خون کیا لعلِ بخشان کا  
 نہ دیکھا منہ کبھی زخمِ جگر نے میرے درمان کا  
 جو وہ پر دہنشین گلِ روزنِ دیوا سے جھانکا  
 چرا کر لیچلا ہر کیا کوئی پتا گلستان کا  
 کفن شاید ملا ہر مجھ کو دامانِ بیابان کا  
 کہ یہ گردون گردان ہر بگولا جس بیابان کا  
 نہ بے برگی کا میں شاکی ستایش کرنے سامان کا  
 گریبان کا پتہ پایا نشانِ ابتکِ دامان کا  
 تو چلن کی طرح عالم ہر چاکِ گریبان کا  
 نہالِ دل مرا سینچا ہوا ہر آبِ پیکان کا  
 دکھایا جذبہِ وحشت نے اک عالمِ چراغان کا  
 نہ احسان مند دامن ہوں دہر مند گریبان کا  
 ملا ہر کسکِ داہِ خرمن ماہِ درخشان کا



فروغ اسکی نہ قسمت میں دھبے اسکے مقدر میں	مراد وزیر سید اختر گویا شام ہجران کا
ہوئے ارباب محفل خوش خدائیے آبرورکھ لی کہ تھا شوق امتحان اس دم مری طبع درافشان کا	
ہوش بلبل تھانہ میں کچھ نکمت برباد کا بذلہ سخی نے مجھے رکھا گرفتار قفس کر دیا ویران تم نے خسانہ دل چھوڑ کر واقعی کیونکر تھا سے دل میں پاتا میں جگہ بے ترسے اور شک گاہ دیکھا عجب نکتہ چمن دھیان آیا تھا جو زلف پر شکن کا وقت شام ظاہر فرزاد تھا دل و داسیر دام زلف تھے جو مجھ کو قد موزون در سگاہ عشق میں اس طرح مقتل میں پڑتے تھے مرے قاتل کے ہاتھ کس طرح دم مارتا میں آشنائے بحر عشق	پھر بھی کیون محروم لطف گلشن ایجاد تھا نالہ موزون مراجو تھا وہ نوا ایجاد تھا جن دونوں رہتے تھے تم کیسا یہ گھر آباد تھا کیا خیال غیر تھا میں یا عدو کی یاد تھا شاخیں تلوارین تھیں ہر پتہ کف جلا د تھا صبح تک رہم مزاج خاطر ناشاد تھا کارگر اس پر مگر جذب دل صیاد تھا ہر الف اپنی نظر میں قامت آزاد تھا ہر وہاں زخم سے شورِ مبارکباد تھا لطمہ ہر موج بمحکوسیلی استاد تھا
خاک ہو کر چار دیواری عناصر اڑ گئی جسم خاکی شوق کیا ہی قصر بے بنیاد تھا	
دھیان ہو محکوروے روشن کا جوش وحشت میں ایک تار نہیں	کچھ نہیں کام شمع مدفن کا نہ گریبان کا نہ دامن کا

گرم آہوں سے لہلہائے داغ بیکسی روتی ہوگی بالین پر زلف پہچان نے دل پھنسا یا ہو جس کو خورشید شہر سمجھے ہیں تیرے ہمسا رہن رہا کیا اب دیکھئے کون قتل ہوتا ہے منہ می ہاتھوں میں جو ملتے ہیں جس کو گلزار خسلد کہتے ہیں	لو سے چمکا ہو رنگ گلشن کا یہ پتہ ہے کسی کے مدفن کا حال کیا پوچھتے ہو الجھن کا عکس ہو میرے داغ روشن کا رک گئی سانس ڈھل گیا منکا اور عالم ہے اُن کی چتون کا ہے یہ افسوس مرگ دشمن کا ایک بوٹا ہے اُسکے گلشن کا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شوق ہر دل میں ہو جگہ جگہ  
ہے تخلص ظہیر حسن کا

جو غمرون پر کوئی بیداد کرنا کچھ اگلے عہد و پیمان یاد کرنا تھامے ہی تصور کا یہ گھر ہے برنگ غنچہ دل ہو لاکھ صد چاک شب ہجر اے خیال یار تو ہی ہے کچھ دیر تک دیدار قاتل لب نہ سیکھ لے ہم دل جلوں سے	کسی بھولے ہونے کو یاد کرنا پھر اے ظالم کوئی بیداد کرنا سمجھ کر دل مرا برباد کرنا نہیں آتا مگر فریاد کرنا تسلی دل ناشاد کرنا کمی اے خنجر فولاد کرنا ہجوم دروین فریاد کرنا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p>کستان میں ہے تو ہم قفس میں ہمیں بھی یاد کر لیں افسوس مرگ چلے آنا سوئے میرا نہ دل</p>	<p>ذرا انصاف اوصیاد کرنا اگر کوئی ستم افسوس افسوس کرنا اگر منظور ہو آباد کرنا</p>
<p>مزا ج ان کا بہت نازک ہوا و شوق سمجھ کر نالہ و فسر یاد کرنا</p>	
<p>چمن میں لاکھ گل کھایا تری برق تبسم کا ہوا جاننا زکی میت پر عجز مسیحالی عجب کیا پھونکے سوز و رونا سارا بدن اپنا جناب شیخ میخانے میں جب آپ آئے ہیں ہمارا دل وہ شور انگیز دریائے محبت ہی جو شب کو خاک لڑائی انکی افشان کے تصور میں ہماری چشم گریان سے جو آج آنسو لہتے ہیں طلب کرتے ہیں کس شوخی سے پہلے وہ دل عاشق بہت مشکل ہو بیڑا پار ہو بحر محبت سے مراد دل پیستی ہو آسیاے چرخ گردان کیون ترش روئی مرے حق میں کیون زہر ہلا اہل ہو نظر آنے لگا کندن کا ڈاک اپنی نگاہوں میں</p>	<p>مگر افسانہ کی غنچوں کا منہ کب تھا کلم کا لب معجز نما کا انکے کہنا ناز سے قم کا کہ عالم استخوان جسم پر تھا خشک ہیزم کا وضو کر لیجئے تے نہیں موقوف تبسم کا کہ جس کا قطرہ قطرہ ہو نود بحر قلزم کا بنا سر مرہ غبار دشت وشت چشم انجم کا جہان میں شور ہو کیا جوش ہو موج و تلاطم کا مگر دیدنی انداز پھر ان کے تحکم کا قیامت کی ہو آمد ہی قریب عالم تلاطم کا نہ اسکو جو سے کچھ نسبت نہیہ دانہ ہو گندم کا کہ چکھا ہو مزا میں نے تے شہد ترخم کا کسی کے لعل لب پر رنگ چمکا جو تبسم کا</p>



<p>کوئی وصفِ دہانِ تنگ بین کیونکر قدم رکھے  نہوں کیون عشق میں کامل کہ استادِ ازل میرا  نہ کیوں لے غیرت گل بجلیاں غم کی گرین مجھ پر  قبول حق نہ کیوں مجھ رندِ مشرب کی عبادت ہو</p>	<p>گزند اس راہ میں ممکن نہیں پیک توہم کا  معلم ہے گلستانِ وفا کے بابِ نجم کا  کہ میں ترسا کر دن سرگوشیاں تجھے کرے جھکا  بنایا ہر مصلے زاہدِ خشتِ سرخم کا</p>
<p>تھیں اے شوقِ فرس بویا و فقرینا ہے  نہ کرنا جو صلہ بھولے سے بھی سجا بنے قائم کا</p>	
<p>میں نے جو دل بتوں سے لگایا خدا ملا  دل بھی مجھے ملا تو بڑا بیوفا ملا  غوطے لگائے بحرِ محبت میں چنہ بار  پہلے گلہ کیا ترے دل کا پستہ نہیں  تو دیکھنا کہ شوخی رنگ اور ہو گئی  آنکھوں سے شل اشک گرانا نہ تھا تمہیں  روئے دل شکستہ کو ہم پھوٹ پھوٹ کر  سینے میں ہوک اٹھتی ہو پہلو ہو داغ داغ  گزشتہ صبح و شام تھے جسکی تلاش میں  دل لیچلا ہو منزل مقصود کی طرف</p>	<p>کہہ کر برا بھلا تجھے اے شیخ کیا ملا  کب سخت یہ بھی اُس بیتِ ظالم سے جا ملا  جب تہ کو پہونچے ہم تو دردِ عالم ملا  کھولی جو اپنی زلف تو بولے ملا ملا  خون شہیدِ نازِ حنا میں ذرا ملا  مجلو ملا کے خاک میں بتلا و کیا ملا  شیشہ جو کوئی راہ میں ٹوٹا پڑا ملا  دل دیکے آپ کو مجھے اچھا صلا ملا  آخر کو اُسکا گوشہ دل میں پستا ملا  کیا اے جنابِ خضر ہمیں رہنا ملا</p>
<p>بیچین ہم ادھر ہیں ادھر بیقرار وہ</p>	

## عاشق مزاج شوق ہین دلربا ملا

پشیمان ہو کے پھر تم کو کف افسوس ملتا تھا  
 بلا سے چوٹ کھائی تھی سر محفل پہنلنا تھا  
 مقدرمین تو چاہ خشک دریا او بلنا تھا  
 کبھی تو میری تربت پر تمہیں آکر ٹہلنا تھا  
 کہ مجھ کو اونکی محفل میں برنگ شمع جلنا تھا  
 نہیں تو میری آہ گرم سے آخر پگھلنا تھا  
 دل بیتاب کی قسمت میں دو دو ہاتھ اچھلنا تھا  
 اسے جب دہری دن میں پھر کی طرح ڈھلنا تھا  
 مدامت محکو ہوتی تھی تمہارا جی دہاتا تھا  
 کسی کی جان جالی تھی کیسکا دل بہلنا تھا  
 تجھے کچھ ضبط کرنا تھا نہ یوں مجمع میں چلنا تھا  
 ہماری آرزوؤں کو دھوان بنکر نکلنا تھا  
 تجھے منہ دی لگانا یا پس تابوت چلنا تھا

تمہاری بیوفانی سے ہمارا دم نکلنا تھا  
 کسی کو دیکھ کر قابو سے کب اودل نکلنا تھا  
 کہانتک آنسوؤں کو ضبط کرتے تیری فرقت میں  
 تمہارا دل بہلتا اور میری روح خوش ہوتی  
 مرے آگے نہ کیوں وہ گرجو شمی غیر سے کرتے  
 بُرا سمجھیں وہ یا اچھا کہوں گا سنگدل انکو  
 عدو کے سینے پر ہاتھ آپ نے کس پیار سے رکھا  
 حسینوں کو غیث تھا ناز اتنا اپنے جو بن پر  
 شب فرقت جو میں نے سرواہیں بھول کر پہنچیں  
 نکیوں وہ غیر کو ہمراہ لاتے اپنے بالین پر  
 رقیبوں پر بھی ظاہر ہو گیا اے اشک عشق اپنا  
 نکیوں لہن لگاتا آگ عشق کا کل پہچان  
 جنازہ آج نکلا تھا ترے عاشق کا اے ظالم

سر محفل کہیں اے شوق تم نے راز کی باتیں

شراب معرفت پیکر نہ یوں تلو ابلنا تھا

مارا مجھے قاتل نے ہوا نام قضا کا

کشتہ ہون میں تیرنگہ ناز و ادا کا



<p>ہم ڈھنگ بناتے ہیں تھیں ناز و ادا کا          مین ہوش سینھا لون گے جگر یاد دل بیتاب          سمجھے کہ نہیں سنکے جسے تم ہوئے عین          چھوٹا کہیں دل اور کہیں گر پڑے آنسو          دل تھامے ہو آتے ہیں بچپن ادھر وہ          دزدیدہ نگاہی نے چرایا دل عاشق          بل کھاتی ہو رہ رہ کے کمر آج کیسی          غصے میں مٹاتے ہو جو تم تربت عاشق          رہ رہ کے بتوں نے اسے تہخانہ بنایا</p>	<p>پردے میں وفا کے ہے کچھ لطف جفا کا          جلوہ نظر آتا ہے کسی ماہ لقا کا          تھا ساز کسی ٹوٹے ہوئے دل کی صدا کا          غربت میں چھٹا مجھے تعلق رفقا کا          ادنیٰ یہ کرشمہ ہے مری آہ رسا کا          بدنام مگر نام ہوا دزد حسنا کا          سایہ مگر اسپر بھی پڑا زلف رسا کا          اڑ جاؤ نہ یہ رنگ حناے کف پا کا          افسوس کبھی کبھہ دل گھر تھا خدا کا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایمان جو کھونٹے محبت میں بتوں کی  
 کچھ دھیان بھی ہے شوق تمہیں روز جزا کا

<p>جو یاد آیا رخ روشن کیسا          اودھر پوشا ک بدلی ہو کسی نے          کسی گل کی جو دل کو لو لگی ہے          غبار اڑا اڑ کے آنکھوں میں پڑ گیا          مری آنکھوں کے پردے نور کے ہیں          دل پر داغ کو لوٹا کسی نے</p>	<p>بناد دل وادی ایمن کیسا          ادھر ہے چاک پیرا ہن کیسا          چراغ داغ ہے روشن کیسا          مٹاتے ہو جو تم مدفن کیسا          جو دیکھا ہے رخ روشن کیسا          یکا یک مٹ گیا گلشن کیسا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>زبانِ حال سے سوسن کیا عجب پر درد ہو شیون کیا نہیں اب تک گیا بچپن کیا کیا ہاتھ ہو دامن کیا</p>	<p>چمن میں تذکرہ کرتی ہر دن رات وہ چونک اٹھتے ہیں رو دیتے ہیں اکثر کیا دل کھلونا جانتا ہے مزد جب ہے سرسید ان محشر</p>
<p>کہ ہر حضرت شوق آپکا دھینا نہیں وہ ای جناب من کیا</p>	
<p>ہزار پیچ کیے کوئی پیچ چل نہ سکا گرا تو اٹھ نہ سکا اور اٹھا تو چل نہ سکا وہ مری ابل نہ سکی کچھ وہ خم ابل نہ سکا کسی طرح شب غم کا پہاڑ ٹل نہ سکا مرا نہال دل اک بار پھول پھل نہ سکا مثال نقش قدم ضعف سے میں ٹل نہ سکا کہ میرے دل سے یہ کانٹا کبھی نکل نہ سکا کسی غریب کا کھوٹا درم تھا چل نہ سکا کمال ضعف سے کروٹ بھی میں بدل نہ سکا کسی کے سلسلے منہ فقرہ کسی کا چل نہ سکا کہ موت ٹلگئی بالین سے دم نکل نہ سکا</p>	<p>کسی طرح خم کیسو سے دل مکل نہ سکا جو چلن لسنے اٹھائی تو میں سنبھل نہ سکا مرے خیال سے جیسر تھی مہر پر مغسان ذرا بھی نالہ خار اس شکن نہ کام آئے سموم آہ نے مرجھا دیا جو روز فراق وہ لاکھ کوچے سے اپنے مجھے اٹھاتے رہے خیال موے مژدہ گڑ گیا ہے کچھ ایسا کسی حسین نے کچھ داغ دل کی قدر نہ کی لحد میں ایک طرح میں پڑا رہا حشر جو دلفریب ہو وہ کیا فریب میں آئے خیال یا سنے کی نزع میں سیمائی</p>



<p>وہ خاک قبر پر آئیگا فاستے کو مرے خدا بچاے تمہاری نشیلی آنکھوں سے بھرے ہین حسرت و ارمان یہاں تک اس دلمین کسی کو دیکھتے ہی بے نقاب محشرین فراق یارین دل نے جو آہ کی پس مرگ</p>	<p>جو دو قدم بھی جتانے کے ساتھ چل نہ سکا کہ اک نظر جسے دیکھا وہ پھر سنبھل نہ سکا کہ درد کٹھنے کو اٹھا مگر ٹہسل نہ سکا ہزار دل کو سنبھالا مگر سنبھل نہ سکا چراغ گور مرادو گھڑی بھی جل نہ سکا</p>
<p>وہ دل دیا ہر خدا نے کہ بعد مرگ بھی شوق بغیر یار کے حورون میں بھی بہل نہ سکا</p>	
<p>کا ہش فرقت سے اتنا اب میں لاغر ہو گیا خاند دلی خبر بھی کچھ تمہیں ہے یا نہیں عشق ابرو میں مقرر نہ ہر کھایا تیغ نے کعبہ دل میں جو آیا تیغ ابرو کا خیال بھولے بھٹکے وہ جو آئے دیدہ نمناک میں ہو گیا بے پردہ عشق سبزہ خط بعد مرگ</p>	<p>ناز اٹھانا بھی کسی کا مجھ کو دبھر ہو گیا جس میں تم رہتے تھے اب وہ یاس کا گھر ہو گیا ور نہ کیوں اس طرح نیلا رنگ جو ہر ہو گیا ہر شگاف زخم بیست اللہ کا در ہو گیا بول ٹھے جھنجھلا کے لو دامن مرا تر ہو گیا سبزہ نوخیز جب تربت کی چادر ہو گیا</p>
<p>دعوی الفت تو رکھتے ہو مگر ہے کچھ خبر ہجرین کیا حال شوق اے بندہ پرور ہو گیا</p>	
<p>لباس سسک وہ پہنا بہا کر خون لب ل کا ہماری سخت جانی نے نکالا حوصلہ دل کا</p>	<p>کہ منہ چوما دہان زخم نے بھی تیغ قاتل کا کہ وقت ذبح پھرون تھا گلے پر ہاتھ قاتل کا</p>

یہ دل سینے میں ہر یا کوئی قیدی چاہ بابل کا  
کنار بیت ابرو کے اک نقطہ جو ہر تل کا  
گمان قیس نے پیچھا کیا بے سود مہمل کا  
خیال آیا جو بحر عشق میں دامن ساحل کا  
پڑا بھی اپنی گردن پر تو اوجھا ہاتھ قاتل کا  
مے دل کے سویدا کا ترے خسار کے تل کا  
منے حق میں پیالہ ہو گیا زہر ہلا مل کا  
ٹھکون نے راستے میں خوب لوٹا قافلہ دل کا  
ہلا دیتا تھا دل جن کا تڑپنا مرغ بسمل کا  
بنایا آئینہ میں نے جو اپنے شیشہ دل کا  
دہان گور سے کچھ تو کو تم حال منزل کا  
کہ عالم خندہ گل میں بھی ہر آہ عنادل کا  
رہیگا مومن و کافرین جھگڑا حق و باطل کا  
یہی مضمون ہر ہر سطر اشک شمع محفل کا

گرفتار محبت ہر جو اک زہرہ شامل کا  
نشان انتخاب کا تب قدرت سمجھتے ہیں  
ہمیشہ جلوہ لیلے رہا پردہ نشین دل میں  
گلا گرداب نے گھونٹا تانچے موج نے مارے  
تمناے شہادت میں گئے مقتل میں ہم لیکن  
بنایا رنگ فرط حسن و جوش عشق نے یلسان  
پلا کر جام غیرون کو دیا مجھ کو جو آخر میں  
ہجوم رنج و غم نے رہزنی کی دشت غربت میں  
خدا کی شان ہر مجھ کو وہی اب ذبح کرتے ہیں  
جمال شاہد بزم ازل رہتا ہر عکس افکن  
عدم کے جانیوالو اس طرح بخود پیٹے کیون ہو  
کسی گل کی جدائی میں چمن میں کیا قدم رکھو  
نقاب آنکسے رُخ پر نور سے جب تک نہ اٹھیلی  
کسی کو جو جلاتا ہو وہ جلجاتا ہے خود آخر

تمہاری طرح فرقت میں ادھر وہ بھی تڑپتے ہیں  
اثر پیدا ہوا ہے شوق آخر عشق کامل کا

آباد کبھی گوشہ ویرانہ دل تھا

وہ پردہ نشین جلوہ گر خانہ دل تھا



دم بھرنہ شب وصل بان اپنی ہوئی بند کیونکر نہ اُبتائیں سر محفل جانان سمجھتے تھے جسے شمع شب افروز وہ تم آنکھوں میں بھر آئے کسی بیرحم کے آنسو جویات کہی تم نے وہ پتھر سے تھی بھاری	کچھ اپنی کہانی تھی کچھ افسانہ دل تھا لبریز مے عشق سے پیما نہ دل تھا جو جان سے تھا صدف وہ پروا نہ دل تھا پروردیہا تک مرا افسانہ دل تھا توڑا جسے وہ گوہر یکدا نہ دل تھا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیون چار طرف شوق پریشان ہے تم  
مطلوب تو رونق وہ کاشا نہ دل تھا

ادھر رخ سے گھونگھٹ اٹھانا کیسا ستم ہو گیا روٹھ جانا کیسا کہاں تک یہ زلف آپ سلجھائیگا گراتا ہر دل پر قیامت کی بجلی چمن میں جو گلچین نے کچھ پھول توئے مرے آگے کیا گل کھلائیگے غنچے سر بزم تم اور پنچھی نگاہیں نکرا آہ کا قصہ گہرا کے اے دل وہ بھولی سی صورت لڑکپن کی باتیں مرے خا نہ دل میں خلوت گزین بر	ادھر خاک پر تملانا کیسا مرہ دیگیا پھر منانا کیسا ذرا دیکھئے پیچ کھانا کیسا وہ منہ پھیر کر مسکراتا کیسا تو یاد آگیا دل دکھانا کیسا مجھے یاد ہے مسکراتا کیسا اجی کھل گیا دل چرانا کیسا کچھ اچھا نہیں دل دکھانا کیسا ہمیں یاد ہے وہ زمانا کیسا کسیکو ملے کیا ٹھکانا کیسا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تھیں عشق سے شوق سب کتے تھے  
مگر تم نے کتنا نمانا کس کا

تم نے گھونگھٹ سر محفل جو اٹھایا ہوتا  
کچھ اثر نالہ دل نے جو دکھایا ہوتا  
دل وارفتہ ہمارا ہر بلا سے وحشی  
آپ کے زہد کو جب مانتے اے حضرت شیخ  
جانتا میں کہ نظر غیر کی پڑ جائیگی  
قد ر عشاق تو جب آپ کو ہوتی معلوم  
دل مرا چھوڑ کے تم رہتے ہو کیوں آنکھیں  
نہیں معلوم کہ دل تم سے خفا ہو کیوں آج  
عرش عظم جو ہلایا تو ملا کیا آہ  
گھیر لیتے کبھی ارمان بجانے دیتے

شمع کو صورت پر وانیہ جلا دیا ہوتا  
غیر کے گھر سے انھیں کھینچ کے لایا ہوتا  
دام کیسو میں اُسے تم نے پھنسیا ہوتا  
آپ کا دل بھی کسی شوخ پر آیا ہوتا  
راز کی طرح تھیں دل میں چھپایا ہوتا  
کہ کبھی دل کسی ظالم سے لگایا ہوتا  
ہریہ اجڑا ہوا گھر اسکو بسایا ہوتا  
اپنے روٹھے ہوئے کو تم نے منایا ہوتا  
کسی بیرحم کا دل تو نے ہلایا ہوتا  
بھولے بھٹکے مے دلین جو وہ آیا ہوتا

شکوہ جو رجو شوق آپ کیا کرتے ہیں  
اس سے بہتر تو یہ تھا دل نہ لگایا ہوتا

دل نے فرقت میں جو نعرہ کوئی مارا ہوتا  
نزع میں سبزہ خط کا جو نظارہ ہوتا  
تیرے کوپے میں نہ رکھتے کبھی بھلے سے قدم  
نہیں معلوم کہ کیا حال تھا برا ہوتا  
ڈوبتے کو ترے تنکے کا سہارا ہوتا  
اپنے قابو میں ذرا دل جو ہمارا ہوتا



گل کھلاتے مرے دل جگر و دل کیا کیا پی کے ادھانے دو جام کروں میں انکار سیری میست پر اگر کچھ وہ بہاتے آنسو اپنے پہلو میں جو دل کیلے جگہ تم دیتے غیر کیا میں بھی سمجھتا کہ یہ چھپر رکھا کبھی پہلو میں بٹھایا کبھی دل میں رکھا پہلو سے غیر سے اٹھجاتے وہ ہو کر بیتاب	میرے پہلو میں اگر وہ چمن آرا ہوتا زہر بھی تم جو پلاستے تو گوارا ہوتا حور فردوس کی آنکھوں کا وہ تارا ہوتا اس میں نقصان ہمارا نہ تمہارا ہوتا تم نے تنکا مرے سر سے جو اتارا ہوتا آپکا تیر تھا کیون مجکو نہ پیارا ہوتا انکوائے جذبہ دل کچھ تو او بھارا ہوتا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کچھ بھی اے شوق توجہ جو ادھر ہو جاتی

لاکھ میں ایک ہی دیوان ہمارا ہوتا

دل شوق حسینوں سے لگانا نہیں چھا ہم صاف کہہ دیتے ہیں مانو کہ نہ مانو رہتے ہو جو دل میں تو جگر کو نہ جلاؤ منہ سے نہ کہیں آہ جہاں سوز بکھلاؤ دل کوئی چرا لے تو نہیں اسکی نکایت کھل جائیگے راز آپکے اس شرم و حیا دیکھو نہ کہیں دلی لگی اور بھڑک جائے ہم خوب سمجھتے ہیں جان جاتے ہو جاؤ	ہو جاؤ گے بدنام زمانا نہیں اچھا دل عاشق بکس کا دکھانا نہیں اچھا ہمسائے کے گھر آگ لگانا نہیں اچھا جلتا ہو جو آپ اُسکو جلانا نہیں اچھا آنکھیں مگر ایجان چرا نا نہیں اچھا منہ مجھے سر بزم چھپانا نہیں اچھا بالین لحد شمع جلانا نہیں اچھا ہر روز مگر بے ستا نا نہیں اچھا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پڑ جاؤ گے جھگڑے میں کہہ دیتے ہیں یہ جان	ہر ایک کی آنکھوں میں سمانا نہیں اچھا
نازک ہیں عجب کیا کہ وہ دل تھامے رہتے	حال شب غم آنکھوں سنا سنا نہیں اچھا

دامن کبھی جھلے ہیں کبھی ملتے ہیں وہ ہاتھ  
اے شوق ابھی ہوش میں آنا نہیں اچھا

رہو جو دلیں تو ہو جان جان بہت اچھا	جگہ یہ بہت اچھی مکان بہت اچھا
ذرا سی بات پراتنا بگڑ گئے تم آج	سنا میں تمنے بہت گالیان بہت اچھا
کلیجا تھام لوں پہننے تر کچھ میں عرض کروں	چلے ہیں آپ عدو کے یہاں بہت اچھا
کہا جو پہننے کبھی پھر کرم کر نیلے آپ	وہ دنسکے ناز سے بولے کہ ہاں بہت اچھا
ہماری آؤ کبھی تو اثر و کمسانگی	ستلے شوق سے اے آسمان بہت اچھا
جو اونکی تیغ ادا کا ہوا اشارہ کچھ	ترے پکے دل سے صدا دی کہ ہاں بہت اچھا
مجھے بھی عشق کا دعویٰ ہے اور غم کو بھی	جو آپ چاہتے ہیں امتحان بہت اچھا
چمن کی سیر کرین چلکے آپ ہم دونوں	کہ چاندنی ہے سہانی سمان بہت اچھا
فضا کو چہ جانان کی بات ہی ہے کچھ اؤ	ہزار ہیں چمن اچھے جنان بہت اچھا
یہ قصہ نالہ دل ہے کہ عرش سے بڑھاؤ	سنا ہے جسے کہ ہر لامکان بہت اچھا

کلام شوق وہ سکر پھرک کے بول اٹھے

زبان ہے بہت اچھی بیان بہت اچھا

رویف باے موحده



مہتاب شمع چادر مدفن ہے آفتاب  
 داغِ جگر کے عکس سے روشن ہے آفتاب  
 تم جھانکتے ہو یا پسِ روزن ہے آفتاب  
 روشن یہ ہو کہ رات کا دشمن ہے آفتاب  
 اے پیر آسمان ترا کو دن ہے آفتاب  
 مینا ہے جیب میں تہ دامن ہے آفتاب  
 مرنیکے بعد گنبد مدفن ہے آفتاب  
 تیرا فروغ پر جو یہ جو بن ہے آفتاب  
 تیرا وہ رنگ ہو نہ وہ روغن ہے آفتاب  
 دیکھو کہ ذرے ذرے میں روشن ہے آفتاب

نیرنگ داغِ دل پسِ مردن ہے آفتاب  
 رخ سے ترے چمک مے داغِ جگر کی ہے  
 پھیلی ہوئی ہے آج قیامت کی روشنی  
 کیونکر شب وصال دکھاؤں میں داغِ دل  
 دعویٰ برابری کا کسی نوجوان سے  
 اس تیرہ شبِ بینِ شیخ کی یہ چال دیکھئے  
 اللہ سے فرورغ ترے خاکسار کا  
 ڈھلجائیگا جب آئیگا حدِ عروج پر  
 دو دچراغِ داغ سے عالم ہے شام کا  
 جلوہ کیسے حسن کا کون و مکان میں ہے

چمکی ہوئی ہے شوق یہ بزمِ مشاعرہ  
 ہر شعر چاندِ مطلعِ روشن ہے آفتاب

میری آہ پُر شرر کا ہواک اگلے آفتاب  
 شامیانہ بنگیا میری لحد پر آفتاب  
 بنگیا ہو عکسِ دلِ فلک آفتاب  
 فرشِ ہریگ بیابانِ چتر سر پر آفتاب  
 گر پڑیگا منہ کے بھل روی زمین پر آفتاب

دلِ گے گے کیا ہو چرخِ اخضر آفتاب  
 عشقِ عارض نے اثر اپنا دکھایا بعدِ مرگ  
 اُس رخ پر نور کی الفت نے بخشا یہ فروغ  
 روزِ وحشت اُسکے دیوانے کی ہے کچھ اور شان  
 دن کو کوٹھے پر بجاؤ ورنہ فرطِ شرم سے

میرے دل غ دل کا پھانا ہوا اگر دم بھر جدا  
منہ چھپائے غم سے بدلی کے اندر آفتاب

یا خدا ہو سایہ رحمت میں تھے جاے شوق  
جب سوائیزے پہ آئے روز معشر آفتاب

ردیف باے فارسی

ٹانگی جو کرن صدقہ پا پوش ہوئی دھوپ  
چمکے جو مے داغ تو رو پوش ہوئی دھوپ  
فرش رو دیوانہ ہو پوش ہوئی دھوپ  
سائے میں بھی دم بھرنے فراموش ہوئی دھوپ  
خورشید قیامت کی بھی رو پوش ہوئی دھوپ  
سوار تھارے پہ پا پوش ہوئی دھوپ  
ہمراہ شب تار سردوش ہوئی دھوپ  
نظارہ جانان سے جو بیوش ہوئی دھوپ  
چلائی نزاکت کہ سردوش ہوئی دھوپ  
کس پیار سے تربت کی ہم آغوش ہوئی دھوپ  
اس دشت جنون میں بلانوش ہوئی دھوپ  
مل جلکے قیامت کی صفا پوش ہوئی دھوپ

چمکی جو تری صبح بنا گوش ہوئی دھوپ  
اللہ لے کیا حشر میں پر گوش ہوئی دھوپ  
اُس ہر کے دمن میں نکل آیا جو سودشت  
جلوہ وہ کیکا وہ مری دشت نوردی  
لایا یہ سیہ نامہ اعمال مرارنگ  
کیا ہم سری پر تو رخسار کرے گی  
کچھ سایہ کیسو ہو تو کچھ عکس رخ یار  
آخر کو گری عالم بالائے زمین پر  
کچھ دیر جو ٹھہرے وہ دم صبح سر بام  
جب دفن ہوا عاشق خورشید رخ یار  
سب سوکھ گئے اشک مے دامن ترکے  
جلوہ جو ترے چاند سے رخسار کا چمکا

لاکھ آپکے وحشی کی ردپوشائی دھوپ	بڑھتی گئی عریانی تن دشت جنون میں
	اٹھا جو دھواں دھار مراد و دگر شوق گھنگر گھٹا چھا گئی روپوش ہوئی دھوپ
بڑھ گئی شوق شہادت میں مے د لکی تڑپ مجلو تڑپاتی ہے کیا کیا حسرت د لکی تڑپ کیا عجب ہر رنگ کوئی لائے بسمل کی تڑپ بجلیاں دیکھیں اگر دم بھر مردل کی تڑپ رقص بسمل بنگلی ارباب محفل کی تڑپ تمنے کیا دیکھی نہیں ہر مرغ بسمل کی تڑپ	دیکھ کر مقتل میں آب تیغ قاتل کی تڑپ چین سے بیٹھے ہوئے ہیں آپ بزم غیر میں قتل کرتے ہو تو پہلے تم کلیجا تھام لو بھول جائیں ایک دم میں اپنی سب بتا بیان اُسے جب چلن اوٹھائی بزم میں بجلی گری پوچھتے ہو کیا دل ناشاد کی بتا بیان
	اس کو پہلو سے نکالو تم کہ راحت ہو نصیب مارڈ الیکٹی نہیں تو شوق اس دل کی تڑپ
	رویت تارے فوقانی
کرتی ہے میرے حال پر حسرت ہمہ تن ہیں دل و دگر حسرت پاس کوئی نہیں مگر حسرت پھر رہی ہر ادھر ادھر حسرت	ہوں وہ بیکس کہ دیکھ کر حسرت اپنی ناکامی تمنا سے ہائے ہائے میری بکسی شب غم خانہ دل جو ہو گیا ویران



دل سے نکلی نہ عمر بھر حسرت نہ گئی پھر ادھر ادھر حسرت سر تربت ہے نوہ گر حسرت غم میں سر پیتی ہو ہر حسرت کیا برستی ہے گوہر پر حسرت کھا کے کچھ مر گئی مگر حسرت	افری پر دہ نشینی حسانان جاگزین جسے میرے دل میں ہوئی میں وہ غم دوست ہوں کہ بعد فنا آرزو کا جو دم نکلتا ہے کہیں سبزہ نہ چادر گل ہے خسانہ دل جو ہو گیا سنان
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہو چکا عشق میں جو ہونا تھا  
صبر کر شوق اب نہ کر حسرت

میں نے مر مر کے کاٹی ساری رات آج کیونکر کٹی تمہاری رات ایک رات اُنکی اک ہماری رات دن بھی پیارا ہوا پر پیاری رات دن ہمارا ہو یا تمہاری رات تھا کہیں شغل بادہ خواری ات ہے آنکھوں کا اشک جاری ات رکھتی ہے وصف پردہ داری ات ہجر کی لے جناب باری رات	ہجر کی تھی کچھ ایسی بھاری رات پوچھتے ہیں وہ کس تجاہل سے ہیں یہ نیرنگیان زمانے کی رخ و زلف سیم کے عاشق کو اک قیامت ہیں ہجر میں دونوں چشم مخمور سے ٹپکتا ہے دن کٹا آج آہ و نالے میں رخ سے کہتی ہے اُنکی زلف سیاہ رحم کر رحم سخت بھاری ہے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہے سرشام حال دل کچھ اور	ابھی باقی ہے عیش کی ساری رات
	ہر تعجب کہ آپ نے اے شوق کس طرح ہجر کی گزار دی رات
<p>کبھی کہیں کی کبھی کی یہاں وہاں کی بات ہزار شمع سرزم رو کے کہتی ہے کبھی تو کوچہ جاناں کا ذکر کرو عہد تمہاری تیغ بھی ہو غیر بھی ہن ہم بھی ہن وہ گوش دل سے سنا کرتے ہن فسانہ غیر جناب شیخ کی کوئی تعلیم دیکھے نوید آمد حبانان بھی سے اے قاصد نکلے دل سے جو نالہ چلا یہی ڈر ہے عجب مزہ ہو محبت کی گالیوں میں بھی</p>	<p>نکالی حضرت ناصح نے بھی کہاں کی بات کسی کے فہم میں کیا آئے بی زبان کی بات ہزار مرتبہ ہم سن چکے جہان کی بات ہزار باتوں میں ہو ایک امتحان کی بات مگر نہ ایک سنی میری داستان کی بات زمین کی کبھی کہتے ہن آسمان کی بات وہ اور آئین مرے گھر میں مہربان کی بات ادھر ادھر وہ کر گیا بیان یہاں کی بات ہر بڑھ کے قند سے اس شوخ بد زبان کی بات</p>
	جو فکر کرتی ہو میری بلند پروازی تو شوق جوش میں کہتی ہو لامکا کی بات
	ردیف تلے ہندی
تم آنکھوں پر اٹھاتے ہو دیوار جھوٹا موٹ	کرتے ہو ربط غیر سے انکار جھوٹا موٹ

ناصح کی پسند ہوتی ہے طومار جھوٹ موٹ  
 عالم کے قتل کرنے کو کافی سہ تیغ ناز  
 فقرے غضب کے ہوتے ہیں آفت کی اقرا  
 واعظ کی چکنی چکنی نکیون بات چیت ہو  
 وعدے ہزار مجھ سے کئے ہیں کسی نے کج  
 کتب تک تراجمال چپے گا نقاب میں  
 دل مانگتے تو ہو مگر اتنا ہے خیال  
 کہہ دیتے ہیں رقیب مرا حال آپ سے  
 چال چمن کی سیر ہے دیدار گل نصیب  
 شکوہ کیا ہو میں نے کسی سے حضور کا  
 اک دن امیدواروں کی حسرت کمال ہو  
 دیکھو کہ مرنے والوں کا ہوتا ہے حال کیا  
 ہم بھی وہی ہیں دل بھی وہی تم بھی ہو وہی  
 وہ پیارے زلف پیاری ہو پیارا ہو انکاخ  
 میں مر گیا بلا سے ہزاروں ہیں جان نثار

کھاتا ہے میرے سر کو وہ بیکار جھوٹ موٹ  
 تمنے کمر میں باندھی ہو تلوار جھوٹ موٹ  
 طوفان باندھتے ہیں یہ اغیار جھوٹ موٹ  
 گڑھا ہے قصے روز وہ دو چار جھوٹ موٹ  
 ہیں یہ کتلم غلط سلسلہ اقرار جھوٹ موٹ  
 ہیں لہتر انیان تری اویار جھوٹ موٹ  
 مشہور خلق ہے یہ وفادار جھوٹ موٹ  
 دوا کیا رٹیک تو سوار جھوٹ موٹ  
 کیوں چپختی ہو بلبل گلزار جھوٹ موٹ  
 یہ اقرا غلط ہے یہ طومار جھوٹ موٹ  
 مانا کیا ہو وعدہ دیدار جھوٹ موٹ  
 دم بھر ہلا دو تم لب گفتار جھوٹ موٹ  
 پھر کس سب سے کرتے ہو تکرار جھوٹ موٹ  
 ہو اختلاف کا فرو دیندار جھوٹ موٹ  
 تم میرے غم میں روتے ہو بیکار جھوٹ موٹ

شوق اک حسین کی بزم میں ہو کر شریک ہم  
 بدنام خلق ہو گئے بیکار جھوٹ موٹ



## رویف ثلثے مثلثہ

آہ ہر شعلہ نشان کیا باعث	آج لب پر ہر دھوان کیا باعث
دل ہر پہلو میں تپان کیا باعث	نگہ ناز نے کیا مارا تیر
پھر ہو نظرون سے نہان کیا باعث	خانہ دل میں تو رہتے ہو تم
سنتے ہی تیری فغان کیا باعث	گوش گل ہو گئے کرے بلبل
آگے آج یہاں کیا باعث	تم کو اغیار سے کب فرصت تھی
ہو گئے دشمن جان کیا باعث	جن کو غنچہ سبھتے تھے ہم
تو نے اے پیر مغان کیا باعث	مجمو محسوسم ہی رکھا اب تک
ہے کھلی مے کی دکان کیا باعث	آئینگا کون کہ اتنی شب تک
پھر گئے اپنے یہاں کیا باعث	آج آکر جو وہ میرے در تک
دل میں رہتی ہر نہان کیا باعث	مثل اس پردہ نشین کے آہن

شوق کیا بات ہر روتے کیوں ہو  
اشک رہتے ہیں روان کیا باعث

## رویف حسیم تازی

کھدیا اچھا ہون اچھا ہے مزاج	جس نے جب پوچھا کہ کیسا ہر مزاج
-----------------------------	--------------------------------

پھر کسی نے کوئی فقرہ جسد دیا دیکھتے بھی ہیں کہ حالت غیر ہے دل لگی مین بھی بگڑ جاتے ہو تم غیر کے کیون دم مین آجاتے ہو تم جسد رسیدھی طبیعت اُن کی ہے عرش اعظم پر مرا پو پنا دماغ وہ کبھی رہتے نہیں اک رنگ پر جلوہ دیدار سے دل شاد ہے آج برہم کچھ نظر آتے ہیں آپ	آجکل پھر اُن کا بگڑا ہے مزاج پھر بھی کہتے ہیں کہ اچھا ہے مزاج طرفہ معجون تمنے پایا ہے مزاج کس قدر واللہ سیدھا ہے مزاج غیر کا اُتنا ہی ٹیڑھا ہے مزاج اُسے جب پوچھا کہ اچھا ہے مزاج کیا تلون خیر پایا ہے مزاج عرش پر اسوقت اپنا ہے مزاج ہو طبیعت کیسی کیسا ہے مزاج
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بد مزاجی اہل زر کی شان ہے  
شوق ناداروں کا بیجا ہے مزاج

کب ہے ممکن عشق صادق کا علاج جب محبت کا مرض ہے لا علاج قتل سبیل سب ہے اچھا علاج تجکو سر کھانے کا سودا ہو گیا فکر درمان ہے عیش اے چارہ گر اب شفا ہے شافی مطلق کے ہاتھ	کہتے ہیں سب اس مرض کو لا علاج اُسکی پھر کیسی دوا کیسا علاج اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا علاج پہلے اے ناصح تو کر اپنا علاج شریت دیدار ہے میرا علاج ہو چکا حاذق طبیوں کا علاج
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دیکھنے بھی آئے تو غیروں کے ساتھ	وہ تمنے یہ کیا اچھا علاج
شہرہ آفاق ہیں آپ اے سیح	ہر ہمسے در و دل کیا علاج
اُٹھ گئے بالین سے میرے سب طبیب	کہکے اب انہیں ہر کیا اب کیا علاج
ہو شفا کیا مجھ مریض عشق کو	اُٹھی پلٹی ہر دوا اُلٹا علاج

شوق جب لکھی ہیں نے یہ غزل  
مجلو استسقا تھا ہوتا تھا علاج

## ردیف حیم ناری

کچھ ایسی لے دل آہ پر اثر کھینچ	چلے ہیں غیر کے گھر وہ ادھر کھینچ
مری تصویر لے مانی اگر کھینچ	تو آشفۃ پریشان نوہ گر کھینچ
کہان ہر لے دے صبح گاہی	بڑھا کر ہاتھ دامن اثر کھینچ
انہیں معراج الفت ہوگی حل	خوشی سے عاشقوں کو دار پر کھینچ
ابھی کچھ ہو رہی ہیں دل باتیں	ابھی ناوک نہ ای بیدار گر کھینچ
قد جانان نہیں دیکھا ہر ای سرو	نہ اپنے آپ کو تو اس قدر کھینچ
مریض عشق کب اچھا ہوا ہے	مرے در مان سے ہاتھ ای چارہ گر کھینچ
ہے کچھ تو نشان بادہ خواری	لحد پر سائبان لے ابر تر کھینچ
حسینوں سے جو کی ہر تو نے الفت	تو اب خمیازہ لے دل عمر بھر کھینچ



گلوں کے کان ببل جس سے کھلجائیں | اک ایسی آہ ہنگامِ عمر کھینچ

بہت نازک مزاج دلِ باہمے  
سمجھ کر شوقِ آہ پر اثر کھینچ

## روایتِ حالِ حلی

اک بلا زلف بھی ہو آپ کی قامت کی طرح  
شکر کرتا ہوں تو سنتے ہیں شکایت کی طرح  
ہو بہارِ دل پر دلِ غم بھی جنت کی طرح  
کہ قیامت بھی ہو اس شوخ کی قامت کی طرح  
دلِ مرا حسرتِ مردہ سے ہو تربت کی طرح  
مین بدلنے کا نہیں شیخ کی نیت کی طرح  
خسائے دل میں رہو صاحبِ عصمت کی طرح  
ہو نقاہت بھی مری انکی نزاکت کی طرح  
دراغِ دل کا ہو چراغِ سر تربت کی طرح

طولِ مین یہ بھی ہو میری شبِ فرقت کی طرح  
کیا زمانہ بھی ہو اُٹا مری قسمت کی طرح  
جلوہ گر حور کے مانند جو ہو اُن کا خیال  
حشر سے توجو ڈراتا ہے ڈرایون و عظم  
فاتحہ پڑھنے کو آیا ہے تصور اُن کا  
حور بھی لاکے بٹھا دے کوئی پہلو مین اگر  
آنکھ مین رہ کے نہ کھلاؤ گے تم پر دوشین  
نازا اٹھانا بھی سینوں کا ہوا اب دو بھر  
آرزو تیغِ تغافل سے ہوئی ہے جو شہید

مین نے مانا کہ نہیں عشق کسی کالے شوق  
نظر آتی ہو مگر اور ہی حضرت کی طرح

سب سے پوشیدہ ہیں نظر کی طرح

میری آنکھوں میں ہیں وہ گھر کی طرح

دل سے آیا ہو کیا یہ خط کے عوض  
 یاس و حسرت کی خاک اڑتی ہو  
 سنگ اسودیدان سویدا ہو  
 پارہ دل نہون جو آہ کے ساتھ  
 کیون نہ وہ محسوس تراتی ہو  
 کشور عشق میں مرے آنسو  
 اب نکلتی نہیں جو دل سے دعا  
 ہر گھڑی ہے جو گردش تقدیر  
 لاکھ پھولوں میں ایک پھول نہیں

اب ہو کچھ اور نامہ بر کی طرح  
 بے ترے دل ہو اڑے گھر کی طرح  
 دل ہو زاہد خدا کے گھر کی طرح  
 ہے وہ اک نخل بے ثمر کی طرح  
 چشم عاشق میں ہن نظر کی طرح  
 آبرو رکھتے ہن گھر کی طرح  
 ہو گئی کیا خفا اثر کی طرح  
 ہے حضر بھی مجھے سفر کی طرح  
 میرے داغ دل جگر کی طرح

دیکھ کر خلد دل بھر آیا شوق  
 یاد آئی کیسے گھر کی طسج

دل سے نکلی ہو جو میری آہ پر تاثیر صبح  
 ہاے وہ رخصت طلب ہوتا دم تکیر صبح  
 ہو گئی تیرہ شب مہتاب وود آہ سے  
 کاتب قدرت نے لکھا یہ وصف حسن یا  
 آفتاب داغ دل اپنا دکھا دون گا اگر  
 کیون نہ وحشت میں کروں اپنا گویاں چاک

دیکھئے کیا رنگ لاتا ہے میرا تر صبح  
 نہ توں مجکو نہ بھولی یار کی تقریر صبح  
 آفتاب داغ دل سے ہو گئی تنور صبح  
 ہو جو لوح آسمان پر غنما تحریر صبح  
 رنگ رخ اڑ جائیگا مٹ جائیگی تصویر صبح  
 شام فرقت سے ملی ہو آجکل تقدیر صبح

کوئی دم میں صل کی شہا و فلک کجائیگی  
 اُنکے ملنے کی کوئی صورت نہ نکلی آجتک  
 سیر کو نکلا ہو وہ خورشیدِ رُودقتِ بحر  
 دیر میں ہو یا حرم میں ہو اُنھیں کی ہر چار  
 شکل آہو یہ بھی کیا وحشی کیا ہو گیا  
 چرخ پر کیسی ہے سُرخِ یہ لہو کس کا بہنا  
 آفتابِ روے جانان پر جو کی کچھ بزدگاہ  
 سوزنِ تارِ شعاعی لاکھ کرتی ہو رُفُو  
 ہم رہیں بیتاب شبِ بحرِ آبِ بخواب ناز  
 اُس پر پوش کی صباحت پر جو دیوانی ہوئی

حسرتوں کا خون کر دیگی تری شمشیر صبح  
 کن دعاؤں کے لیے مخصوص ہو تاثیر صبح  
 واہ قسمتِ آسمان کی واہ ری تقدیر صبح  
 شام کا ہوتا لہِ ناقوس یا تکبیر صبح  
 گردنِ خورشیدِ میں ہو حلقہ زنجیر صبح  
 آج خون آلود ہو کیوں دامنِ شمشیر صبح  
 پنجہ خورشیدِ خود نکلا گریبان گیر صبح  
 چاک چاک اب تک مگر ہو دامنِ تدبیر صبح  
 دل دکھا دیگی کسی دن آہ پر تاثیر صبح  
 ہر شعاع مہرِ انورِ بنگلی زنجیر صبح

اس زمین کو شوقِ نورِ فکر سے چمکا دیا  
 یہ غزل لکھی ہے تم نے روکشِ تحریر صبح

ردیفِ خالصِ معجز

سختِ بیرحم و بی وفا ہو وہ شوخ  
 یار کی سُرخِ حنا ہو وہ شوخ  
 کب کسی کا کبھی ہوا ہو وہ شوخ

رات دن مائلِ جفا ہے وہ شوخ  
 لعل بھی ہاتھ پاؤں چومتے ہیں  
 دلِ نادان ترا وہ کیا ہوگا



<p>وہ سب حال جانتا ہے وہ شوخ          کس قیامت کا چلبلا ہے وہ شوخ          ایک عالم کا دل رہا ہے وہ شوخ          جلوہ قدرت خدا ہے وہ شوخ          اور پہلے سے ہو گیا ہے وہ شوخ</p>	<p>ہر تجاہل سے پوچھتا اُس کا          بجلیاں ہیں کہ شوخیان اُس کی          دیکھتے ہے وہ کس کی قسمت کا          ہر سراپا وہ نور کا ٹکڑا          دیکھ کر عاشقوں کا بحر و نیاز</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## رویتِ رام

<p>تعب ہے کہ ہندو کرتے ہیں طوفِ حرم کیونکر          مرے ہوتے کروگے اور پرشق ستم کیونکر          سویدا ہو گیا ہے آپکا نقش قدم کیونکر          کرین کس طرح گھر دل میں کسی ظالم کے ہم کیونکر          جو یاد یار آجائے جگہ دین اسکو ہم کیونکر          نکلتا ہے کسی بیمار کا رک کے دم کیونکر          کسی کے وعدے پر کھاتے مے سر کی قسم کیونکر          جدائی میں کروں کچھ حال دل اپنا رقم کیونکر</p>	<p>یہ گیسو تیرے گرد رخ ہیں مچو پیچ و خم کیونکر          گوارا ہو مجھے یہ شرکتِ غیرائے صنم کیونکر          نہ سمجھوں خاندل کو گزر گاہِ ستم کیونکر          نہیں یاد عدویا بیوفائی یا غم دشمن          غم ورنج و الم لاکھوں مجھے ہیں خاندلین          تماشا ہی سمجھو دیکھنے کو آپ آجائیں          نہایت پاک امن تھے وہ میرا نام کیونکر          قلم کا غد سمجھ جائینگے راز عشق کی باتیں</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حد تک تو غریزا جواب لائے شوق کا نہ موہر  
 یہاں سے منزل مقصود کو چاہینگے ہم کیونکر

کھل گئے مثل غنچہ ہم رخ کی بہار دیکھ کر خوش ہو خیال یار آج نقش و نگار دیکھ کر زادہ خشک ہیں نہیں شیخ زمانہ میں نہیں نوک مڑہ کی چھڑ چھاڑ دشت میں یاد آگئی داغ جگر کسی کے آج گئے یاد کیا تمہیں میری بھی کچھ سونگے تم کہتے ہو کیا یہ وعظو کیون نہ ہو میرے ولین داغ آتی ہو صبا بوسے غیر اور کیا وحشر میں تاب نظر ارہ ہو گی کیا	پڑ گئے پیچ میں مگر گیسوے یار دیکھ کر داغ کے پھول دیکھ کر دل کی بہار دیکھ کر نیچی نگاہ کیون کروں جلوہ یار دیکھ کر دل میں کھٹک سی ہو گئی کاوش خار دیکھ کر روتے ہو زار زار کیون شمع مزار دیکھ کر خسہ کی آرزو کروں کوچہ یار دیکھ کر پھولے سماتے وہ نہیں پھولوں کے ہار دیکھ کر کھا گئے غش کلیم جب جلوہ یار دیکھ کر
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شوق تیری نگاہ کی خاک نکلتی حسرتیں  
ہو گئی آپ نہ خودی جلوہ یار دیکھ کر

## ردیف و تواف

کیا خوشی مرگ عدو کی جب کسیکا یہ حال	چو زبان توڑیں بڑھایا سوگ میں دشمن کے طوق
عید میں بھی شوق وہ مجھے گلے ملتا نہیں	جی میں ہر اب حوصلہ دل کا نکالوں بنکے طوق

## ردیف کا ف

پٹلی جو شوخیوں کی ادا سر سے پاؤں تک  
 کچھ کچھ کسی کی قامت موزون کا ہے جواب  
 پاہو سی حنائے کف پلکے شوق میں  
 پروانے سے یہ کہتی ہے رورو کے شمع کج  
 یہ بھی تھی اک ادا کہ وہ آئے کسی کے پاس  
 رنگ اثرین بھی مے خون جگر میں بھی  
 اب شوخیان بھی لینگی بلا میں حضور کی  
 کس پیچ میں پڑی ہوا زاکت کی جان آج  
 سوزون ہو سر سے بھی تھا را نہال قد  
 وحشت نے بعد مرگ بگولا بنا دیا

دوبی عرق میں اُن کی حیا سر سے پاؤں تک  
 سر و چین کو دیکھ لیا سر سے پاؤں تک  
 آئی ہے اُن کی زلف راسا سر سے پاؤں تک  
 سوز و رن نے پھونک دیا سر سے پاؤں تک  
 اوڑھے ہوئے ردا حیا سر سے پاؤں تک  
 دوبا ہوا ہے تیر دعا سر سے پاؤں تک  
 صدقہ تو ہو چکی جو حیا سر سے پاؤں تک  
 بیٹی ہوئی ہے زلف دو تاسر سے پاؤں تک  
 تار نظر نے ناپ لیا سر سے پاؤں تک  
 چکر میں ہے غبار مرا سر سے پاؤں تک

روشن اُسی سے ہے ہما۔ اچرا غول  
 اے شوق ہے جو نور خدا سر سے پاؤں تک

### ردیف کاف فارسی۔

برنگ نکست گل اوڑ گیا چمن کا رنگ  
 خزان میں خاک اوڑا کر صبا یہ کہتی ہے  
 کہیں شفق کہیں لالہ کہیں گلاب ہوا  
 گلون کا جوش بہار چمن نہ پھر یاد آئے

جما جو نالہ مرغان نغمہ زن کا رنگ  
 نہ وہ گلون کی ہے رنگت نہ وہ ہم کا رنگ  
 اوڑا شہید وفا کے جو کچھ کفن کا رنگ  
 جو دیکھ لے کہیں بلبل تے بدن کا رنگ



<p>ہزاروں رنگ کی کلیاں ہیں باغِ عالم میں شبِ فراق میں نکلا جودل سے دو دسیاہ کہاں وہ یاروں کا غنچہ کہاں یہ مجمعِ غیر</p>	<p>مگر کچھ اور ہوا اس غنچہ دہن کا رنگ نظر میں چھا گیا اس زلفِ پر شکن کا رنگ بدل گیا کسی گل کی سبائخمن کا رنگ</p>
<p>جو نغمہ زن ہر مری عندلیبِ فکر و شوق چمک گیا ہر گلِ گلشنِ سخن کا رنگ</p>	
<p>رویت لام</p>	
<p>یہ ڈالافتہ الفت نے لے شوق جدا میں دل سے ہوں مجھے جدا دل</p>	<p>نہ تھا گو یا کبھی کا آشتاد دل نہ دے کافر کو بھی ایسا خد ادل خوشی میری مری خواہش مراد دل کرے کس کس بلا کا سامنا دل مزاجِ یار ہے گو یا مراد دل ابھی تھا میرے پہلو میں مراد دل</p>
<p>گریبانِ آستینِ دہن سے کیا کام ملاؤ گے گلے خنجر کو شاید</p>	<p>ترے وحشی کو پیرا ہن سے کیا کام تمہیں ورنہ رگ گردن سے کیا کام</p>

<p>وہ میرے دل میں رہتے ہیں شب و روز          بگردین ہوں مثل فلکست گل          نہیں تھے دوست اگر پردہ ایجان          کیسکی نوک مژگان سے ہر صد چاک          بتوں سے یہ بھی تنگ آنے ہیں ورنہ          طبیعت جسکی چاہے وہ ستالے</p>	<p>مجھے اب وادی ایمن سے کیا کام          غرض پھولوں سے کیا گلشن ہے کیا کام          تھیں پھر ماتم دشمن سے کیا کام          جگر کو بجیہ سوزن سے کیا کام          لب ناقوس کوشیون سے کیا کام          میں اک تصویر ہوں شیون سے کیا کام</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فروزان داغ دل رہتے ہیں ای شوق  
 ہمیں شمع سرمد فن سے کیا کام

<p>زلف میں اب دل جوا دلجھاتے ہیں ہم          اے خیال یار دل بہلا ذرا          ان بتوں کو گھورنا اچھا نہیں          اپنی آہوں نے دکھایا یہ اثر          آگ وہ دل میں لگی بجھتی نہیں          حد سے جب مشق تصور بڑھ گئی</p>	<p>آپ سر پر یہ بلا لستے ہیں ہم          آج تنہائی سے گھبراتے ہیں ہم          دیکھ اے دل تجکو سمجھاتے ہیں ہم          آج کچھ بیتاب اُنھیں پاتے ہیں ہم          لاکھ اشک آنکھوں پر ساتے ہیں ہم          ہر دم اپنے پاس اُنھیں پاتے ہیں ہم</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہاں یہ کہنا کیکانا از سے

شوق ابل تمام لوجاتے ہیں ہم

رویف نون

خبر ہو ڈھونڈنے والو وہ کس منزلیں رہتے ہیں  
 جو پا مال اسکو کرتے ہو کر؛ لیکن سمجھ رکھو  
 نقاب النواکین جھگڑا چکے گبر و مسلمان کا  
 دھڑکتا ہو کلیجا بدگسائی بڑھتی جاتی ہو  
 اگر کچھ جھوٹ سمجھے ہو شرفِ قت کی کیفیت  
 جو رکھتے ہو ارادے وہ چھینکے کیا چھپانے سے  
 شبِ غم چین آتا ہو نہ اپنا دم نکلتا ہو  
 یہ کچھ اچھا نہیں لے دردا ٹھنا بیٹھنا تیرا  
 اگر ایفا نکرنا ہو تو یونہی جھوٹ سچ کہو  
 تمنائے شہادت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی  
 جو آنکھوں سے ہوا کرتی ہیں باتیں غیر کیا سمجھیں  
 سمجھتے ہیں یہی دل میں جلتے ہیں یہ پروانے

سرا پا آرزو بن کر کسیکے دل میں رہتے ہیں  
 تمھارے ہی تو ارمان آجکل اس میں رہتے ہیں  
 کہ اک مدت یہ جنگ حق باطل میں رہنے ہیں  
 سنا ہو آجکل وہ غیر کی محفل میں رہتے ہیں  
 تم اپنی یاد سے پوچھو کہ کس مشکل میں رہتے ہیں  
 کہ ہم یادِ وعدہ بن کر تمھارے دل میں رہتے ہیں  
 تمھارے وعدہ دیدار سے مشکل میں رہتے ہیں  
 لحاظ اسکا نہیں تجھ کو کہ وہ اس میں رہتے ہیں  
 کہ لاکھوں لطف پر بھی وعدہ باطل میں رہتے ہیں  
 کہ ہم اکثر ہو بنکر گسمل میں رہتے ہیں  
 اشلے سے میسے اور انکے بھری محفل میں رہتے ہیں  
 کہ نورِ شمع کے پروے میں وہ محفل میں رہتے ہیں

عیشائے شوق تم بے سمجھے ہو جسے آہ کر بیٹھے

تمہیں دیکھو وہ بیتابی سے کس مشکل میں رہتے ہیں

گردشِ شہم سے دل زیر و زبر کرتے ہیں  
 نام ہو شوقِ دل یار میں گھر کرتے ہیں  
 ہائے دل ہائے جگر ککے سحر کرتے ہیں

بزم میں ناز سے جیسر وہ نظر کرتے ہیں  
 نالے کرتے ہیں تو پتھر میں اثر کرتے ہیں  
 کس مصیبت سے شب بھر بسر کرتے ہیں



وہ جو ہر دم نگہ ناز ادھر کرتے ہیں  
 عشق صادق ہو تو فریاد بھی دیتی ہر مزا  
 شب بھر الجھن سی رہا کرتی ہر دن بھر حوشت  
 دو قدم چلکے دکھا دیجھے محشر کا سماں  
 سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں جو محفل میں آج  
 آنسو نہ دیکھ کے وہ ناز سے بولے ہنس کر  
 ہر وہی دل کی لگی اور وہی سوزش داغ  
 رشتہ تار نظر میں انھیں اور الجھا سینگے  
 تیری تصویر یہ کہتی ہے کہیں کچھ بھی نہیں  
 ناز کی کہتی ہے لٹ سنبھالو اس کو  
 یہی کہہ کہہ کے بڑھاتا ہوں میں دل کی ہمت  
 تاب نظارہ نہیں پھول سے زخما روں کو  
 روئین کیا ہم کہ اُفات میں احباط طوفان  
 عجب انداز حسینانِ فسونگر کے ہیں  
 نالہ شعلہ نشان پہنچتے کا عزم ہر آج

اور ہی تاک میں ہیں دل میں گھر کرتے ہیں  
 درد دل میں ہو تو نالے بھی اثر کرتے ہیں  
 زلف و رخ یاد جو ہم شام و سحر کرتے ہیں  
 فلسفی حشر کا انکار اگر کرتے ہیں  
 دیکھئے وہ نظر لطف کدھر کرتے ہیں  
 دل عشاق میں بھی ہم یونہیں گھر کرتے ہیں  
 لاکھ رو رو کے مدد دیدہ تر کرتے ہیں  
 دیکھئے آج وہ کیا فکر کر کرتے ہیں  
 ہم جدھر عالم صورت میں نظر کرتے ہیں  
 ہمارے بچوں کے جو وہ زیر کمر کرتے ہیں  
 اب کوئی دم میں ترے نالے اثر کرتے ہیں  
 ہم انھیں چشم تصور سے نظر کرتے ہیں  
 آنسوؤں سے سر مرگان بھی جو تر کرتے ہیں  
 پہلے آنکھوں میں تو پھر دل میں یہ گھر کرتے ہیں  
 اور فلک ہم تجھے پہلے سے خبر کرتے ہیں

عرش ہلجائے زمین کیا ہر فلک کیا ہر شوق  
 ضبط ہم نالہ پر درد مگر کرتے ہیں

<p>آہ کرنا دل حسرتیں نہ کہیں  کچھ ہنسو بولو اب حیا نکرو  نہیں بیکار طفل اشک مے  اور ہر دل چرانے والا کون  کون پہلو میں آہ کرتا ہے  شوخیان تم جو کرتے ہو دم قتل  دل تو حاضر ہو صرف ہر یہ خیال  حق سے کرتے تو ہین گلہ اُن کا  جس کو کہتے ہین آنکھ کا تارا  آنکھوں میں تم چھپو گے یا دل میں</p>	<p>قہر ڈھا دے گی یہ کہیں نہ کہیں  کہ گذر جائے شب یونہیں نہ کہیں  کام آجائیں گے کہیں نہ کہیں  ہو تری چشم سرگین نہ کہیں  ہو ہمارا دل حسرتیں نہ کہیں  خون میں تر ہو آستین نہ کہیں  کہ کرو تم چپستان چنیں نہ کہیں  ٹھہرین مجرم مگر ہمیں نہ کہیں  ہو ہمارا وہ مہربین نہ کہیں  ڈھونڈ لین گے تمہیں کہیں نہ کہیں</p>
<p>کوئی لوطا گیا حسرتوں میں  شوق کا ہو دل حزن نہ کہیں</p>	
<p>وہ رہ رہ کر مڑتے ہین ہوا سے آج لڑتے ہین  عجب جوین برستا ہر کسی سے جب لڑتے ہین  خرام ناز سے پا مال کر دو چلے گلشن میں  دیاد دل جسکو جی چاہا طبیعت اپنی مال اپنا  عجب کیا نخل لہر آفت لے اپنی آہوں سے</p>	<p>خدا جانے کہ نلے اُن سے کیا کیا کئے جڑتے ہین  ادائیں بھی بلائیں لسی ہین جسد بگڑتے ہین  بہت سرو و صنوبر اپنی قامت پر اکڑتے ہین  عبث رہ رہ کے ہم سے حضرت ناصح جھگڑتے ہین  ہو واجب تند چلتی ہو تو پیر اکثر اکڑتے ہین</p>

<p>چلے ہو کھو لکر زلفین کمر کا اب خدا حافظ دل دیوانہ اپنی آہ پر جب بل کی لیتا ہے خزان نے بلغ لوٹا پھول توڑے دست گلچین لگا کر ٹھوکرین کیون تربت عاشق مٹاتے ہو زمین پر گر پڑے نکلے جو طفل اشک آنکھوں سے</p>	<p>سمندر ناز پر کیا تازیانے آج پڑتے ہیں بگڑ کر اور وہ زنجیر کیسویں جکڑتے ہیں پریشان بونے گل و بلبلوں گھر اُڑتے ہیں تمھارے کیسویں پر پیچ دیکھو پاؤں پڑتے ہیں ہوئی برباد مٹی ایڑیاں آخر گرڑتے ہیں</p>
<p>کسی شمشاد گلزار سخن کا پڑ گیا سایہ کہ آج اے شوق اپنی نظم موزون پر اکر رہے ہیں</p>	
<p>شیخ جی بیٹھے ہیں کیون آپ بھی کچھ کر دیکھیں حضرت عشق ہمیں تنگ کرینگے کب تک پردہ کرنے کو تو کرتے ہیں ابھی وہ لیکن اپنی آنکھوں میں سما یا ہے کوئی اے رضوان نزع میں چھوڑ کے وہ اٹھ گئے بالین سے کیا عجب ہے کہ کمی اس کی تڑپ میں ہو جائے آپ جب پردہ نشین بنکے رہے ہیں دل میں</p>	<p>ان بتوں میں بھی تو ہر شان خدا مرد دیکھیں چھوڑ دین خسانہ دل اور کوئی گھر دیکھیں کس طرح چھپتے ہیں ہم سے محشر دیکھیں تنگہ شوق سے ہم جو رو کیون کر دیکھیں نہوئی اتنی بھی توفیق کہ مڑ کر دیکھیں ہاتھ دل پر مے وہ رکھ لے جو دم بھر دیکھیں آپ ہی کہنے کہ ہم آپ کو کیون کر دیکھیں</p>
<p>عرصہ حشر میں ہے شوق حزن بھی حاضر اس طرف آپ ذرا شافع محشر دیکھیں</p>	
<p>حال اسکا کہیں زلفوں میں پھنسا کر دیکھیں</p>	<p>دل ستا تا ہے ہمیں ہم بھی ستا کر دیکھیں</p>

<p>امتحان صبر کا میرے وہ ذرا کر دیکھیں  کس طرح حسرت و ارمان کا نکلتا ہر دم  نذر دل کر چکے اب جان بھی اپنی دیدین  مرنے والے جو ہیں سو بار مرے گے جی کر  چین سے محفل غیار میں وہ بیٹھے ہیں  ٹٹنے والے کا تو نام اور بھی اونچا ہوگا  اُس نے ملنے کا قیامت میں کیا وعدہ  اپنی آنکھوں میں شب قدر ہر زلفوں کا خیال  ہاتھ اُن کا کبھی رکھنے سے ٹھہرنے کا نہیں  مانتا ہی نہیں دل عشق بتان کیا چھوڑون  کہیں نقد دل عاشق کا پتہ آج نہیں</p>	<p>اُف کروں گا نہ کبھی خوب جفا کر دیکھیں  وہ مرے خانہ دل میں کبھی آکر دیکھیں  یہ بھی اک فرض ہوا سلو بھی ادا کر دیکھیں  لب اعجاز نما سے وہ جدا کر دیکھیں  جی میں آتا ہوں کہ ہم آہ رسا کر دیکھیں  تربت عاشق بیکس رہ سٹا کر دیکھیں  اپنے نالوں سے ہم اب شربِ پیا کر دیکھیں  اُن کے دیدار کی ہم آج دعا کر دیکھیں  امتحانِ دلِ بینا ب ذرا کر دیکھیں  حضرت شیخ مرے حق میں دعا کر دیکھیں  آپ کچھ دزدِ حنا کی تو سزا کر دیکھیں</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سنتے ہیں اور ہی جلوہ نظر آتا ہے شوق  
آپ بھی عشق بتان بہر خد کر دیکھیں

<p>کون ہے آئینہ چشم تمنائی میں  اُن کا آیا جو تصور شب تنہائی میں  حسرتیں آج بھری ہیں دل شیدا میں  ناز سے ہاتھ جو اٹھے ادھر انگریز الی میں</p>	<p>آج حیرت سی جو دیدہ بینائی میں  دردِ تعظیم کو اٹھا دل شیدا میں  آپ آئے ہیں کہاں عالم تنہائی میں  پڑ گیا طوق ادھر گردن سوائی میں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



آئینہ آگے جو رکھا ہر سونے کے لیے  
 زندہ کر دو گے جو تم مسرتِ مردہ کو مرے  
 کس طرح مردم دیدہ سے کرو گے پردہ  
 اتنا سمجھا دو تصور کو تم اپنے ایجان  
 ہو چکی بزمِ عزا اوٹھ چکے عاشق کے پھول  
 میرا شکوہ جو سر بزم کیا کرتے ہو  
 شیشہ دل کو مرے توڑ کے نکلی تو ہوا آہ  
 فتنہ حشر بھی لیتا ہو بلا میں اٹھ کر  
 تجھے اراہ بہلتی ہو طبیعت میری  
 تو نے اے ضبطِ فغان خانہ دل بھونک دیا

کہیں دھبہ نہ لگے آپ کی یکتائی میں  
 جان پڑ جائیگی اعجازِ مسیحائی میں  
 چھپکے رہتے تو ہو تم چشمِ تنہائی میں  
 آگے ہلائے مرادِ شبِ تنہائی میں  
 آپ مصروف بھی تک ہیں آرائی میں  
 ہر تمہاری بھی تو ذلتِ مری سوائی میں  
 کہیں مجھوس نہ ہو گنبدِ مینائی میں  
 کس قیامت کی ادا ہوتی لنگڑائی میں  
 تو کہاں چھوڑ چلی ہو شبِ تنہائی میں  
 آگ لگ جائے ترے صبر و شکیبائی میں

نالہ و آہ کی اک بھیڑ لگی ہے اے شوق

لطف دیتا ہے یہ مجمعِ شبِ تنہائی میں

حیرت زدہ ہیں اہل نظر بولتے نہیں  
 میدانِ حشر میں مے قاتل کی ہر تلاش  
 اچھی نہیں گلون سے یہ خمازیاں صبا  
 سرمہ کھلا دیا تری چشمِ سیاہ نے  
 سمجھیں گے غیر کیا یہ محبت کے راز ہیں

سب کچھ یہ دیکھتے ہیں مگر بولتے نہیں  
 کیوں یہ دہان زخم جاگ بولتے نہیں  
 اچھے جو ہیں ادھر کی اودھر بولتے نہیں  
 کچھ طفلِ اشک دیدہ تر بولتے نہیں  
 جھگڑوں میں وہ کبھی جو ادھر بولتے نہیں

<p>خود خو نشانیوں سے ٹپکتا ہر نگہ کیا منہ بھی سی دیے ترے تار نگاہ نے وہ نوک تیر دل میں کے دھونڈتے ہیں</p>	<p>مانا کہ منہ سے زخم جگر بولتے نہیں کیون کشتگان تیغ نظر بولتے نہیں ہنستے ہیں میرے زخم جگر بولتے نہیں</p>
<p>پائین گئے کیا عدد و مرار نگ کلام شوق زاغ و زغن ہزار کا گھر بولتے نہیں</p>	
<p>کلام والے ہیں واعظ بیان والے ہیں کسی غریب کی فریاد کو وہ خاک سنیں ہزاروں قتل ہوئے جب بل آئے آبر پر کسی اسیر قفس کے نہ توڑ پر صیاد گلوں نے کچھ نہ سنا بلبلیوں کا چلانا خدا کی شان کا نظارہ اُن کو ہے مطلوب وہ شادمان مجھے مقتبل میں دیکھ کر بولے زکوٰۃ حسنہ دین جب تو اُن کو کیا کہے نہیں سیح سے ممکن علاج درد جگر جناب پیر مغان کی ادھر ہو خاک نگاہ جو قسم توں سے پڑے ہیں تجھ سے کوچ میں وہاں جواب یہ ملتے ہے بات بات پر اب</p>	<p>بڑا بھلا نکمہ ہیں کیون زبان والے ہیں بلند قدر ہیں اونچے مکان والے ہیں ستم کی تیر وہ ہانکی کسان والے ہیں نہ ایسی دکھ ہے کہ آخر وہ جان والے ہیں ہوائی بات یہ ٹھہری کہ کان والے ہیں جو اور دل سے سینوں کے دھپان لگے ہیں اک آپ ہی تو بڑے امتحان والے ہیں ہزار ہیں وہ سخی لاکھ دان والے ہیں کہ ہم زمین کے وہ آسمان والے ہیں کہ شان والے ہیں اونچی دکان والے ہیں سٹے ہوئے ہیں مگر پھر بھی شان والے ہیں اک آپ ہی تو نرالے زبان والے ہیں</p>

کچھ اس طرح فلک اہل زمین سے پیش آیا  
 بتوں کو مجھ سے خموشی تمام عسہ ہی  
 وہ اب ملین تو یہ کہہ دوں نہ ملے بندہ نوا  
 شمار خاک ہو اوس کو چہ میں ہم ایسوں کا  
 جو تم کو جانتے ہیں اور بھی ہیں شکل میں  
 ہماری قدر حسینوں میں ہو تو کیونکر ہو

کہ منہ چھپائے ہوئے آسمان والے ہیں  
 غرض یہ لوگ بڑی آن بان والے ہیں  
 میں اک فقیر ہوں اور آپٹان والے ہیں  
 جہاں پڑے ہوئے لاکھوں نشان والے ہیں  
 یقین والوں سے بہتر گمان والے ہیں  
 کہ شان والے کچھ آن بان والے ہیں

خدا کا شکر عقیقہ ہیں اپنے حق اور شوق  
 زنجیری ہیں نہ ہم قادیان والے ہیں

### ردیف واو

نہ سمجھے بزم میں کچھ چشم ساقی کے اشاروں کو  
 کہ دُور سے ملایا خاک میں تہنہ ہزاروں کو  
 چمن کو دیکھ کر ہم روئے خوب اگلی بہاروں کو  
 مرے پھولوں میں وہ بولے جو دیکھا سو گواروں کو  
 وہ کیا تسکین خاطر کی کوئی صورت نکالیں گے  
 یہی ڈر ہے نہ کوئی بات غیروں میں نکلی جائے  
 جگر دل آرزو دارمان فرقت میں تپتے ہیں  
 ڈبونی آبروئے راز الفت میرے اشکوں پہ

نگاہ مست نے آخر چھپکایا بادہ خواروں کو  
 لگا کر ٹھوکرین اب کیا مٹاتے ہو مزاروں کو  
 جگر کے داغ یاد آئے جو دیکھا لالہ زاروں کو  
 لحد ہی میں ملا کرتا ہے چین آفت ماروں کو  
 وہ جب شوخی سے تڑپاتے ہیں اپنے بقراروں کو  
 الہی دے لب تصویر میرے راز داروں کو  
 کوئی آکر تسلی دے دے اپنے بقراروں کو  
 وہ بلنے کے لیے کس نے کہا ان پردہ داروں کو

رہو آنکھوں میں دل میں نور بست کر آرزو ہو کر  
 خزان نے باغ کو لوطانہ وہ گل ہیں وہ غنچے  
 دل رمز آشنا ہی کچھ حقیقت کو پہنچتا ہی  
 برا ہو بقراری کا اگر اکرا شک ترکان سے  
 تمھارے وعدہ فردا میں پہلو ہی قیامت کا  
 پڑی ہو گی بجھی نارِ جہنم دورِ جنت سے  
 تری فرقت میں ادا ساقی یہ میخانہ جہنم ہے  
 جو پھولوں میں وہ آنے ہیں تو شوجی سے بڑھتا ہی  
 کہان کا غم ہی ان کا جو تیری تیغ لے قاتل  
 زمین کو مرغریبان کی برابر ہو تو کیونکر ہو  
 انہی عاصیوں کو شانِ رحمت اپنی دکھلا دے

کرو آباد تم ایجان ان اُجڑے دیاروں کو  
 قفس میں رو رہی ہیں بلبلین اگلی ہاروں کو  
 کوئی سمجھ گا کیا چشمِ فسونگر کے اشاروں کو  
 ملایا خاک میں اسے مرے آنکھوں کے تاروں کو  
 تسلی ہو تو کیونکر ہو تمھارے بقراروں کو  
 یہی لپکا ہی رو نیکا جو تیرے اشکباروں کو  
 مے گل رنگ کا شیشہ ہی شعلہ بادہ خواروں کو  
 وہ اپنے بقراروں سے ہمارے سو گواروں کو  
 گلے مل کے رخصت کر رہی ہیں جان تاروں کو  
 ملاکب چین مرنے پر لحد میں بقراروں کو  
 بہت غرا ہی اپنے زہد پر پر ہیز گاروں کو

اسی امید پر اے شوق ہم اب جان دیتے ہیں  
 دکھائیں گے وہ جلوہ حشر میں امیدواروں کو

جو دامن رکھ دو آنکھوں پر تو پھر آنسو روان کیوں ہو  
 بھسا دو تم اگر دل کی لگی لب پر دھوان کیوں ہو  
 جو دل میں چھپ کے بیٹھے ہو تو مجھے بدگمان کیوں ہو  
 اگر آنکھوں میں بہتے ہو تو نظروں سے نہان کیوں ہو



کہاں تک ضبطِ نالوں سے تہ و بالا کروں عالم  
 زمین قدموں کے نیچے کیوں ہو سر پر آسمان کیوں ہو  
 مرے گھر جب تم آئے ہو تو اتنی دور کیوں سنٹھٹھے  
 ادھر آؤ ادھر کیا ہے یہاں بیٹھو وہاں کیوں ہو  
 تمہیں میرا دل بیتاب تڑپاتے ہو پسلو میں  
 تمہیں پھر مجھ سے کہتے ہو کہ سرد گرم فغان کیوں ہو  
 کہو بہر خد امرگ عدو کی کیا خبر پائی  
 پریشان آج تم ایسے نصیب دشمنان کیوں ہو  
 مرے ہوتے ہوئے کیوں غیر کی محفل میں رہتے ہو  
 تمہارا گھر مراد دل ہے یہاں آؤ وہاں کیوں ہو  
 تصور میں بھی تم آئے تو ساتھ اغیار کو لائے  
 تم اپنے چاہنے والے سے اتنا بدگسان کیوں ہو  
 وہ کہتے ہیں مجھے کیوں حسرتوں نے گھر دکھایا ہے  
 کوئی پوچھے کسی کے دل میں آخر میہماں کیوں ہو  
 ہمارا کیا قصور اس میں جو تم کو پسار کرتے ہیں  
 سینوں میں حسین کیوں ہو جوانوں میں جوان کیوں ہو  
 کسی نے آج ملنے کا کیا ہے تم سے کیا وعدہ  
 سر میدانِ محشر شوق ایسے شادمان کیوں ہو

<p>رو لائے گی کسی بیدادگر کو وہ پردن سے دبائے ہن جگر کو خدا رکھے سلامت چشم تر کو ذرا ہم تمام لین اپنے جگر کو یہی تھا دھیان کیا ہو گا سحر کو سنھالوں اپنے دل کو یا جگر کو</p>	<p>نہ چھڑائے دل تو آہ پر اثر کو اثر سے تیرے بازائے ہم لے آہ کسان کی آگ کیسے ہفت دوزخ خدا را ٹھہرو پھر چلن او ٹھانا نہ آیا چین دم بھر بھی شب وصل نقاب اپنی اٹھاتے ہن وہ رخ</p>	
	<p>یہی کہ کہہ کے اب ردنا پڑا شوق دیا دل کیون کسی بیدادگر کو</p>	
<p>غیر کا حال ہے کیا غیر مکر کیون ہو ایسے گھبرائے ہوئے تم سر محشر کیون ہو پھیر دو مجھ کو مراد دل تمھیں دو بھر کیون ہو بال بھرائے ہوئے میری لحد پر کیون ہو تم علاج دل بیتاب میں شذر کیون ہو شرم آتی ہے کہ بے پردہ وہ باہر کیون ہو تمھیں انصاف سے سوچو کہ ستمگر کیون ہو دل دھڑکتا ہے کہ بدلے ہوئے تو کیون ہو</p>	<p>کیون پریشان ہوا عی جان کھلے سر کیون ہو ستم و جور کے فریاد سے ہم درگزی مین نے مانا کہ یہ بیتاب، ہا کرتا ہے اور بھی روح پریشان ہوئی جاتی ہے ناز سے ہاتھ جور کھدو تو ابھی ہو تسکین لے مے جذبہ دل اور ٹھہر حساب دم بھر دل دکھا دیتی ہن آہن تو خطا کیا میری آج کچھ اور ہی سامان نظر آتے ہن</p>	
	<p>رنگسب چہرے کا تو کچھ اور کے دیتا ہے</p>	

## سچ کہو شوق پریشان سراسر کیوں ہو

پریشان آج اپنے حال میں ہے دیکھتے جسکو  
مگر اس میں ہیں لاکھوں زخم ٹانگے دو گے کس کو  
تھامے دیکھنے کی تاب کب ہو چشم ز گس کو  
شکایت کیجئے کس کس کی اپنا کہنے کس کس کو  
نگاہ ناز سے وہ دیکھتے ہیں بزم میں جس کو  
زلمے میں کوئی کب پوچھتا ہے مرد مفلس کو  
مرا سر پھر گیا بک بک سے اب بھی تم کہیں کھسکو  
نہیں کچھ بھی سمجھتے ہیں وہ کالے ناگ کے بس کو  
مگر تم اپنی مجلس میں جگہ دیتے ہو جس تس کو  
زبان سوسن کو دی ہو کان گل کو آنکھ ز گس کو  
کہ دم بھر میں بنادیتی ہو سونا کی میا رس کو  
سمجھتے تھے طریق عشق میں غمخوار ہم جس کو  
کوئی چوڑے کر پٹائے تری تصویر بجس کو  
یہ جو انجام اُسکا جو نہ دیکھے رنگ مجلس کو

زمانے نے دگرگون کر دیا یارو کی مجلس کو  
مے دل کی اگر خوشی ہے لے لے شوق اسکو  
چمن کی سیہ کرنے کو جب آئے پھر حیا کیسی  
سدا غیار دشمن تم گانے اپنے بیگانے  
کچھ ایسی چوٹ لگتی ہو کلیجا تھام لیتا ہے  
کہ وہ میں زر نہیں پھر بھی نظر اپنی حسینوں پر  
یہ سمجھانا نہیں اے شیخ جی قصہ بڑھانا ہے  
چڑھا ہو زہر جن جن پر تھامے مار گیسو کا  
او ٹھٹھاتے ہو اونچین جو لوگ تم پر مرنوالے ہیں  
خود اپنے دیکھنے کو روح قدرت کرنے سننے کو  
نہ گھومو دل چمکائے خیال رو بے روشی سے  
اُسی کھٹکے دل نے ہم سے اٹھو بیوفائی کی  
خوشی کے سوا رکھتی نہیں اندام عشوقی  
جناب شیخ کی اچھی خبر لی کہ رعدوں نے

وہی اشعار جنہیں لطف کچھ رہتا ہے رکھتے ہیں

غزل میں شوق ہم بھرتے نہیں ہر طبع یا بس کو

وفا و مہر کہ جو رد جفا ہو جو کچھ ہو	مگر کسی کا نہ ہرگز گلا ہو جو کچھ ہو
میں چاہتا ہوں کہ پوشیدہ ہو قیوں سے	وہ کہتے ہیں کہ نہیں بر ملا ہو جو کچھ ہو
یہاں کے فیصلے کا اعتبار کیا حسب	ہمارے آپ کے پیش خدا ہو جو کچھ ہو
ہمارے حق میں حسینو بہت ہوا چھے تم	ستم شعار ہو یا بیوفا ہو جو کچھ ہو
ہم اپنے کعبہ دل کا طواف کرتے ہیں	اب اس میں جلوہ نور خدا ہو جو کچھ ہو
سمجھ تو لیجئے پہلے مجھے محب اپنا	حضور پھر ستم ناوا ہو جو کچھ ہو
وہ جانتے ہیں بس اک پائیمالی مدفن	غرض نہیں انھیں محشر یا ہو جو کچھ ہو
تھکائے عاشق صادق ضرور سہ لنگے	غم و الم ہو کہ رنج و بلا ہو جو کچھ ہو
اثر نہیں ہے تو بیکار سب ہوائ بلبل	فغان ہو نالہ ہو آہ و بکا ہو جو کچھ ہو
حضور جس سے ہمیں چاہیں قتل کر ڈالیں	شرہ کا تیر ہو تیغ ادا ہو جو کچھ ہو

جب اسکو شوق رحیم و کریم کہتے ہیں  
وہ بخشید گا گنہ ہو خطا ہو جو کچھ ہو

نیجان رکھتی ہو کیوں اپنی ادا پوچھو	ہم تو طیار ہیں مرنے کو قصا سے پوچھو
جس نے دیکھا تمہیں جی بھر کے بھی لکھا حسب	یہ تو اپنی نگہ ہوش ربا سے پوچھو
دل بیتاب ہمیں حسن جہان تا تبہیں	کیون دیا چلکے قیامت میں خدا پوچھو
خاک ہو کر بھی تو کوہ میں تمھارے رہے	کیسے برباد ہوئے باد صبا سے پوچھو
جس کو ہر روز کھا کرتے تھے مر جاؤ تم	مر گیا آج وہی اہل عزت سے پوچھو



ہم نے تو مان لیا خلق خدا سے پوچھو	دعا باز ہی تم نہ سستگار ہی
میرے بائے میں تو کچھ اپنی یاد سے پوچھو	غیر کا حال تو دیکھایہ کہ دیکھانہ گیا
یہ کسی اپنی گرفتار بلا سے پوچھو	سوت اچھی ہو شب ہجر کہ جینا اچھا
ہم سے کیا پوچھتے ہو اپنی تنہا پوچھو	اسکے کوچکا پتر پوچھو تو سب کہتے ہیں
یہ گوارا ہوا سے اپنی حیا سے پوچھو	منع کرتے نہیں ہم غیر کے گھر جانے سے

چاہ کہتے ہیں کسے ہوتی ہر الفت کسی  
شوق کی طرح کسی مرد خدا سے پوچھو

رویت نامے ہوز

رات کی حالت ہماری کچھ نہ پوچھو	وہ تڑپ وہ بیقراری کچھ نہ پوچھو
جان ہی لے لی ہماری کچھ نہ پوچھو	وہ نگہ تھی یا کٹاری کچھ نہ پوچھو
اور باتیں پیاری پیاری کچھ نہ پوچھو	اُن کا وہ دن سن وہ بھولی بھولی شکل
ہر جو اوقات اب ہماری کچھ نہ پوچھو	گالیان غیروں کی کھاتے ہیں ہان
عقل کیا چو کی ہماری کچھ نہ پوچھو	دل لگاتے ہی تو پچھتا نا پڑا
کیا گئی فصل بہاری کچھ نہ پوچھو	رند مفلس ہاتھ ملتے ہی رہے

دم دلاسا اُن کا دینا شوق کو  
اور اُس کی ہشکاری کچھ نہ پوچھو

رویت یا ی تختانی

کوئی کمدے کسی ظالم کو سنبھلنے کے لیے  
 ترہ چلین لاکھ گرد و نون ہین ٹھلنے کے لیے  
 چلے آنا مری آنکھوں میں ٹھلنے کے لیے  
 تجکو محفل سے ہوا حکم نکلنے کے لیے  
 دل میں آتا ہو کلیجا کوئی ملنے کے لیے  
 ڈھونڈتا ہو کوئی پہلو یہ مچلنے کے لیے  
 گھر سے وہ آج نکلتے ہین ٹھلنے کے لیے  
 اب یہ معشوق نکالا ہے ٹھلنے کے لیے  
 دل کو پھر ضد ہو اسی کوچہ میں چلنے کے لیے  
 کیا وہاں کوئی نہ تھا رشک سے جلنے کے لیے  
 تم اشارہ کرو اب شرم کے ٹھلنے کے لیے  
 جان دی اسنے نیا بھیس بدلنے کے لیے

نالے بیتاب ہین سینے سے نکلنے کے لیے  
 چشم عاشق کے ہون آنسو کہ کسی کا جوین  
 خانہ دل میں رہو تم جو یہاں جی گھبرائے  
 شوخیان اُن کی سرزم حیات سے بولین  
 دردِ تعظیم کو پہلو سے نہ کیونکر ادا ٹھے  
 کبھی میرا کبھی اُن کا جو ہو شکوہ دل کو  
 اے مے جذبہ دل وقت مدد آپو پنا  
 اُن کی تصویر جو چومی تو وہ جسلکر بولے  
 لاکھ رسوا ہو مگر چاہ بری ہوتی ہے  
 محفل غیر میں کیون شمع جسلانی تمہنے  
 نامناسب ہو یہاں غیر کار ہنا شب وصل  
 مر گئے ہم تو کفن دیکھ کے بولا وہ شوخ

حسرتیں بھر گئیں اے شوق یہاں تک دلیں  
 آرزو ڈھونڈتی ہو راہ نکلنے کے لیے

یہ زور ضعف کہ ناز بتان اٹھان سکے  
 کہ لوگ شمع مری قبر پر جلا نہ سکے  
 کہ روزِ حشر مرا نام یہ بتان سکے

یہ کاہشیں کہ ہم اپنے کو آپ پان سکے  
 پس فتامری آہوں کے وہ چلے جھونکے  
 وہاں زخمِ سیا اس سبب سے قاتل نے

تھاری در ذلّت سے مگر بچاؤ سکے کہ لاکھ چاہے اٹھانا کوئی اٹھانہ سکے جبین سے ہم خط قسمت گر شانہ سکے گلے سے پیٹے تھے پھر بھی ہم اٹکوپانہ سکے کہ تیری آنکھوں میں ہم عمر بھر سمانہ سکے شب فراق فلک تک بھی جیلانہ سکے ہم اپنے آنکھوں کے پردہ میں بھی بٹھانہ سکے	چھپا کے سینے میں گو ہم نے نقد دل کھا برنگ اشک گرا ہوں میں اب تر دہ پر ہزار ناصیر سالی کی تیری چوکھٹ پر ادھر ادھر انھیں ڈھونڈھا براہ غفلت کا بھری ہوئی تھی کچھ ایسی حیا و شرم ایوان کچھ اور نالوں سے اپنے امید کیا رکھوں خیال غیر سے رکھا چھپا کے دل میں انھیں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گنہگارِ یان غم و حسرت کی شوق سر پر تھیں  
ادھانے والے جنازہ مرا اٹھانہ سکے

بیتے جی کاوش بسر نہ گئی آرزو دل میں دب کے مرنہ گئی آسمان سے جو تو ادھر نہ گئی کہ مرے یار تک خبر نہ گئی اب سنبھالو کمرہ و گرنہ گئی بدگمانی کہ ہر کدھر نہ گئی	یاد مرگان جو عمر بھر نہ گئی جبکہ تھا یہ ہجوم درد و الم کس کا پاس ادب یہ تھا لے آہ تھا پس مرگ ضعف کا یہ اثر پھول جوڑے میں تم نے تو رکھا تم تو پسلو میں رات بیٹھے تھے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عرش ہی کو ہلا دیا تو کیا  
یار تک آہ شوق اگر نہ گئی

<p>شب فراق جو ہم آہ بھول کر کرتے  یہ در عشق ہو کیا فکر چارہ گر کرتے  چھپاتے خاک جدائی میں دردِ دل اپنے  حضور سے ہمیں کسنا ہو کچھ اشارہ نہیں  جو دل پر اپنے ہمیں اختیار کچھ ہوتا  وہ پر فضا یہ جگہ ہے کر بھر بجلتے تم</p>	<p>طیبا تمام کے اُف اُف وہ رات بھر کرتے  ترقی اور بھی ہوتی علاج اگر کرتے  ہمارے نار غماز اد نہیں خبر کرتے  خدا کے واسطے آپ اک نظر ادھر کرتے  کسی کے عشق میں کیوں آہ عمر بھر کرتے  ہمارے گلشنِ دل میں اگر گزر کرتے</p>
<p>ہوئے جو نام کے ہم شوق بھی تو کیا حاصل  مزایہ تھا کہ حسینوں کے دل میں گھر کرتے</p>	
<p>آنکھ کا تارا ہر یادہ رہ جبین آنکھوں میں ہے  واعظون کی کیا سنون میں اک حسین آنکھوں میں ہے  رنگ لائیلی مقرر ایک دن یہ سیکشی  سچ کہو کیا محفل اغیار میں شب کی بسر  کیون گراتے ہو نظر سے عاشق جاننا کو  آرزو بست کر کہیں ہو وہ کہیں نور نگاہ  ہیں دمانے سے زوالی حسن کی نیرنگیاں  دیکھ لے اشک روان اتنا ہے تھک چکا خیال  بند آنکھیں دیکھ کر حیرت ہو کیوں احباب کو</p>	<p>مرد مک ہو یا کوئی پردہ نشین آنکھوں میں ہے  حور کیا بھلے وہ شکل نازنین آنکھوں میں ہے  آج کچھ سرخی سی تیری سرگیں آنکھوں میں ہے  آج یہ کیسا خار لے نازنین آنکھوں میں ہے  کچھ مروت بھی تمہاری شریکین آنکھوں میں ہے  جلوہ فرما وہ کہیں دل میں کہیں آنکھوں میں ہے  شوخیان غمے میں غمزہ شریکین آنکھوں میں ہے  مثل سرمہ خاک کو سے مارا نہیں آنکھوں میں ہے  کھل کے کتا ہوں کوئی پردہ نشین آنکھوں میں ہے</p>



دل لجا لیتے ہو دم بھر میں نگاہ ناز سے  
 ہونو تم نے چرایا ہے کسی سیکس کا دل  
 قتل کرنا پھر جلا دیتا نگاہ ناز سے  
 بڑھ گئی ہے یار کی مشق تصور آج کل  
 مردمان چشم تم مڑگان کی چلمن ڈالو  
 صدقے اپنے خواب کے چھپتا تھا جو سلسلے بھی  
 کہتے ہیں کس ناز سے باہن گلے میں ڈال کر  
 کیون دم آرزو لٹھے رشتہ تارِ نفس  
 عمر بھر دے مگر رونما اپنا کم ہوا  
 کوئے جانان سے اڑھا کر آسمان لایا کمان  
 دیکھ کر محفل میں مجھ کو سر جھکا لیتے ہیں آپ  
 کیا کروں کیونکر نہ میں دیوانہ بنجاؤں ترا  
 دے مرے صحرائے دل کا ایک ذرہ آفتاب

داؤ کیا جادو تمہاری سرزمین آنکھوں میں ہے  
 یہ حیا یہ شرم آخر کیا یونہیں آنکھوں میں ہے  
 سحر یا عجاذ جو کہنے انھیں آنکھوں میں ہے  
 کچھ دنوں سے خانہ دل کا کین آنکھوں میں ہے  
 دیکھتے ہو آج اک پردہ نشین آنکھوں میں ہے  
 آج بے پردہ وہی پردہ نشین آنکھوں میں ہے  
 کیون جی میری حسرت دیدار انھیں لکھو نہیں ہے  
 گیسوؤں کا بیچ وقت واپس آنکھوں میں ہے  
 نوح کا طوفان گویا نہ نشین آنکھوں میں ہے  
 وہ گلی پیش نظر ہے وہ زمین آنکھوں میں ہے  
 ساتھ شوخی کے حیا بھی سرزمین آنکھوں میں ہے  
 سحر باتوں میں فسوں لے نازنین آنکھوں میں ہے  
 نقطہ شک سے بھی کم خرچ برین آنکھوں میں ہے

لامکان سمجھو انھیں لے شوقِ یاعرش برین

جلوہ نورِ خدا میری انھیں آنکھوں میں ہے

لازم ہے پاس صاحب خانہ مگر کرے

حم کیا ہو اک جہان کو زیر و زبر کرے

آنکھوں میں آئے کوئی یاد دل میں گھرے

ایجان دل مرا کوئی نالہ اگر کرے

<p>ہم سے تو لاکھ دس جے ہے اچھی ہماری آہ کیون بار بار تھپیڑتے ہو ذکر جو رکا سار نظر میں آج ہم اور لہجائیں گے ضرور میں مانتا ہوں بات وہی اے جناب شیخ اُس سے حضور رکھتے ہیں ہم بدگسانیاں انصاف اسی کو کہتے ہیں تم چین سے رہو</p>	<p>ترسین ہم اک نگاہ کو یہ دل میں گھر کرے بستہ یہ وہ نہیں جو کسی پر نظر کرے ہم کھل کے کہتے ہیں کوئی فکر کرے پتھر کا بھی جو دل ہو تو اُس میں اثر کرے جو کوئی دل کو چھوڑ کے آنکھوں میں گھر کرے یہ دل تڑپ تڑپ کے شب غم سحر کرے</p>
<p>پرری بھی جو بھی تم پر نظر پڑی بھولے مرے جنوں سے حداد چو کڑی بھولے چرا کے دل یہ تجاہل یہ شوخیان اُن کی نظر پڑی جو سر راہ اوس پرری دوش پر چلے تھے اور طرف جذب دل نے کھینچ لیا پھنسے جو حلقہ زنجیر زلف یار میں ہنسم کہان کے شکوے کہان کی شکایتیں بیان تم آکے خواب ہی میں رکھ دو میرے دل پر ہاتھ</p>	<p>مانا کہ تم فراق میں دم توڑتے ہو شوق کس کو مگر غرض ہے کہ اُن کو خبر کرے</p>
<p>مگر تمہاری ادا ہم نہ دو گھڑی بھولے کہ بیڑی ہاتھ میں پہنائی تھکڑی بھولے کہ پوچھتے ہیں کہان بھولے کس گھڑی بھولے تو شیخ جی کہیں سب کہیں چھڑی بھولے وہ یادِ غیر جو قسمت مری لڑی بھولے تو جیتے جی کبھی نکلے نہ یہ کڑی بھولے تم آکے پاس جو بیٹھے سب اس گھڑی بھولے کہ صد مہ شبِ فرقت کوئی گھڑی بھولے</p>	<p>مگر تمہاری ادا ہم نہ دو گھڑی بھولے کہ بیڑی ہاتھ میں پہنائی تھکڑی بھولے کہ پوچھتے ہیں کہان بھولے کس گھڑی بھولے تو شیخ جی کہیں سب کہیں چھڑی بھولے وہ یادِ غیر جو قسمت مری لڑی بھولے تو جیتے جی کبھی نکلے نہ یہ کڑی بھولے تم آکے پاس جو بیٹھے سب اس گھڑی بھولے کہ صد مہ شبِ فرقت کوئی گھڑی بھولے</p>
<p>جو دیکھ لے یہ مری نظم جو ہری لے شوق</p>	<p>جو دیکھ لے یہ مری نظم جو ہری لے شوق</p>

یقین ہے درِ تریاب کی لڑی بھولے

عارض سے نقاب اپنی اٹھایوں نہیں دیتے کس درجہ بڑھی جاتی ہر اب آپ کی شوخی جب سوگ کو تسکے ہو مری بزمِ عزائیں مانا کہ ان آنکھوں نے کیا خون کسی کا عاشق جو تھیں دکھ کے غمش کھا کے گرا ہے یہ دیکھ نہیں سکتے مری نزع کا عالم اللہ سے شوخی کہ وہ کہتے ہیں یہ ہنسکر مر جائینگے ہم آپ ہی اس حسنِ ابا پر نالو مرے دعویٰ ہے اگر تم کو اثر کا کہنے کی یہ باتیں ہیں کہ وہ مجھے خفا میں اٹھتا ہی نہیں کشتہ حسرت کا جنازہ شوخی سے جو لکھ لکھ کے مٹاتے ہو مرا نام	جلوہ رخ روشن کا دکھایوں نہیں دیتے کچھ طرز حیا اسکو سکھایوں نہیں دیتے کچھ اشک بھی آنکھوں سے بہا کیوں نہیں دیتے لب میں ہر جب اعجازِ جلا کیوں نہیں دیتے کیا بیٹھے ہو دامن کی ہو کیوں نہیں دیتے لوگ ان کو سر ہانے سے ہٹا کیوں نہیں دیتے دل میں ہر اگر درد دکھایوں نہیں دیتے تم کو سنے کو ہاتھ اوٹھایوں نہیں دیتے کیا کرتے ہو دل ان کا ہلا کیوں نہیں دیتے سچ ہر تو مجھے در سے اٹھایوں نہیں دیتے کیا دیکھتے ہو ہاتھ لگا کیوں نہیں دیتے حرفِ خط تقدیر مٹا کیوں نہیں دیتے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سب کہتے ہیں شوق انکی ادلے تھیں مارا

وہ کہتے ہیں الزامِ قضا کیوں نہیں دیتے

چمن میں خندہ گل سے گری بجلی قیامت کی  
کہ اس میں دفن ہو سیت شہید تیغ حسرت کی

بھڑک اویٹھی دونوں میں بلبلوں آگ حسرت کی  
اودا اسی کہہ رہی ہر صاف میری شمعِ تربت کی

ہزاروں نامہ عصیان گنگارون کے دھوڑا  
 کسی کے سبزہ خط پر جو میں نے نہر کھایا ہے  
 مرے پہلو میں دل ایک اور لاکھوں بٹنے والے  
 اثر باقی ہو مرنے پر بھی میرے جوش و شہت کا  
 شفق کیسی کلیجا آسمان کا منہ کو آیا ہے  
 کسی کا جسے جلوہ دیدہ باطن سے دکھایا  
 خبر ہو کچھ ہا کرتے تھے تم جس خانہ دل میں  
 نظر پڑتے ہی ان پر ہو گیا قابو سے دل باہر  
 جو مجھے پوچھتے ہو بھڑین کیسی گذرتی ہے  
 مری عزت ترے ہاتھوں میں میدان قیامین  
 سے مجنون کی مٹی کیا ہوئی ہر باد اے لیلے  
 مرادست ہو جس ابتک پہنچا اسکے دامن تک  
 تصور میں خیال یا نے جب حال دل پوچھا  
 خبر لی چرخ گردان کی ہلایا عرش عظم کو  
 تمہارا ہی تصو خانہ دل میں پریشان ہے

بہی جب سبیل محشر میں مے اشک است کی  
 بنے ہیں سبزہ نوخیز چادر میری تربت کی  
 حسینوں میں لڑائی پڑ گئی مال ضیبت کی  
 بگولابن کے اکثر خاک اوڑا کرتی ہو تربت کی  
 جدالی رنگ لائی ہو کسی خورشید طلعت کی  
 نظر آتی ہو کثرت میں بھی صورت مجکودت کی  
 وہاں اب کچھ دھون خاک اوڑا کرتی ہو تربت کی  
 تری زلفوں میں ہو شاید سیاہی شام فرقت کی  
 کلیجا تھام لو حالت کہوں پھر در وقت کی  
 دو ہائی داور محشر بتوں کی پاک الفت کی  
 بگولے خاک اوڑا یا کرتے ہیں کیوں شمع شہت کی  
 قسم ہو اے جناب شیخ دخت رز کی عصمت کی  
 مرے نالوں نے اکٹھا اکٹھا کر خبر دی در وقت کی  
 شبِ غم نا توانی میں بڑی نالوں نے ہست کی  
 مرے سینے میں کیوں حمزہ لگائی آگ حسرت کی

ہماری حسرتوں کو داغ دل کے پھول بھاتے ہیں  
 ہوا جسے لگی ہو شوق گلزارِ محبت کی



نامے کرتے ہیں ہم ادھر بیٹھے  
 میرے دل میں نہ یہ اگر بیٹھے  
 دیکھ لیںنا جو آہ کر بیٹھے  
 آؤ پہلو میں چھوڑو شرم و حیا  
 تیری افشان کی یاد میں اے ماہ  
 دل کو پہلو میں ڈھونڈتے کیا ہو  
 دیکھئے خاک میں ملا کے مجھے  
 غیبر کو وہ گلو ریاں دیکر  
 اٹھ گئے وہ جو میرے پہلو سے  
 چاند نے بھی بلا میں لینا نکلی  
 دل وہ تڑپاتے ہی رہے میرا  
 خانہ دل میں تم او تر آؤ  
 اُن کا دیدار اگر ہے قسمت میں  
 آنکھیں رو رو کے لال کر بیٹھے  
 وہ چلے چال کس قیامت کی  
 جذب دل سے بلالیا اُن کو  
 دیکھ کر اُس کا اور ہی کچھ رنگ

رو رہے ہیں او دھر وہ گھر بیٹھے  
 پھر کہسان ناوک نظر بیٹھے  
 ہم بلالین گئے اُن کو گھر بیٹھے  
 کیا بناتے ہو تم ادھر بیٹھے  
 نامے گنتے ہیں رات بھر بیٹھے  
 ہم تو نذر نگاہ کر بیٹھے  
 روتے ہیں وہ مزار پر بیٹھے  
 حسرت دل کا خون کر بیٹھے  
 رو رہے ہیں دل و جگر بیٹھے  
 وہ جو بن ٹھن کے بام پر بیٹھے  
 کبھی پہلو میں بھی اگر بیٹھے  
 کیا بناتے ہو کوٹھے پر بیٹھے  
 شوق مل جائیگے وہ گھر بیٹھے  
 شوق تم کیا چسال کر بیٹھے  
 دل مرا پائمسال کر بیٹھے  
 بیٹھے بیٹھے کہاں کر بیٹھے  
 خود وہ دل کا سوال کر بیٹھے

تیج ابرو ہمیں دکھا کر آج کیون نہ سنتے جواب صاف کلیم لیکے دل اُٹھ گئے وہ پہلو سے خسارِ دل میں گردِ حسرت ہے دل لگی سے جو کچھ کہا میں نے یہ چلا ہے وہ شوخِ دل میرا	بے چھری وہ حلال کر بیٹھے بے محل کیون سوال کر بیٹھے کس قیامت کی چال کر بیٹھے کوئی دامنِ سببِ حال کر بیٹھے آپ اُس کا خیال کر بیٹھے کیا عجب کوئی حال کر بیٹھے
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کر لیا گھر بتوں کے دل میں شوق  
بخدا تم کمال کر بیٹھے

حضورِ داوڑِ محشر بتوں کی کیا خطا ٹھہرے رہے کب شوقیوں سے باز کب تم ایکجا ٹھہرے جفا ہو یا وفا ہم تیرے پابند رضا ٹھہرے ستم کی مشق اُس پر صبر کی تاکید کرتے ہو مرا دل گاشنِ جنت میں گھبراتا ہے اور رضوان نہ پوچھا جیتے جی اب کیون تم آئے میری بت پر جنابِ شیخِ میخانے میں چپکرا ج آئے ہیں کسی سے دل لگاتے ہی ہوئے بدنامِ عالم میں شکایت کیجئے کسی بتائیں نامِ ہم کس کا	کرین جب ظلم عاشق پر تو وہ بھی اکلا داتھڑے کبھی آنکھوں میں آنکھڑے کبھی تم دل میں جا ٹھہرے جو تڑپا یا تو تڑپے ہاتھ دپیر رکھ دیا ٹھہرے تمہیں جب اسکو تڑپاؤ تو دل پہلو میں کیا ٹھہرے یہ کچھ کوچہ نہیں اُن کا یہاں میری بلا ٹھہرے جواب آئے تو کیا آئے جواب ٹھہرے تو کیا ٹھہرے قدم لو انکے تم رندو کہ آخر پار سا ٹھہرے ابھی تو ابتداء دیکھئے انجام کیا ٹھہرے کرین فریاد کیسلی جب اُسی پر فیصلا ٹھہرے
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>نگاہ شوخ سمجھانے سے محفل میں لے کے کیونکر یہی دو گھر تو کل نکلے دیا حسنِ الفت میں گلہ کیا چھوڑ کر اسکو اگر آہن نکل بجا گین چلا ہر مجھ کو تنہا چھوڑ کر دل کو سے جانان کو تجاہل سے جو کہتے ہو تمہارا دل لیا کس نے بلا سے حضرت موسیٰ کی صورت کوئی غش کھا قیامت پر اٹھا رکھا ہر کسے خود نکالی کو شکایت کر چکا ہوں ضعف کی رسوا کر گئی کیا غم ترک وطن اُسپر نہافت میرے نالوں کو</p>	<p>جسے حادث ہو چلنے پھرنے کی وہ گھر میں کیا تھر میں اُنکے ولیمین جا تھرا وہ میر ولیمین آٹھرے ہمارا دل ہر خود بیتاب کوئی آہن کیا تھرے مزاج بے پروا ہاں بھی جا کے ظالم بیوفا تھرے اگر روزِ حنا تھرے کو پھر اسکی کیا تھرے کر و وعدہ وفادانِ حشر کا ہر سامنا تھرے نہو بیتاب اتنا اور چندے دل مرا تھرے بخائے لامکان تک دل ہی میں آہ رسا تھرے جو دل سے نکلے لب تک آتے آتے جا بجا تھرے</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نظر کی کیا حقیقت شوقِ دل تک ملیا اُنسے

مگر یہ غوبی قسمت کہ پھر ہم وہ جدا تھرے

<p>بس جو چلتا تو خدا جلنے یہ بت کیا کرتے انکی خواہش ہو کہ ہم ہجرین تڑپا کرتے حشر میں کیا دلِ گم گشتہ کا دعویٰ کرتے چوت لگیا تھی جو ہم ہجرین نالا کرتے مانتے کچھ لبِ جان بخش کا جب ہم اعجاز رکھ لیا پردہ نشینی کا بھرم خود ہم نے</p>	<p>بن جو پڑتی تو خدائی کا بھی دعویٰ کرتے خاک پھر دردِ جگر کا وہ مداوا کرتے مجمع عام میں کیا ہم انھیں سوا کرتے دل بیتاب کے مانند وہ تڑپا کرتے کسی جانا ز محبت کو وہ زندا کرتے کھینچ لاتے کششِ دل تو تم کیا کرتے</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>راز الفت بھی چھپا سے کہیں چھپتا ہے ہم اگر داغ محبت زد کھاتے اُن کو پردہ چشم تصور جو کہیں اٹھ جاتا آپ ہی پر ہے خدا آپ ہی پر مارتا آج ملنے میں ہے جب اُنکو تامل اتنا خود نمائی کا اُنھیں شوق اگر کچھ ہوتا</p>	<p>میں چھپاتا بھی تو نالے مرے افشا کرتے دل کے لینے میں اس طرح بکھیرا کرتے دیکھ لیتے اُنھیں ہم لاکھ وہ پردا کرتے کچھ تو ایمان خیال دل شیدا کرتے کھل کے پھر مجھ سے وہ کیا وعدہ فرما کرتے نہیں معلوم کہ کیا حشر وہ برپا کرتے</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حسرت آلودہ نگاہوں سے ہوئے وہ بدظن  
ورنہ ای حضرت شوق آپ کے پردا کرتے

<p>کیون نقد دل کی تاک میں بیٹھ و شام بکھرا کے زلف تم جو پھسلے ہو مرغ دل اللہ سے ناز کی کہ وہ زلفوں کے کہتے ہیں اور دُعا اٹھ کہ دلمیں اب آیا خیال یار اللہ سے شوخیان ترے ترک نگاہ کی اٹکھیلیوں سے سب کو ملاتے ہو خاک میں کب شوخیوں سے ایک جگہ تم کو ہر قرار تم داستان دل نہ سو کہد و سن چکے</p>	<p>وزو نظر سے کہد کہ چوری حرام ہے اسکا ہے خیال کہ ابے قت شام ہے تم تمام لو کہ ہمیں قصد خرام ہے تعظیم چاہئے کہ ادب کا مقام ہے دل لے چکا ہے پھر بھی جگر کا پیام ہے بولو تمہیں کہ یہ کوئی طرز خرام ہے آنکھوں میں رہتے ہو کبھی دل میں مقام ہے اتنی سی بات کہنے میں قصہ تمام ہے</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چھپکر کہاں آتے ہیں آپ ای جناب شوق



حضرت کو دور ہی سے ہمارا سلام ہے

پوچھتے ہر سال دل کیا بات ہے	ہو نہ ہو درپردہ کوئی گھات ہے
شیخ جی رندون کو بد کہتے ہو کیون	کیا برا کہنا کچھ اچھی بات ہے
قدر کرنا دل جو دیتا ہوں تجھیں	یہ نیا تحفہ نئی سوغات ہے
بھلو سمجھایا انھیں کے سامنے	ناصح مشفق کی بھی کیا بات ہے
نزع میں احباب ہم دیتے ہیں کیون	وہ مرے گھر آئیں کوئی بات ہے
خوب سمجھے ان بتوں کو دیکھ کر	بے نیاز اللہ کی اک ذات ہے

دل میں رہتے ہیں سینوں کے حضو

حضرت شوقِ ایکی کیا بات ہے

کوٹھے سے وہ اپنے مرے دل میں اتر آئے	حسرت کو جو دیکھا تو کہا کس کے گھر آئے
فرقت میں یہی کہتی ہے رورو کے تمنا	امید نہیں مجھ کو کہ اُسید بر آئے
ہر عرش برین بھی ہے و بالا مرے نالو	تم عالم بالا میں عجب کام کر آئے
نلے مرے اٹھے جو بڑھا وہ قد موزون	جو بن اُدھر ابھرا تو اُدھر داغ اُدھر آئے
کیا مردم دیدہ سے حجاب اُن کو ہو کچھ	آنکھوں میں ابھی تھے ابھی دل میں اتر آئے
جنت کی ہوا کھلنے لگی روح کسی کی	وہ تازے سے دو پھول لحد پر جو دھر آئے
اس رشک سے ہنسنے کبھی قاصد بھی نہ بھیجا	مردم رہیں ہم وہ انھیں دیکھ کر آئے
کیا روح کو کرتے ہو پس مرگ پریشان	کیون کھولے ہوئے بال مرے گویا آئے

کیا پاس ادب تھا انھیں اس پردہ نشین کا	کیون عرش برین سے مرے نلے اتر آئے
	<p>کامل حقیقت میں ہی عشق میں اد شوق ہر شے میں جسے جسلوہ جانان نظر آئے</p>
<p>بال کھولے ہوئے اونانے چلنے والے اس ادا نے دم مرگ اور مجھے قتل کیا رات غیروں میں جو پی رہی وہ کو یا نہ کو دامن یار سے جا پٹے ہمارے آنسو تیری رفتار سے مردوں میں پڑی ہو پھیل ہاتھ سینے سے ہٹایا کہ قیامت آئی اک تمھیں تھے کہ انھیں آ کے نکالا شربل ہجر میں ان سے طبیعت تو بہل جاتی رہی</p>	<p>دل ہزاروں کے ہیں قابو سے نکلے والے کون تھے تم کف افسوس کے ملنے والے آپ ہیں دیدہ مخمور ادب نے والے گری کے اس طرح سنبھلتے ہیں سنبھلنے والے دیکھ لے گور غریبان کے ٹہلنے والے دل جگر دونوں ہیں رو ہاتھ اچھلنے والے ورنہ ارمان تھے کب دل سے نکلنے والے غم بلا سے ہیں کلیجا مرا ملنے والے</p>
	<p>رنگ چہرے کا مرے یار کے تیور اد شوق ہیں زمانے کی طرح دونوں بدلنے والے</p>
<p>میل کی بات بھی کچھ تری تکرار میں رہی جان باقی نہیں گو آپ کے بیمار میں رہی جا بجا موسم گل میں جواو گے ہیں لالے بیگنا ہوں کو بھی یہ قتل کیا کرتے ہیں</p>	<p>رنگ اقرار بھی کچھ پردہ انکار میں رہی رنگ اعجاز تو لعل لب گفتار میں رہی خون فریاد یہ کیا دامن کسار میں رہی بل اگر رہی تو یہی ابروئے خمدار میں رہی</p>

یاد مرگان ہر خدا ابلہ پائی سے بچائے  
چٹکیان شیخ کے بھی دل میں لیا کرتی ہر  
دیکھئے لاتے ہیں کیا رنگ کسی کے تہور  
دل لیا صبر لیا جان بھی آخر لے لی  
کھینچ لاتی ہر یہ دل تار نظریں لاکھوں  
دل پر سوز سے میرے جو دھوان نکلا ہر  
شوخیان انکی یہ کہتی ہیں حیا سے ہنسکر  
بعد مرنیکے محبت نے دکھایا یہ رنگ  
بھولے بھٹکے کہیں کیا حضرت دعا پہنچے  
سرٹاک ماے جو شان تو نہ کچھ بل نکلے  
تو ترالا ہر نرالی ہیں ادائیں تیری  
ایمن جو پیچ ہر خوب اسکو سمجھتے ہیں نہ  
کام کیا آئی تجھے پردہ نشینی تیری  
دہن زخم سے نکلی ہر جو تحسین کی صدا  
تیرا سلام مرا کفر برابر اے شیخ  
دیکھ کر میرے گناہوں کو یہ رحمت بولی

پیک فکر آج مرا دادی پر خار میں ہر  
اللہ اللہ یہ شوخی نگہ یار میں ہر  
ہاتھ میں تیغ ہر بل ابرو و خمدار میں ہر  
کس قیامت کی لگاؤٹ نگہ یار میں ہر  
کس قدر زور تری نرکس بیمار میں ہر  
پیچ بنکر وہ ترے گیسوے خمدار میں ہر  
اب کہاں تیری جگہ چشم فسونکار میں ہر  
بوئے گل بنکے مری روح تر ہار میں ہر  
شور قلقل کا بہت خانہ خمدار میں ہر  
میری قسمت کی گرہ گیسوے خمدار میں ہر  
شرم آنکھوں میں تو شوخی تری فتاد میں ہر  
بے سبب پیچ نہیں شیخ کی دستار میں ہر  
شہرہ حسن ترا کوچہ و بازار میں ہر  
کس قدر رنگ تبسم لب سو فار میں ہر  
تیری تبسم کا رشتہ میری زمار میں ہر  
لطف کچھ آج کے دن عفو گنہگار میں ہر

چوٹ کھائی ہو دل شوق نہوں کیون بتاب

اثرِ نالہ موزون ترے اشعار میں ہے

شہیدِ ناز کو اللہ سے رتبہ یہ حاصل ہے  
یہ کسکے عارضِ روشن کی دیوانہ بینِ نخل ہے  
جگر گھائل ہے دل زخمی تمنا نیم بسمل ہے  
تسلی دیکے تم نے اور بھی تڑپا دیا مجھ کو  
بیانِ دردِ دل کی کیا ضرورت میرے اوقاٹ  
یہ کسکی جستجو میں کاروانِ اشک نکلیں  
عدم کے قافلے والو دہانِ گور سے بولو  
کچھ اس انداز سے تیر نظر آتا ہے قاتل کا  
خدا جانے نگاہِ ناز نے کس شوخ کی لوٹا  
نہ وہ شیشہ نہ وہ ساغر نہ وہ بادہ نہ وہ ساقی

لو آؤ اڑ کے اسکا قاز و خسار قاتل ہے  
کہ موجِ اشک غم زنجیر پائے شمعِ محفل ہے  
نگہِ ظالم کی ظالم ہے ادا قاتل کی قاتل ہے  
تم اپنا ہاتھ رکھو دیکھ لو کیا حالتِ دل ہے  
زبانِ حال سے گویا دہانِ زخمِ بسمل ہے  
یہ کسکا غم ہے جو بانگِ جرس ہر نالہ دل ہے  
سفر کیسا ہے کیسی راہ ہے کیا حالِ منزل ہے  
کہ دل کتا ہے سینے سے لگا لینے کے قابل ہے  
نہ پلو میں کلیجہ ہے نہ سینے میں مے دل ہے  
وگر گون ایک اٹھ جانے سے تیرے رنگِ محفل ہے

دکھایا شوق یہ اعجازِ نیرنگِ محبت نے

زبانِ یار پر بھی اب مرا افسادِ دل ہے

کرم جو پیرِ مفسان کا ہو گا تو پھر یہ پیری کہاں رہیگی

جو دستہ رز عطا کرے گا طبیعت اپنی جو ان رہیگی

کبھی نہ اک حال پر ہمیشہ یہ گردشِ آسمان رہیگی

وصال کی شب جو آئیگی بھی تو صبح تک یہاں رہیگی



بیان سوز و درد کا میرے نہ تجھے اے شمع ہو سکے گا  
 ہزار تجھ کو زبان ملی ہے مگر یو نہیں بے زبان رہیگی  
 جو کاش جنت میں رہ نہ پونچے عجب نہیں آپ سے اوڑالین  
 مہتاب طبع آپ کی بغل میں کہیں جو حوربتان رہیگی  
 سٹا دیا ہے اسی نے مجھ کو ملا دیا خاک میں اسی نے  
 مٹے گی تربت بھی میری اک دن اگر تم آسمان رہیگی  
 بہار لوٹینگے ہم بھی اک دن عیث سے پڑ مردہ غنچہ دل  
 کبھی تو آئے گا موسم گل چمن میں کب تک خزان رہیگی  
 ہمیں ہے اک رشک گل کی وقت انھیں ہے فصل بہار کا غم  
 مزا ہے اب بلبون سے کچھ دن چمن میں بحث فغان رہیگی  
 عجب نہیں ہے کہ اک نہ اک دن لو کی بوندیں بھی دل سے ٹپکین  
 کہاں تک آنسو رہینگے جاری جو چشم گریان روان رہیگی  
 جگر بھی حاضر ہے دل بھی حاضر ادھر بھی حسرت ادھر بھی ارمان  
 بتائے جلد اے نگاہ قاتل کہاں رہیگی کہاں رہیگی  
 خدا نے چاہا تو دیکھ لینا ہمیشہ ضبط فغان کریں گے  
 جو اپنے قابو میں دل رہے گا جو دل میں تاب تو ان رہیگی  
 نگاہ ناز اس طرف بھی اٹھے کہاں تک ابرو میں بل رہے گا

چلائیے تیر بھی تو کوئی چڑھی کہاں تک کمان رہیگی  
 کسی کا طول شبِ جدائی غضب کی بھیریاں کیسی  
 یہی حکایت ہی شکایت جہان میں داستان رہیگی  
 گلوں پر اتنا نہ پھول بلبل کہ چاروں کی یہ چاندنی ہے  
 جہان یہ فصلِ بہار زری تو کچھ دنوں پھر خزان رہیگی  
 کسی کی حسرت بھری تنہا جو میرے دل سے نہیں نکلتی  
 کوئی خدا کے لیے بتا دے کہ بعد میرے کہاں رہیگی  
 پڑو مستحج بھی اک نغزل تم دکھا دو زور طبیعت اپنا  
 یہ بزمِ لے شوقِ مغتنم ہو یہ صحبت اک داستانِ رہیگی  
 جو دل میں نوکِ سنان رہیگی تو درد کی میہان رہیگی  
 عزیز ماننا جان رہیگی نہال خوش شادمان رہیگی  
 نہ کوئی پھر اسکی راہ ہوگی نکل کے دل سے تباہ ہوگی  
 بہت پریشان یہ آہ ہوگی رہیگی رسوا بہان رہیگی  
 سنانِ ناز آ رہی ہے اس دمِ خلش یہ ہوتی ہے مجھ کو پیہم  
 کہ ایک دل میں ہیں سیکڑوں غم جو آئیگی یہ کہاں رہیگی  
 جو خانہ دل مرا او جاڑا یہ کہکے میں نے ادھین لستاڑا  
 اجی مرا تم نے کیا بجاڑا تمہاری الفت کہاں رہیگی

ابھی ہے نام خدا خوانی اونھیں ہے زیبایہ لن ترانی  
 کرینگے آخر وہ مہربانی جو یونہیں طرز فغان رہیگی  
 جو روا اوٹھیکا اوچھل پڑینگے زبان سے نالے نکل پڑینگے  
 کبھی کبچہ آنسو او بل پڑینگے کہاں تک الفت نہاں رہیگی  
 ہزار رہتی ہے تنگ دستی مگر پنجوٹے کی مے پرستی  
 بڑھائینگے جب بلیگی سستی گھٹائینگے جب گراں رہیگی  
 جو دیدہ تر روان رہیگا لیکن نہ کوئی مکان رہے گا  
 زمین نہ یہ آسمان رہے گا جو دل کو مشق فغان رہیگی  
 جو مار ڈالیگی مجھ کو وحشت بنے گی صحرائیں میری تربت  
 برہنہ سر میرے دل کی حسرت سرحد نوہ خوان رہیگی  
 یہ کہہ رہی ہیں تری ادائیں ہزار ہوں عشق میں جفائیں  
 مگر نہ شکوے زبان پر آئیں جی بھی حیا قدردان رہیگی  
 اوڑیگا بوہو کے رنگ نسرین بھیگا خون ہو کے ناف چین  
 جو کچھ دنوں اور زلف مشکین جہان میں عنبر فشان رہیگی  
 کچھ اور ہے قصہ شیخ جی کا ضرور کچھ دال میں ہو کالا  
 جو آج پیر مغسان سے پوچھا کھلی یہ کب تک دکان رہیگی  
 ہزار اشک آنکھ سے بہینگے مگر وہ بت ہو کے چپے ہینگے  
 انھیں ہم اب اور کچھ کہینگے جو شوق منہ میں زبان رہیگی

ٹوٹ پڑتے ہیں وہ ابرو کو جو خنجر کہئے  
 اس مقدر کو ہمسایے نہ مقد کہئے  
 باے کیا دقت ہے تھمتے نہیں آنسو اپنے  
 مجھ کو دیکھا جو ہر سے حال تو منہ پھیر لیا  
 عاشقوں کو یو نہیں کہتے ہیں تو اچھا اچھا  
 دل کو بھاتی ہے کڑی بات بھی مشقون کی  
 کیجئے شکوہ بیداد تو فرماتے ہیں  
 آپ کہتے ہیں کسی اور کو چاہو صاحب  
 دیکھئے اُنکے جو رخسارہ رنگین کے بہار  
 میں نے مانا کہ ہوتا ہر کچھ اسکی ہدم  
 جامِ جم بھی ہے اگر پاس کسی کے تو کیا  
 جب میں جانوں کہ ہیں سچ آپ کی باتیں ناصح

تیر ہوتے ہیں وہ مڑگان کو جو شتر کہئے  
 کسی معشوق کے بگڑے ہوئے پور کہئے  
 اور وہ کہتے ہیں حالِ دل مضطر کہئے  
 رحمِ دل اب انھیں کہئے کہ ستمگر کہئے  
 آپ غمِ دن میں ہیں غمِ رات سے بدتر کہئے  
 چوٹ جب آئے تو کس طرح نہ پتھر کہئے  
 اور لوگوں میں ہیں آپ ستمگر کہئے  
 دوسرا ہی بھی کوئی آپ سادہ بر کہئے  
 گلشنِ حسن کا دونوں کو گل تر کہئے  
 کہنے کی بھی جو نہ بات تو کیونکر کہئے  
 ہاتھ آجلے جو اپنے اُسے ساغر کہئے  
 چلے اس طرح کسی شوخ کے منہ پر کہئے

میری دانست میں تو آدمی اچھا ہے شوق  
 آپ کہتے ہیں بُرا اُسکو تو بہتر کہئے

جگر کی ہوک بھی اٹھنے میں آہ کرتی ہے  
 بڑے منے سے ناک زخمِ دل میں بھرتی ہے  
 جہان یہ برق گری دل ہی میں اُترتی ہے

درونِ سینہ خدا جلے کیا گزرتی ہے  
 کسی کی سانولی صورت کی یاد بھی ہو غضب  
 نگاہِ شوخ سے دشمن کو بھی بچاے خدا



<p>نکلنے والے جوار مان تھے نکل بھی گئے عجب جگہ دل ویران ہے ہم غریبون کا ہماری دل میں لگاؤ نہ ہا تھا چارہ گرو کسی حسین کے گیسو سنوار کر دیکھیں اوڑا لیا مرے پہلو سے نقد دل میرا</p>	<p>اک آرزو ہے تمھاری کہ دل میں بھرتی ہے طرح طرح کی مصیبت یہاں گزرتی ہے یہاں کی چوٹ دوا سے کچھ اور ادبھرتی ہے کچھ اور ہوتی ہے وہ زلف جب سنورتی ہے نگاہ ناز مگر کس طرح مکتی ہے</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جو درد دل ہے مراد مبدم ترقی پر  
ذرا بھی شوق طبیعت نہیں ٹھہرتی ہے

<p>لگا کر دل سے صدے اٹھائے تمھاری بزم میں کیا کوئی آئے کوئی کیا خاک سمجھائے بچھائے نہ چار آنسو بھی جب تم نے بہائے کوئی دکھ درد کیا اپنا سنائے جلانے دیتی ہے دل آتش غم دہان یار سے نسبت اسے کیا چمن میں غمیر کو لیکر چلے ہو اگر اطفال سرشک آخر زمین پر</p>	<p>کلیجہ بھن گیا وہ داغ کھائے جگہ بھی بیٹھنے کی جب پلے سمجھ میں بھی تو اس ظالم کے آئے تو کیا کرنے مری میت پر آئے کوئی منہ پھیر کہ جب مسکرائے کو یہ چشم گریان اب بچھائے جو منہ کھولے تو غنچہ منہ کی کھائے یہ کا نٹا دیکھئے کیا گل کھلائے چلے کیوں دور کر جو منہ کی کھائے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>چلے گئے وہ شب کو بے بلائے نظر میں تل گئے اپنے پرانے وہی شاید لگی د لگی بجائے معاذ اللہ تم سے دل لگائے</p>	<p>مری بزم تصور تھی کچھ ایسی مصیبت کا کوئی جب وقت آیا خبر لو آبِ خجری سے میری بتو کچھ بھی اگر عاقل ہو انسان</p>
<p>کسی کا پوچھنا محشر میں اے شوق یہاں کس نے بلایا تھا جو آنے</p>	
<p>اور سارا جسم شکل ہو آتش دیدہ ہے زخمِ دل شوقِ محبت سے نمک پاشیدہ ہے جسکو دیکھو محوِ دندانِ مسی مالیدہ ہے چشمِ ہو گریان تو بزیان یہ دل تفتیدہ ہے وصل کا سودا عبثِ سرین مے پیچیدہ ہے جب سے میرا دل اسیرِ کاکلِ ثر ویدہ ہے صورتِ سبزہ نگاہِ عاشقانِ رویدہ ہے آہِ مجبورِ قفسِ اک بلبلِ شوریدہ ہے</p>	<p>سو زخم سے آبلہ اپنا دل تفتیدہ ہے کار گر کیا مرہم کا فور ہو اے چارہ گر قدِ نیلم کیون نہو جائے خرف پار وں کے کم کر دیا ہے آتشِ فرقت نے کس کس کو کباب تابِ دیدارِ حالِ یار ہی مجھ میں نہیں مثلِ سنبل ایک الجھن میں پڑا رہتا ہوں میں گلشنِ رخسارِ جانان میں نہیں خطا جلوہ گر موسمِ گل ہے اکڑتے ہیں جو اتانِ چین</p>
<p>اگر تجسس کو ہر مقصود مل جائے شوق دل کے ویرانے میں گنجِ معرفت پوشیدہ ہے</p>	
<p>کیا چشمِ بستان میں گھرنے تقدیرِ پتھر کی</p>	<p>ہو واجبِ جلکے سہرہ بڑھ گئی تو قیرِ پتھر کی</p>

<p>کیا کہسار میں جب نالہ خارا شکن میں نے ہوئے آویزہ گوش بتان یا قوت کے بندے گر گچا قصر تن جب ایک دن سنگِ جواد سے سٹاؤ نقش جو راس بُت کی لوحِ دل اشکوں نہ سمجھا کو کہن بربادی یکستانِ شیریں دوسوین لے لے اور اٹھے آہ سینے سے اگر کھینچوں صداؤ تیشہ تھی ادا کو کہن دھوتا ہو کیوں تھر</p>	<p>سلین اوڑا اور گئیں صدمے سے دو دو تھر تھر کی خدا کی شان ہی چمکی عجب تقدیر تھر کی عمار ت منمو کرتے ہو کیوں تعمیر تھر کی تعجب ہو کہ پانی سے مٹی تھر تھر کی تراشی بیستون پر جا بجا تصویر تھر کی جو ہو سقفِ فلک بالفرض والتقدیر تھر کی لو میں تجھ کو نہ لائیگی جو سے شیر تھر کی</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہایت کاوشِ دل سے جو میں نے غزل لکھی  
زمینِ شعریں ادا شوق کی تعمیر تھر کی

<p>ترے دروازے میں ہوا پر پی زنجیر لوہے کی دل شوریدہ کی تدبیر پہلے چارہ گر کر لے بنایا غیرتِ مجنون مجھے یلاؤ کیسوں نے پڑا آئینہ فلاوین عکسِ رخِ خود بین بہار آتے قفس سے ہم پہنچ جائیگے گلشن میں مرا الواعد و سنگدل نے جان سے مانا</p>	<p>کرین کیونکر نہ دیوانے تری توقیر لوہے کی پنہا پھر دست و پامین ہتھکڑی زنجیر لوہے کی نہو کیوں دستِ پامین ہتھکڑی زنجیر لوہے کی دل روشن سے میرے بڑھکنی توقیر لوہے کی پھر کی کر ٹیلیپان توڑینگے بے تاخیر لوہے کی جو دیکھی دیدہ انصاف سے تحریر لوہے کی</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرا جو ہر بھی دیکھن شوق جو اربابِ پیش ہیں  
بدلتا ہوں میں چاند کی اب تقریر لوہے کی

<p>جو کی زیب گلو اُس شوخ نے زنجیر چاندی کی یہاں تک محو و قاتل ہو و شوق شہادت میں تجھے ایسا حسین اویسمتن پایا کہ ہم تجھے پسند دل ہوئی ہر جب حسینوں کو پے زیور بلا یہ نسخہ نایاب حال کمیساگر سے مجھے دل سے بتاں سیتن کی کیون نہ خواہش</p>	<p>ہوئی کندک بھی بڑھکر کہیں تو قیر چاندی کی کہ ہم سمجھے ہلال عید کو شمشیر چاندی کی تو حلی ہر نور کے ساچے میں یہ تصویر چاندی کی قیامت تک رہی عزت تو قیر چاندی کی رہا مفلس جسے ہر حرص دامن گیر چاندی کی محبت ایک عالم کو ہر دہس گیر چاندی کی</p>
	<p>بڑھا و قدر و قیمت اور سونے کی غزل لکھ کر بہت اوی شوق بیتین کر چکے تحریر چاندی کی</p>
<p>نہیں کچھ قدر پیش صاحب اکیر سونے کی سنہرا گو کھر و اُس سوخ نے کنٹھے میں ٹانگا ہر ہوا ہر رنگ اسکا چہرہ عشاق زردی میں سمجھ کر شعلہ کو زرد شمع پر تو چوٹ کر تا ہر سنہرے رنگ کا ترے پڑا پر تو جو پانی پر ہوئے وابستہ دونوں فوق عشق و حسن ہر اتنا</p>	<p>ہنر کے آگے مثل خاک ہر تو قیر سونے کی نہیں دیکھی ہو جس نے دیکھ لے شمشیر سونے کی عجب کیا اب حسینوں میں بھی ہو تحقیر سونے کی تجھے بھی چھونک دیگی حرص اوی گلگیر سونے کی اوٹھی جو موج دم میں بنگسی زنجیر سونے کی مری کڑیاں ہیں تو ہے کی تری زنجیر سونے کی</p>
	<p>سنہرے رنگ کا اسکے جو وصف اوی شوق لکھا ہوا مرے ہر صفحہ دیوان میں ہر تحریر سونے کی</p>
<p>اوی غیرت انجم ہیں یہ کس شان کے موتی</p>	<p>ہیں عرش کے تارے کہ ترے کان کے موتی</p>



<p>دندانِ مصفا ترے ہنسنے میں جو چمکے  انسو ہین روان آنکھوں کے ہین پاؤں میں چھپا  ہم سمجھے کہ پہلو میں ہے یہ خوشہ پروین  ہر شعر جو ہے گو ہر مضمون سے مرصع  سننے ہین وہی سے مرے اشعار گہر بار</p>	<p>ہنس اترے ہوا پر سے انھین جان کے موتی  دریا کے وہ ہین یہ ہین بیاہان کے موتی  چمکے جو شب وصل ترے کان کے موتی  تلتے ہین ثمن میں مرے دیوان کے موتی  تقدیر یہ چمکی کہ بنے کان کے موتی</p>
	<p>دریا و سخن میں ہین گہرا و خزن بھی  شوق آج نکالے ہین مگر چھان کے موتی</p>
<p>ہجر سے اب ہے یہ حالت میری  دل کو وہ چاہین مجھے رشک آئے  دل سے پیکان جو نکلتا ہی نہیں  اُسکے در سے نہیں اُٹھنے دیتی  چیز میری تھی تمھیں کیا ناصح  جان دیدون اُسے دل کیا شہر ہے  ہوں وہ غم دوست مری میت پر  سر سے اک دم بھی ٹلتی ہی نہیں</p>	<p>مرگ کرتی ہے عیادت میری  اف رے میں اور رقابت میری  یہ بھی ہے کیا کوئی حسرت میری  خوب کام آئی مخافت میری  دل دیا اُسکو طبیعت میری  مفلسی میں ہے یہ ہمت میری  خاک اوڑائیگی مصیبت میری  کیا بلا ہے شبِ فرقت میری</p>
	<p>جس کو صرصر نے بجھایا ہے شوق  ہو گی شمع سہر تربت میری</p>

بہار ہسکی نہ کیوں بھائے کہ میرا ہر وطن نہی  
 چلو اب ہر زار و ن سے بہار پستانِ ٹوہین  
 جو انانِ منور قد و گل اندام کے صدقے  
 وہ تالاب اور وہ آبِ رواںات و سورجِ نیرور  
 کسی کے خامہ مشکین رقم کی عطر بنی سے  
 ننان تھی گرد گنای میں لیکن اب رجستے  
 ہو ہو ہر عیان جسم کھنچا اول ایک عالم کا  
 دل ہندوستان بیشک عظیم آباد پندرہ  
 جدائی ایک دم کی جیتے جی کیونکر گوارا ہو  
 کمالِ خاکساری میں یہاں تک رہ پایا ہو  
 مزارِ حضرت بخشِ یہاں ہو باعثِ رحمت  
 یہی اے شوقِ میری التجا ہے حضرت حق میں

ہوں دل سے نثار یا رہ جانی  
 طے فیرون سے چھپکے طے  
 عاشق سے حجاباے مرجان  
 جب سن چکے مجھ سے وہ مراحل  
 جو جو بڑھتی گئی محبت

بنا میں خوشنوا بلبل کہ ہر صحن چمن نہی  
 بنی ہو آج کل برسات سے رشک چمن نہی  
 نہیں رکھتی مقرر حاجت سرو و سمن نہی  
 بھالیتے ہیں دل رکھتی ہو وہ دلکش بھبن نہی  
 اگر سچ پوچھئے ہو غیرت ملکِ ختن نہی  
 چمک اٹھی یکا یک صورتِ دزدن نہی  
 ہونی مشہور بنگالے سے لیکر تا دکن نہی  
 مقرر ہو سویدا اسکا اے اہل سخن نہی  
 کہ میں روح روان ہوں اور ہر میرا بدن نہی  
 نظیر اپنا نہیں رکھتی تہِ چرخ کہن نہی  
 نہ کیوں موردِ الطافِ خلاقِ زمین نہی  
 ہے آباد محشر تک مرا پسیا را وطن نہی

اتنی ہے فقط مری کہانی  
 ہے ساتھ ہمارے بدگمانی  
 چھوڑو بھی کہیں یہ لن ترانی  
 بولے کس کی تھی یہ کہانی  
 برصی گئی اور بدگمانی

<p>کی آپ نے خوب قدر دانی کیا ہے یہ مزاج یار جانی ہے یہ غم یار کی نشانی کر ختم یہ دل کی لوح خوانی</p>	<p>غیروں کی طرح ہمیں بھی سمجھے کیون کرتی ہے روح یوفائی کنس طرح مستائین داغ الفت احباب ہیں شوق کے بیتاب</p>
<p>بے اختیار میں نے ادھر دل سے آہ کی اس مد جزر نے مری کشتی تباہ کی فریاد سنے میرے دل داد خواہ کی مکلیف اونہیں ہوئی یہ غضب بین آہ کی شوخی بھی اک ادا ہے مگر راہ راہ کی بھسکو تو کچھ خبر نہوئی دلیں آہ کی کی قدر خوب اسنے تے جلوہ گاہ کی پاتا ہوں پیاری شکل جو میں مہر ماہ کی</p>	<p>اسنے ادھر جو ناز سے ترچھی نگاہ کی آنسو او بل کے آنکھوں میں پیر خشک ہو گئے گھبرا گئے وہ دیاور محشر کے سامنے اُف اُف زبان ہو وہ گھبرائے جاتے ہیں افتادگان خاک کو ٹھکراتے ہو عبث میں مانتا ہوں آپکے وزو نگاہ کو آباد دل کو میرے اد جاڑا رقیب نے شوق اور ہی خیال میں رہتا ہوں بدن</p>
<p>کیا ضرورت تھی اجی آنے کی جیسے مسجد کسی ویرانے کی ہر یہ حالت ترے دیوانے کی راہ لی میں نے جو میخانے کی کوئی صورت نہیں بہلانے کی فکر ہے کیا میرے اُلجھانے کی</p>	<p>فکر ابھی سے ہر جو کھر جانے کی دل بشکستہ ہر یون پہلو میں خاک سر پر ہے پھینکے کپڑے چشم مخمور کا تھا یہ ایسا دل مرا ہجر میں گھبراتا ہے زلف پر تیج جو تم کھولے ہو</p>
<p>کچھ مزا اور ہی دیتی ہیں شوق ہاتھیں بہکی ہوئی مستانے کی</p>	

قصیدہ سونہفت عظمیٰ نعت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 در صنعت سبع  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ سونہفت عظمیٰ نعت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 در صنعت سبع  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہ بستانے شام آراطرب انگیز روح افزا  
 گلشن دوشیزہ چون مریم پیش چون دم عیسیٰ  
 بطرف ہنر شاخ گل دمیدہ لالہ حمرا  
 بدوق نعمت یا ہو کشیدہ قمریان او  
 ستادہ سرور نگین تن کسار و دخت آسا  
 ملاطش نافہ اذ فرح صبا تش لولوے لالا  
 ز لالش ہمو جان شیرین ز شیراب بیض شہدانی  
 ہمانا از طلا ساقش سیانش شجرہ طوبی  
 ز نعمتہاے بے پایان کمال خالقش پیدا

گزستم بستانے رشبہ در عالم رویا  
 بہارش دلکش عالم نصار آتش خوش و خرم  
 چوزلف یار من سنبل کشادہ طرہ کاکل  
 نہالان چمن ہر سوسن ستادہ چون قدو کو  
 ہمہ سبزہ و سمان گلشن ز مردگون بساط افکن  
 قصورش بافلک ہمسر ہمہ خشمش زسیم و زر  
 سیانش برکہ رنگین بہارشش قابل تحسین  
 دختہ چست در حاقش ز برجد فام اور قش  
 شمارش بود خوش الوان چہ از خراپہ از زمان



همه انچه بر آتش یکسو که دیدم اندران مینو  
 نظر کردم چو آن بستان همه سازش بهمان  
 گه این حرفها بر لب چه گلزار است این یاد  
 و جوش شوق پنهانی ز فیض لطف یزدانی  
 که ناگه چون مه انور در با سبب نیمه گوهر  
 دوز نفس تیره و شبگون چو بخت عاشق محزون  
 دها نش مایه شکر سخنهایش نمک پرور  
 جبینش لوحه سیمین بگوشش عقده پروین  
 بهار خال او تازه بدون از حد اندازد  
 تنش نازک چو ابریشم به نرمی چون خرو قاقم  
 ادایش آفت جانهای یک من چه سامانها  
 بناز و غمزه دلکش به چشم آمد آن هوش  
 ز دستم شد شکیبائی ز دل صبر و توانائی  
 گرفتم دست رنگینش که بوسم لعل شیرینش  
 چو حرم دید آن گل و گره افکند برابرو  
 که لای مست می غفلت خراب باده حیرت  
 در اقلیم سخن دانی توئی امروز سلطان

لطف این سخن چو از زبان

لطف این عبارت بر زبان

پیایک نیمه لولو در و نشس و سست پیدا  
 برنگ قالب بجان شدم بحس ز حیرت  
 گه بر جام چون کوکب بدل گفتم که ماندا  
 ز دم بر عالم فانی همانا پاس استغنا  
 بر آمد یک پری پیکر بسرمعجز بهر دیب  
 پریشان چون دل مجنون و لار چون رخ لیل  
 دها نش طبله عنبر ز طلیحش هر نفس بویا  
 لبش سرچشمه شیرین عذارش غیرت عذرا  
 رخ خورشید را غازه سواد دیده و ظلم  
 باب و تاب چون انجم کفش رشک یه بیضا  
 نگاهش قهر و پیکانها خراش صد قیامت  
 چو دیدم جلوه حسنش شدم از جان دل شیدا  
 شدم او را تمنائی چو سعد از قربت اسما  
 شوم با ذوق گلچینش ز گلزارش برم گلها  
 فتانده دست و شد یکسوز بان یکشاد و شیدا  
 برار مانم دو صد حسرت بر احوال تو و او یلا  
 بخوشگونی چو قالی می داری یطولی

در احاطه و شایسته  
 در هر دو سبب  
 بهشت خنجر  
 از گوهر چون کوه  
 عین شمع  
 بهشت از این  
 که با لعل و لعل  
 بخم می نماند  
 بدل عجب یکدم  
 در این چو کوه  
 در تاملش آمد  
 در دهن کوکب  
 در این سبب  
 عین غنی از دوازده  
 عین که از دوازده  
 بود و کوشش  
 پری یکبار آمد  
 عین غنی از دوازده  
 از گوهر از دوازده  
 عین سبب  
 اسما سبب  
 لطف اخلاص  
 لطف اخلاص



دل صافش چو آینه برون کردند از سینه  
زهر آلائش عالم چو پاکش ساختند اندم  
بر آتق زیر ران کرده عنانش در کف آورده  
بعرش الله شد و اهل شد اور اقرب حق حاصل  
چو آمد قضا و صلت دگرگون میشود حالت  
خوشا روزی که اشک فشان بشوق یاشد ویشا  
نهم پا در جوار تو برخ عالم غمبشاید تو  
کنون زین چشم پر آبم روان شد جوی خون نام  
نخواهم از تو شای را چه دایم کجکلاه ای  
نقاب خویش بکشائی بخوابم جلوه فرمائی  
چو مرگ آید بیایینم ترا پیش نظر بینم  
چو در هنگامه محشر مشفع سازد تو داور  
شها این شوق پنهانم نخواهد کاست میدانم  
که تابا شد مهر روشن ز اوج چرخ نور افکن  
بگردون سر زنده باد بسار و از هو ازال  
گیا تا در چین رویه بگلشن تا سمن بوی  
سلام شوق تا کاست خمار آلوده جامت

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

بطشت نوروز رینه بشستند آن در رخشا  
پس آب چشمه زمزم روان کردند و راحت  
ازین افلاک نه پرده گزر فرمود و شد بان  
تمام و پرده حائل قاذخی الشرب ما اوحی  
دلم را جذب وحشت کشد دهن سوسه صحرا  
شوم بزدن زهندستان چست نشسته صبا  
رسم چون بر مزار تو شوم محو تو یا مولی  
ز دریا بجزر بیستاید بجایم یک نظر فرما  
عتاب کم نگاری را از چشمت دور کن و شاد  
جمال پاک بنمائی که یا بم نعمت عظمی  
گل از باغ تو چینم بر آید جان ز تن بویا  
کشی دست من مضطربری در جنة الماوی  
کنون بهرت دعا خوانم ملک گویند آمینها  
کنشت ابر حرم ما من زمین ساکن فلک پویا  
بگوستان و دلاله بر آید لعل از خارا  
عنادل تا سخن گوید بماند تا اصرم گلها  
دما دم باد بر نامت زحق هم رحمت بادا

[illegible]

که رویت خواهم  
طایبری بلکیر  
مکن نیست ۱۲  
تله این طبعه و اوقیان  
است از ایز کریر  
فادوخی الی عکیم  
منا اوخی ۱۲  
طه چون دست و پست  
از گاد مسافریه نزل  
بیر گرد و خلد چرو  
پاک میکن و صفت تنی  
که چون در جوار از اسب  
گرد و خلد چرو  
شود صاف کنم که طه  
بجایان و لایق است بکار  
۱۲ الحمد لله که این  
از حسن اعدت آفت بود  
قبول فادوخی که از  
طایر گرد و چرخین ادر  
دیگر نیز قبول شود  
نم آینه ۱۲  
در احادیث آمده که در  
از بسبب چون بود که  
و صفت

۱۳۶۶  
 \* \* \*  
 محکمہ الاکابر  
 وادخلنا جنات  
 مناور قاعۃ اب الدرد  
 علیہ ربنا تعالیٰ  
 بجمع رضا نیست  
 فعل علی غرضی القول  
 در فارسی و عربی

## قصیدہ دیگر لغتہ

اللہ سے یہ جلوہ حسن و جمال عید  
آنکھیں جو شام سلخ کو تھیں سو و آسمان  
وہ جا بجا گھٹا وہ ہلاک اور وہ نجوم  
آئی جو باغ دہرین ناز و ادا کے ساتھ  
گھونگھٹ اُٹ کے جذبہ دل نے دکھایا  
ہم پہلو سے مہ رمضان شریف ہے  
اس سال لو قرآن سعیدین بھی ہوا  
تو بین کہیں چلین تو کہیں نو بتین بچین  
بولے فقیر جب قدح شیر بھر گیا  
دل سے سنو کلام خطیب آج مومنو  
آتا ہر اس میں ذکر جناب رسول کا  
زلف سیاہ جن کی تھی شام شبِ برات  
کرتے قیام خطبے میں جب وہ امام دین  
نازاں نکیون ہو یہ فرس چرخ تیز گام  
یون ہر تصویر رخ روشن بندھا ہوا  
لہٰذا اب تو خواب میں صورت دکھائیے

چمکا برنگ ابرو سے خوبان ہلال عید  
کرتے تھے روزہ دار خدا سے سوال عید  
دیتے تھے لطف گیسو و ابرو و خال عید  
ایام رنج و غم کے ہوئے پایمال عید  
مانند نوح و عروس رخ بے مثال عید  
اب اس سے بڑھکے چاہتے کیا ہو کمال عید  
یعنی کہ روز جمعہ نے پایاد وصال عید  
اللہ سے یہ شوکت و جاہ و جلال عید  
ہر چو دھوین کا چاند یہ جام سفال عید  
اس سے نہ بڑھکے ہوگی کوئی قیل قال عید  
حسن بیان سے جنکے کھلا صاف حال عید  
جنکی بہار صفحہ رخ تھی مثال عید  
آتی نظر ہمارے نہال عید  
عکس رکاب پاکیزہ نون ہلال عید  
جس طرح آخر رمضان میں خیال عید  
دم توڑتا ہوں ہجرین کو نہال عید





اگر یونین برابر زخم دل اسکے رہے پیاسے  
 خیال غیر کا کیا ہو گزیر اس خانہ دل میں  
 جبین سالی جو کی ہواستان مقصد دل پر  
 ذباب حرص اگر بیٹھے مرے جوان تو کل پر  
 کھینچا ہوا دی امین کا نقشہ میری آنکھ نہیں  
 کسی کا آفتاب دل غ الفت کیا عیان ہوگا  
 نہیں ہر قدر میرے سامنے کچھ ساغر جم کی  
 حسینان فسونگر کی ادائیں کیا لبھا نیگی  
 خطوط بوریا کو جسم پر اُٹو سمجھتا ہوں  
 بنایا ہوا خدا نے دل مرا گنجینہ حکمت  
 مرادست کرم رکنا نہیں ایشار سے دم بھر  
 حدیث مصطفیٰ سے ہر دہن پیما نہ کوثر  
 مے نور یقین سے ہر شبستان چان وشن  
 میں یکتا و زمانہ ہوں فصاحت میں بلافتہ  
 کیا کرتا ہوں صید اکثر غزالان معالی کو  
 مرے دیوان کا ہے نقطہ نقطہ لوہے لال  
 مرے اشعار گو ہر بار پر ہے فخر عالم کو

بیکلی آگ کے مول اکٹ اکٹ آب پیکانی  
 کیا کرتی ہر معشوق ازل کی یاد در بانی  
 چمکتا ہر قمر کی طرح میرا داغ پیشانی  
 کرے ہال ہما ہے رحمت یزدان کس اتنی  
 نظر آتے ہیں کیا کیا جلوہ الوار یزدانی  
 کہ شکل خیط ابعطل ہر خط چاک گریبانی  
 مرے پلو میں ہر خود شیشہ دل جام عرفانی  
 کہ ہر پیش نظر حسن عروس نظم قرآنی  
 کلیم فقر کو میں جانتا ہوں خیر سلطانی  
 مری نظرون میں ہر شکل بدیہی علم یونانی  
 لٹاتا ہوں ہمیشہ گوہر اسرار فرقانی  
 زبان تر مری ہر موج بحر فقہ نعمانی  
 برنگ شمع کا فوری سراپا دل ہر نورانی  
 مے آگے نہیں چل سکتی کچھ سبحان کی سہانی  
 مرا کلک روان ہر یا کوئی شیر فیستانی  
 مرے غلام میں شکل از میسان ہر در افتالی  
 مری طبع رسا پر ناز کرتی ہر سخندانی

پھر کھٹا ہو جو سنا ہو میری نظم و کس کو  
 میں عاشق بھی ہوں ناصح بھی ن شاعر بھی ن وحشی بھی  
 نہ سمجھے میرے ہمد م بھی یہ سودا مجھ کو کسا ہو  
 اہل پڑتا ہوں مثل چشم گریان جو شلفت میں  
 خدائے حسن صورت حسن سیرت جن کو بخشا ہو  
 شہ ملک حقیقت بادشاہ کشور معنی  
 مہ برج شریعت آفتاب چرخ یکماںی  
 سخن سنجی جو قیاض ازل نے مجھ کو بخشی ہو  
 یہ میدان سخن ہو گو جواب عرصہ محشر  
 ادب کے آئین رحمت کے فرشتے میری محفل میں  
 انگون پر طبیعت ہو سنا تا ہوں ہن مطلع

وہ سامع لکھنوی یاد دلوی ہو یا ہو ملتانی  
 مری باتیں ہیں بزم جذوب کی صورت ہو دیوانی  
 کسی نے آجتک میری حقیقت کچھ نہ پہچانی  
 جناب فضل حسن کا ہو مجھ کو عشق پھسائی  
 نگاہ معرفت بین میں نہیں جہکا کوئی ثانی  
 امام علم و دین پریر طریقت شیخ ربانی  
 چراغ نقشبند و شمع بزم شیخ جیلانی  
 مناسب ہو جماؤن آج میں نگ گل افشانی  
 سمند فکر کی اپنے دکھا دوں پھر بھی جمع لانی  
 کہ میں کرتا ہوں اپنے پیر و مرشد کی شناخوانی  
 کہ سنتے ہی پھر کھٹے لحد میں روح خاقانی

مطلع ثانی

جناب فضل حسن پر ہوا جب فضل رحمانی  
 خدانے آپ کو اُسی نہ قدرت بنایا ہو  
 توجہ آپ کی جس پر ہوئی وہ ہو گیا کامل  
 مسخر کر لیا دم میں پریر اداں معنی کو  
 اگر دیکھے عرق مائے جہنم پاک کے قطرے

دل اقدس بنا اُسی نہ اسرار ربانی  
 نظر آتی ہو جس میں شان حسن منع ازدانی  
 اگر تھا ذرہ آسائے نگیا خورشید عرفانی  
 سوید اے دل پر نور ہے ہر سلیمانی  
 ندامت سے ہو پانی پانی آب و رحمانی

حضرت پیر پور شاہ غلامان شاہ  
 نقشبندی صاحب کرامات حضرت  
 شاہ محمد افاق قدس سرہ  
 ربانی توفیق حاصل  
 ۳۲ ستارہ کی توفیق حاصل  
 میں توفیق و توفیق حاصل  
 میں سے آپ کے  
 سلسلہ قادریہ  
 زیادہ مناسب ہے  
 سبکیا آپ کے شاگرد  
 پیران طریقت کو

مختار اور اعلیٰ حضرت کے شاگرد  
 چاہے آپ کو اجازت نہ ہو  
 اوس میں میں ہوں کہ  
 شاہ را اجازت ہے  
 کہ اگر وہ طریقت پر  
 نقشبندی و قادریہ  
 داخل شود اور داخل  
 نمایند نہ فرما کر سلسلہ  
 نقشبندی مجید و قادریہ  
 کے زیادہ مناسب ہے  
 اس میں میں ہوں کہ  
 اشارہ ہے  
 ۱۲

جو بیٹھے آپ کے حلقے میں طہیمان دل پسند  
 اگرچہ ہیں سلاطین پادشاہان و مشرک و مجاہد  
 سہریر آریابے اقلیم ولایت وہ جوئے جہان  
 فضا بہ کو چہ رشک ارم کے گئے محشر میں  
 گہر بھی پانی پانی ہیں بان کے سنگین و نرس  
 پئے مہمان نوازی خوان نعمت وہ بچھایا ہو  
 جو لذت آپ کی نان جوین سے دلو ملتی ہو  
 تصور کرتے ہی دم بھر میں روشن خاند دل ہو  
 دہن قفل در معنی ہو دل گنجینہ عرفان  
 کرم میں بحر موج آپ کی طبع مصفا ہو  
 ہوئے سیراب لاکھوں اک نگاہ لطف پرور  
 مگر میں خوبی قسمت سے اتنا رک گیا پیاسا  
 یہاں تک سوزش دل سے لگی ہو آگ سینے میں  
 تری دریا دلی کا ہو بہت کچھ شور عالم میں  
 توجہ سے تری بن جاؤں گا میں لہجہ دریا  
 سمند فکر کو سرپٹ کہانتک شوق بانگو گے  
 اٹھاؤ ہاتھ اب بہر دعا حسن عقیدت سے

محبہ فضل رحمان کیا چاہے افسان شیطانی  
 کہ خاقان قیصرین کریں حضرت کی درباری  
 ہو پوریا کو باہر او نکسہ سلاطانی  
 خدا جانے مجھے بھلے نہ بھلے باغ رضوانی  
 خریف پاروں سے ہیں خونین جگر لعل خشتانی  
 کہ جسپر گیسو ویک جوین کرتی ہیں گمس الی  
 نہیں ممکن کہ بخشے بادشہ کا خوان الوانی  
 تعالیٰ اللہ کیا ہی چہرہ اقدس ہو نورانی  
 زبان پاک مفتاح نکات نظم قرآنی  
 سراپا موج دریا و عطا ہو چین پیشانی  
 پلائے سیکڑوں پیاسوں کو اپنے جام عرفانی  
 نہ بخشا مج کو خضر معرفت نے آب حیوانی  
 کہ مثل آب گوہر ہو گیا خشک آنکھ کا پانی  
 ادھر بھی کچھ کرم ہو اے سحاب فضل رحمانی  
 دکھائیگا مراد امن بہار موج طوفانی  
 قیامت تک نہو گا طریہ میدان سخن رانی  
 کہ ہو گلگونہ رخسارہ مدح و ثنا خوانی







امید سے نادم دل ناکام تمنا  
 پابندی زنجیر تعلق ہو مجھے ننگ  
 دوری وطن باعث رقت ہو جانین  
 ہر چند کہ ہوتا بگلو چشمہ حیوان  
 صد شکر کہ با اینہم ہر دم تہ گردون  
 ایسے کا شاخوان ہوں کہ اوصاف ہیں جسکے  
 ہمیشہ چشم ظل خدا کلب علیخان  
 دے آبرو ادنیٰ کو جو وہ بحر سخاوت  
 پھیرے سر منقاد اگر حکم سے اسکے  
 ہو معرکہ آرا تو صفِ فوج عدو کو  
 پیغام اجل ہو پے دشمن غضب اسکا  
 بڑھ کر دم شمشیر زلیٰ ترک فلک سے  
 مشہور بہان جو دین بخشش میں کرم میں  
 دیکھے نگہ کم سے اگر جانب الماس  
 شیرین سخن ایسا کہ کہ دم سحر بیانی  
 ہر شمسہ ایوان فلک اج ہو روشن  
 گھر کرتی ہو آنکھوں میں مکا تو کی سپیدی

امید پشیمان دل مضطرب زیادہ  
 آزاد ہوں میں مرد قلندر سے زیادہ  
 یہ ان قیامت ہو مجھے گھر سے زیادہ  
 لیکن ہوں جگر تشنہ سکند سے زیادہ  
 حال تغافل مجھے قیصر سے زیادہ  
 دستگیر تحویل سخور سے زیادہ  
 داراۓ جہان بخش سکند سے زیادہ  
 شبنم کا ہر اک قطرہ ہوا غلٹ زیادہ  
 دشمن کو گریبان ہو خنجر سے زیادہ  
 تنہا ہو خنجر کرے لشکر سے زیادہ  
 ہو چین جبین تیغ دو پیکر سے زیادہ  
 آفاق ستان خسرو خاور سے زیادہ  
 قوت میں شجاعت میں غنمغز سے زیادہ  
 بیقدر زمانے میں ہو پتھر سے زیادہ  
 باتون میں مزہ قند مکر سے زیادہ  
 دن رات مدد مہر منور سے زیادہ  
 دیوار ہو محبوب سمندر سے زیادہ

کیا اسپ سبک گام کی لکھنوی ستائش	بیچین دل عاشق مضطر سے زیادہ
جانے میں خیال حکما آنے میں ہر اک	ہر حال میں ہوا شہبِ صحر سے زیادہ
پڑ جائے اگر عکس ہلالِ سیمِ تن	تا بندہ ہر اک ذرہ ہوا تر سے زیادہ
اعزاز و چشمِ اسکی سخاوت کی بڑت	حاصل ہر فقیر و ن کو تو نگر سے زیادہ
و ریاد لی اسکی جو یہی ہر تو عجب کیا	ہو جائے بلند آب گہر سر سے زیادہ
اس دور میں رکھتا ہر اک شخص نال میں	اسباب طرب شیشہ و ساغر سے زیادہ
میناے۔ مے عیش ہر شادی سے دل خاق	ہر لب تبسم ہر گل تر سے زیادہ
کس درجہ ہر شوق رقم مدح شہنشاہ	لکھ جاتا ہر خامہ حد سطر سے زیادہ
لکھون میں اگر ایک صفت لاکھ کے بدلے	ہو جزو قصیدہ مراد فقر سے زیادہ
اے شوق شہبِ روز پئے حضرت موج	کہ عرض ہی خالق اکبر سے زیادہ
یار ب مے سلطان کو صحت ہے حاصل	ہو عمر عطا خضر پیمبر سے زیادہ
ہو دیدہ بد بین کے لیے جنبش مژگان	ہنگام نظر کاوش نشتر سے زیادہ

اقبال و چشم دیکھ کے حاسد تہ افلاک  
جلتے رہیں دن رات سمندر سے زیادہ

## قصیدہ مسخ نواب منکر و ملہ اقبال

مجھ کو خلاقِ بھائی نے دیا ہر وہ کمال  
نکلے جو بات مے منہ سے وہ ہو بحرِ حلال



عرش پروانہ ہے شہسار تفکر سیرا  
 موشگافی جو دکھاتا ہے مرا شانہ فکر  
 زلف جانان کے جو مضمون سے اُلجھ جاتا ہوں  
 گفتگو کچھ دہن تنگ میں آجائے اگر  
 سنتے ہی میری غزل رند پھر کٹاٹھتے ہیں  
 کچھ عجب رنگ کا ہوتا ہے مرا حسن کلام  
 میری تحقیق کا ہر فن میں ہے وہ پایہ بلند  
 جب مرا سینہ ہے گنجینہ علم حکمت  
 نطق سے میرے عیان ہوتے ہیں از منطق  
 نظم میں شرمین یکتا سے زمانہ ہوں میں  
 دخل بیجا سے نکالے کوئی گو دل کا غبار  
 اپنے جو ہر کو عیان کیوں نہ کروں میں اس دم  
 والی خطہ مست گزول علی القاب  
 بدر اوج شرف و نجم سما ہے رفعت  
 قطب گردون رضا منطقہ چرخ صفا  
 آب و تاب گردین در بحر اسلام  
 جسکے انصاف سے ہر شان کریمی ظاہر

لامکان دم میں پونچتا ہوں مرا مرغ خیال  
 کھینچتا ہے کمریا کے بھی بال کی کھال  
 ختم ہوتا ہی نہیں سلسلہ حسن مقال  
 نکتہ بینوں کی زبان صورت تصویر ہلال  
 صوفیوں کو مرے اشعار سے آجاتا ہر حال  
 غیر پیدا کرتے یہ طرز سخن ہر یہ مجال  
 طائر وہم ہرگز نہ سے جہان بے پردہ بال  
 گفتگو مجھ سے کہے آکے یہ ہر کسلی مجال  
 میرے آگے نظری بھی ہر یہ یہی کی مثال  
 علم میں فضل میں ہوں آپ ہی میں اپنی مثال  
 میرے آئینہ دل پر نہ پڑے گرد و ملال  
 قدردان ہے مرا نواب نجستہ اقبال  
 حضرت شیخ حسین انجمن آراے کمال  
 مرکز دائرہ عزت و بستان اجلال  
 آفتاب فلک قدر و مہر برج کمال  
 موج دریائے وقار و چشم و جاد و جلال  
 جسکے خدام کمر بستہ ہیں ہم نیچہ زال

کوئی ہر شک زیمان تو کوئی غیرت شام  
 صف دشمن نہو کیون درہم و برہم دم رزم  
 کھینچے تلوار اگر میان سے وہ روز مصاف  
 تیغ ابرو کو جو چمکائے تو چھائے یہ رعب  
 کھینچون کیا اسپ سبک گام کی اُسکے تصو  
 اتر بخت ہے یا غرہ پیشانی ہے  
 خوشخرامی کا وہ عالم ہے کہ جس کے آگے  
 یاتین کرتا ہے ہوا سے جو ہوا ہوتا ہے  
 دیکھ کر قصر فلک رتبہ کی شانِ رفعت  
 آتش رشک سے جلتا ہے جو اُسکا دشمن  
 بارگاہ اُسکی نہو کیون کُلا سے مہمور  
 اُسکے کوچے میں فقیرون کی رہا کرتی ہر بھیڑ  
 محفل شعرو سخن میں ہو اگر رونق بخش  
 سایہ قامت موزون سے جو دی ہر تشبیہ  
 طائرِ سدرہ نہ پھنس جائے کہیں پھندے میں  
 پر تو رخ سے چمکتا ہے یہ روز روشن  
 اُسکے ابرو کے جوہرین داغِ محبت دل میں

ہر کوئی مثل تہمتن تو کوئی گیو مثال  
 شیر کے آگے ٹھہر سکتے ہیں رو باہ و شغال  
 ایک ہی وار میں ہو صاف صفِ جنگِ جدال  
 گر پڑے دستِ فلک سے مہ سین کی ٹھال  
 گرد کو اُسکے ہو پختا نہیں رہوار خیال  
 کاکل حور ہر یا سنبہ یا اس کی ایال  
 چو کڑی بھولتی ہے شوخی رفتار غزال  
 فرسِ چرخ بھی ہر تنگ غضب کی ہر چال  
 اپنے ہی آگ میں جلتے ہیں عدو مثل جبال  
 سینہ ہے صورتِ بحرِ جگر و دل ہیں کال  
 قدردانی میں ہر اُسکی کشش اہل کمال  
 مثل حاتم ہر وہ فیاض لٹاتا ہر مال  
 دستِ ہمت کے زلالی کو بھی دے جامِ لال  
 سر و پھولے ہی سہلتے نہیں کیا کیا ہیں نہال  
 خالِ رخ دانے ہیں گیسوے مسلسل ہیں جال  
 عکس گیسوے معبر ہے شبِ لطف وصال  
 بدر کا ہمد گئی عشق سے بنتا ہے ہلال

ہر سو یہ اسے دل تو رقتِ ہر خال  
 تیر مژگان سے بنے سینہ دشمنِ غربال  
 منبع فیض ہر دل طبعِ رسا بحرِ نواں  
 ابھی لب تک بھی نہیں لائے گدا حرفِ سوال  
 کاٹھیاوار سے مشہور ہر وہ تا بنگال  
 پیش درگاہِ خداوندِ عظیمِ الاحوال  
 جب تک اسلام کا یار ہے سرِ سبز نہال  
 بڑھتی جائے شجرِ عمر کی اُس کے ہر ڈال  
 ہے سبزے کی روش دشمنِ سرکش پامال  
 ہے خورشیدِ مین جب تک یہ ترقی و زوال  
 رات دن اُس کا چمکتا رہے ہر اقبال

مردمِ چشمِ حسینان ہیں ہمارے اُسکے  
 دیکھلے وہ نظرِ چشم و غضب سے جو کہیں  
 ہیں خطوطِ کفِ فیاضِ کرم کی نہرین  
 واہ سے جوشِ سخا بھر دیے دہن سے  
 ہند میں جوشِ سخاوت کی ہوا کے اک دھوم  
 شوقِ اب بہر دعا ہاتھ اوٹھاؤ دل سے  
 یا الہی ہے جب تک چمن دینِ شاداب  
 پھولتے پھلتے رہیں نخلِ تمنا اُسکے  
 غنچہِ خاطرِ عالی ہے خندانِ ہر دم  
 جب تک انجم میں ہے نورِ فلک میں گردش  
 ماہِ دولت کو ہے اُسکے عروجِ کامل

### قصیدہ در مدح نواب ڈھاکہ دمِ قبالہ

نسیمِ صبح گھلے ملنے آئی خوش ہو کر  
 ہر ابھرا نظر آیا مجھے چمنِ یکسر  
 گلِ دامن تھے طلائع و تقرنی زیور  
 بنے تھے کان کے بندے بھی لالہِ احمر

گیا جو آج میں سیرِ چمن کو وقتِ سحر  
 اٹھا کے آنکھ جو میں نے ادھر ادھر دیکھا  
 عروسِ باغ نے پہنے تھے پھولوں کے گہنے  
 گلے میں موتیوں کے ہار موتیا کے پھول

روش کے سبزہ فوجیں پر جو شبہ نہ تھی  
 برنگ زلف مسلسل تھے سنبل پہچان  
 نہال سب تھے نہال اور گل تھے سب خندان  
 یہ رنگ دیکھ کے بلبلی کی طرح حیرت تھی  
 کہ گل کھلا ہے یہ کیسا ریاض عالمین  
 چشاک کے غنچوں نے دی مجھ کو یہ مبارکباد  
 وہ خواجہ جو چمنستان شمع کی ہو بہار  
 وہ خواجہ جو دل و جان سے حامی اسلام  
 وہ خواجہ خوبی و الطاف کا جو ہے دریا  
 وہ خواجہ جسکی سخاوت کی دھوم ہے ہر سو  
 وہ خواجہ جسکا لقب حسامِ زمانہ ہے  
 وہ خواجہ جو کمال کا ہے آج پشت و پناہ  
 وہ خواجہ جسکی نگاہ عطا ہے گوہر ریز  
 وہ خواجہ جو سرِ خواجگان ہندستان  
 وہ خواجہ جس سے آباد شہر ڈھاکہ آج  
 جناب خواجہ عالی گھر **سلیم اللہ**  
 رئیس ابن رئیس ابن عمدة الروسا

گھر نشانِ نظر آئی ز مردین چادر  
 مسی کارنگ جاتا تھا زبانِ سوسن پر  
 ستادہ سرو صنوبر تھے باندھے اپنی کمر  
 مثالِ آئینہ حیران تھا دل مضطر  
 بہار دہر ہے کیوں ایسی آج جان پرور  
 کہ میرے دل کی گرہ جس سے کھل گئی یکسر  
 وہ خواجہ جو طریقت کے باغ کا گل تر  
 وہ خواجہ ہے جو قد اپنے مذہبِ حق پر  
 وہ خواجہ جو صدفِ حسنِ خلق کا ہے گھر  
 وہ خواجہ جس کا ہر احسان ایک عالم پر  
 وہ خواجہ دستِ کرم جسکا ہر جان پرور  
 وہ خواجہ آج جو ہے قدردانِ علم و ہنر  
 وہ خواجہ چین چین جسکی موج بحر ظفر  
 وہ خواجہ جس کا ہر تنگال میں نہیں ہمسر  
 وہ خواجہ جسکی حمایت میں خوش ہر ایک بشر  
 خدا کا سایہ ہے جسکے سیر بہار کب پر  
 عظیم قد و عظیم شمع ہمایون فر

۹۰  
 اس شاعر کا  
 نصف صبیح  
 سے کا برہ  
 ۱۱۲



جہان نواز جو نواب حسن اللہ تھے  
گو رنمنٹ کے تھے دوست قوم کے ہمدرد  
انھیں کے آپ ہیں فرزند ارجمند رشید  
انھیں کے مسند عالی کے جانشین ہیں آپ  
جناب خواجہ عبدالغنی جنان منزل  
خطاب جن کا بہادر کے سی اس آئی تھا  
اونھیں کے آپ گرامی گہر نسب ہیں  
انھیں کے خون کا ہر جوش ہر گڑ پے میں  
وہ آج ہیں طرب افروز بزم روح افزا  
اسی خوشی میں سجا ہر بہار نے گلشن  
اسی خوشی میں ہیں سب قمریان ترنم ریز  
اسی خوشی میں ہیں طاؤس آج قص کنان  
یہ سنے مژدہا جان بخش دل پھرک اٹھا

لقب تھا جکا کے سی آئی ای تھے دین پرور  
کھلا ہوا تھا درخیر جن کا شام و سحر  
انھیں کے آپ ہیں نور نگاہ و نخت جگر  
انھیں کا آپ ہیں ہر رنگ خلق و بوسے سیر  
جہان میں جنکے سخاوت کی دھوم ہر گھر گھر  
تھا جنکے زیب سر نام تلخ کلمہ مسر  
انھیں کے نور نظر کے ہیں آپ نور نظر  
انھیں کی ہمت عالی کا آپ میں ہوا اثر  
انھیں کا جلوہ رخسار ہر ضیا گستر  
اسی خوشی میں چمن باغ باغ ہے یکسر  
اسی خوشی میں نہال آج ہر ایک شجر  
اسی خوشی میں چمکتی ہیں بلبلین یکسر  
کہے یہ مح کے اشعار رشک سلاک گہر

### مطلع ثانی

سحاب جود در فیض نہر چرخ ظفر  
مہ سماے سخا آفتاب اوج عطا  
بہار باغ ریاست نہال گلشن دین

پہر جاہ و چشم کا جہان فروز قمر  
فلک نشان و معنی لقب کرم گستر  
حدیقہ کرم بیکران کا تازہ ثمر

بعض نواز جو نواب حسن اللہ تھے  
کلام شمس  
فارسی میں لکھا ہے  
عاجی نواز جو نواب حسن اللہ تھے  
نقش کشاں و شمع  
دل مستند و جود  
یعنی نواب حسن اللہ تھے  
کہ سی اس آئی

جناب خواجہ گردون چشم سلیم اللہ  
 بندھی ہے جسکی شجاعت کی ڈھاک کچھ ایسی  
 دلیر ایسا کہ زہر ہے شیر کا پانی  
 وہ جس کا اسپ سبک گام شمع خوش رفتار  
 سواری اسکی نکلتی ہے جب تزک کے ساتھ  
 کھینچے جو میان سے شمشیر آبدار اسکی  
 کرے جو فیروہ بندوق شعلہ بار اپنی  
 جو دیکھ لین کہیں رخسار غیرت گلزار  
 پسینہ اپنا جو پونچھے رخ سنور سے  
 وہ جسکا قصر کرے آسمان سے باتین  
 وہ جسکا باغ ہے عالم میں دلکش مشہور  
 جو اب گلشن ارژنگ چین میں نقش و نگار  
 سفیدی درو دیوار غار زہر خوبان  
 جو میل ہو سوئے ترتیب بزم شاہانہ  
 فلک سے زہرہ اتر آئے وجد میں رقصان  
 بہار محفل رنگین کچھ اور لائے رنگ  
 ہزار شکر کہ یہ جاہ اور یہ شہمت

رئیس ڈھاکہ و نواب معدلت پرور  
 کہ زال و سام کے بھی کانپتے ہیں قلب و جگر  
 جبری وہ ایسا کہ پیر فلک کو دے چکر  
 نسیم صبح کی تیزی سے دو قدم بڑھ کر  
 تو ساتھ رہتی ہے ہر دم جلو میں فتح و ظفر  
 تو برق رعب سے تھرتلے ہو تلے اوپر  
 تو مائے خوف کے گاؤ زمین کا شق ہو جگر  
 تو بلبلین کبھی پھولین نہ اپنے پھولوں پر  
 چمن پر اوس پڑے زرد ہون گلِ احمر  
 وہ جسکی منزل حسن نشان ہے برج قمر  
 بہار جسکی برنگ ارم ہے جان پرور  
 مکان ہے جھاڑ کنول لمپ سے پری بیکر  
 صفا کچھ ایسی کہ آئینہ دیکھ کر ششدر  
 تو جشنِ جم سے بھی سامان ہو کہیں بڑھ کر  
 صدائے نغمہ سے مملو ہو پر وہ اخضر  
 منائیں عید گلے ملے شیشہ و ساغر  
 پھر اُس پر آپ میں یہ زہد و اتقا کا اثر

۲  
 جناب خواجہ گردون چشم سلیم اللہ  
 بندھی ہے جسکی شجاعت کی ڈھاک کچھ ایسی  
 دلیر ایسا کہ زہر ہے شیر کا پانی  
 وہ جس کا اسپ سبک گام شمع خوش رفتار  
 سواری اسکی نکلتی ہے جب تزک کے ساتھ  
 کھینچے جو میان سے شمشیر آبدار اسکی  
 کرے جو فیروہ بندوق شعلہ بار اپنی  
 جو دیکھ لین کہیں رخسار غیرت گلزار  
 پسینہ اپنا جو پونچھے رخ سنور سے  
 وہ جسکا قصر کرے آسمان سے باتین  
 وہ جسکا باغ ہے عالم میں دلکش مشہور  
 جو اب گلشن ارژنگ چین میں نقش و نگار  
 سفیدی درو دیوار غار زہر خوبان  
 جو میل ہو سوئے ترتیب بزم شاہانہ  
 فلک سے زہرہ اتر آئے وجد میں رقصان  
 بہار محفل رنگین کچھ اور لائے رنگ  
 ہزار شکر کہ یہ جاہ اور یہ شہمت

<p>مدام دل سے انھیں ہر رضا حق مطلوب جو دن کو نظم ریاست تو شب کو طاعت حق یہ انکسار کا عالم ہے درگم حق میں سپہر ہمت عالی کے سامنے ہر پست کرم میں حاتم دوران زمانے میں مشہور حضور کی جو نگاہ کرم ہے تجھ پر شوق زیادہ طول نہ دے آج نظم رنگین کو اٹھالے ہاتھ دعا کے لیے بصدق و صفا ریاض و ہرین جب تک کھلا کرین کلیان چمن میں نغمہ بلبیل ہے گل نشان جب تک</p>	<p>ہمیشہ جلوہ قدرت پہ آپ کی ہر نظر خدا کی یاد سے غافل نہیں ہر دل دم بھر فلک کی طرح ہمیشہ جھکا ہوا ہے سر نگاہ جو دکے آگے خرف زرد گو ہر فقیر جاتے ہیں اس دے اہل ذربنکر بر آئینے ترے دل کے بھی مدعا یکسر گران نہ گزیرے کہیں انکی طبع نازک پر یہاں جو لوگ ہیں آئین سب کہیں ملکر عروس باغ کے جب تک ہیں بھول سب دور بہار گلشن عالم ہے نسیم سحر</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گلون کی طرح ہے دل حضور کا خندان  
برنگ نکمت برباد ہوں عدوا بر

### رباعیات

<p>شوق است تخلص ظہیر حسن نام شد از پے کینم ابوالخیر الہام ہوتا ہے جو اب ذکر خدا سے برتر ثابت ہے کلام نبوی سے اے شوق</p>	<p>در قریہ دلنوا زینبی ست مقام تاریخ تو لدم ظہیر الاسلام کالج یہ نہیں آج خدا کا ہے گھر رحمت کے فرشتوں نے بچھائے ہیں پر</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پٹنہ میں جو شوق اہل اندوہ آئے  
 دیکھو چھایا ہوا ہے ابر رحمت  
 ندوہ کی طرف سے آئے ہیں جو علما  
 اسلام یہ پھیلائی گئے اک عالم میں  
 آیا ہے جو وفد ندوہ ذی شوکت  
 گمر بیٹھے مراد ہم نے پائی اور شوق  
 اسلام کا یہ رتبہ یہ وقت یہ شان  
 یہ مجمع مسلم پائلی پترین ہو  
 پٹنہ سے میں شہر چائنگام آیا ہوں  
 اخلاق سے کیوں پیش آئیں سلوک  
 یہ شہر بھی ہے عجب خجستہ بنیاد  
 سرسبز ہیں باغ خلق اسلامی کے  
 اس گردشِ حرج نے کیا کام تمام  
 لے خواب گران کے سونے والو اٹھو  
 افسوس وہ اسلام کی حالت دہی  
 غفلت کے مرض سے ہو گئے دل کمزور  
 ہے قول ہر عاقل و فہم زائد کا  
 کیا کیا برکات ساتھ اپنے لائے  
 لاکھوں گھر مراد ہم نے پائے  
 نائب ہیں رسول حق کے ہیں راہ نما  
 بھگینے جسکے نور سے ارض و سما  
 پیمانی ہوئی ہو کیسی خدا کی رحمت  
 اللہ اللہ یہ ہم ساری قسمت  
 تکبیر و تاجانِ جہان تو ان کا استھان  
 ہوتا جو اسو کا بھی تو لاتا ایمان  
 میں اپنے وطن سے سکے نام آیا ہوں  
 ایک دور جگہ سے لا کلام آیا ہوں  
 کیا کہئے کہ ہو رہا عدول کتنا شاد  
 اس شہر کا نام بھی ہو اسلام آباد  
 غفلت میں پڑی رہتی ہو قوم اپنی ہم  
 اب نام کو رکھیا ہو باقی اسلام  
 وہ شکل وہ رنگ اور صورت دہی  
 اسلام کے کچھ کام کی ہمت دہی  
 اقرار ہے اس امر پر ہر دانا کا

اسلام آباد کے نام پر ہر دانا کا اقرار ہے



اسلام کا جلوہ جو نمایان ہے بیان	ہے فیض جو پور کے مولانا کا
یہ جلسہ وعظ ہر خسرو کو مرغوب	مجمع یہ ہے ملائکہ کو مرغوب
ہوتی ہے بیان خدا کی رحمت نازل	لوٹو اے مومنو بہار دین خوب
یہ بحر موج یہ بھنور یہ منجہ دار	کشتی ٹوٹی ہوئی ہے سینہ ہر نگار
اے دین کے ناخدا دو ہائی تیری	اسلام کا پیر اکین لگجائے پار
افتادہ ہوں کب ہر سر اٹھانیکا خیال	ناحق کچھ اور ہے زمانے کا خیال
ہوں نقش قدم میں آپ مٹ جاؤنگا	کیون چرخ کو ہر میرے مٹانے کا خیال
ایمان کا پاس کچھ خدا کا بھی ہے دھیان	کعبہ کو بسنا دیا بتوں کا استھان
کیا شوق چلے ہو وعظ کہنے کے لیے	دل میں یاد بتان بغل میں قرآن
اس کعبہ دل میں جو خدا کا ہے مکان	افسوس کہ رہتا ہے بتوں کا ارمان
اے شوق جو کچھ کہئے تو بول اٹھتا ہے	تو مان زمان میں ہوں تیرا مہمان
اشعار مرے نہیں یہ ہیں نالہ و آہ	پتھر کے دل میں بھی یہ کہتے ہیں آہ
اے شوق یہ اعجاز ہے گویائی کا	بول اٹھتے ہیں بت بھی سبحان اللہ
اے شوق یہ چہرے کا اوترنا کیسا	رہ رو کے کسی کو یاد کرنا کیسا
مانا کہ کوئی اور سبب اسکا ہے	لیکن یہ سر و آہ بھرنا کیسا
گھائل جو ہوں تیغ ابرو دلیر کا	ہر لفظ میں رنگ ہے دم خجر کا
ٹوٹے ہوئے دل سے جو صدا نکلیگی	اے شوق کریگی کام وہ نشتر کا

پہلے نگہ ہوش ربا نے لوٹا	اُس بت کے پھر انداز و فانی لوٹا
اے شوق رہا سہا مرا صبر و قرار	کچھ ناز و ادا نے کچھ حیا نے لوٹا
اللہ اللہ عشق میں یہ کہنا	دیگر ارمان کی طرح آنکھ کے دل میں رہنا
غیر دن کو سنا کے وہ کہا کرتے ہیں	کس دل میں نہیں ہے شوق کا کیا کہنا
وحشت نے پنک پنک کے سر بھوڑ دیا	دیگر ناصح نے سخت کہے دل توڑ دیا
آخر نہ اٹھا بتوں کا بار غم عشق	بھاری پتھر تھا چو مگر چھوڑ دیا
کس سمج میں ہیں آپ یہ کیا حال آج	دیگر کیا کشور دل کیا کسی نے تاراج
آثار ملال ہیں جبین سے ظاہر	ای حضرت شوق کہئے کیسا ہر مزاج
عاشق وہی جسکے ہو لبوں پر دم سرد	دیگر ہر عشق اُسی کو جس کا چہرہ ہو زرد
شاعر وہی جس نے چوٹ بھی کھائی ہو	ہر شعر اُسی کا جسکے دل میں ہو درد
دل رکھتے ہیں کس طرح یہ گل و چھوٹیں	دیگر آنکھیں ہیں بہار کیون انکی لوٹیں
ہاں اور نظر سے ہمنے دیکھا ہو اگر	ای حضرت شیخ دونوں آنکھیں بھوٹیں
یہ کیا کہ رقیب ہی کے محفل میں رہو	دیگر ای غیرت ماہ اپنی منزل میں ہو
تم نور نگاہ آرزو ہو میرے	آنکھوں میں کبھی رہو کبھی لمبیں رہو
پہلو میں تھا درد دل میں تھا داغ سیاہ	دیگر آنسو ہر اب آنکھوں میں لبو پر آہ
کیون مجرم عشق میں نہ ٹھہر دن ای شوق	پہلے دو تھے ہوئے یہ اب چار گواہ
جب جو رہیں بھی شان اولیٰ نکلی گی	دیگر ٹوٹے ہوئے دل سے آہ کیا نکلی گی

وہ کو سنے کو بھی جو اٹھائینگے ہاتھ

کرتے ہیں بہت لوگ چنان اور چین

ذی علم ہو کوئی یا زبان ان ای شوق

کن فن میں نہیں ہر دخل کامل مجھکو

پھر بھی نہ کہی تعلیم ان کہیں اور شوق

شمسہ اونٹنی کی ہزار ہندی مجھکو

تسلیم فیض سے جھکا ہر سر عجز

آسان نہیں کچھ یہ نہ باندانی ہے

ہاتھ آئے ہیں در سخن کچھ ای شوق

گو چرخ کے پال ستم ہیں ہم لوگ

ای شوق کسی سے نہیں بنے والے

اب ملک سخن کی آبرو ہر پستہ

شوق اہل کمال کا یہاں مجمع ہر

ہر اہل کمال سے یہ پستہ آباد

کامل ہیں یہاں سیکڑوں اہل سخن

مجدوب کو کیا جواب دون اڑنے کے

طرحین جو دی ہیں امتحانی مہمل

اے شوق مے مے نہ سے دعا نکلی گی

ہر شخص سمجھتا ہر کہ شاعر ہیں ہمیں

جب دل ہی نہیں پاس تو کچھ بھی نہیں

ہیں جتنے علوم سب ہیں حاصل مجھکو

صد شکر و یا خدا نے وہ دل مجھکو

گلزار سخن میں سر بلندی مجھکو

بھاتی نہیں کچھ بھی خود پسندی مجھکو

یاروں نے حقیقت ہی نہیں جانی ہر

برسون جب خاک لکھن چھانی ہر

صد شکر مگر اہل ہم ہیں ہم لوگ

کس فن میں کسی غیر سے کم ہیں ہم لوگ

مشہور زمانہ چار سو ہر پستہ

رشک دہلی و لکھن ہر پستہ

شاگرد کے شاگرد ہیں استاد

یہ ہیں وہ ہیں وہ شاد ہیں وہ آزاد

لقے کھاتا ہے آپ وہ کچھڑ کے

کہہ سکتے ہیں اس میں یہاں کے لڑکے

۹۰  
۱۰۰  
۱۱۰  
۱۲۰  
۱۳۰  
۱۴۰  
۱۵۰  
۱۶۰  
۱۷۰  
۱۸۰  
۱۹۰  
۲۰۰  
۲۱۰  
۲۲۰  
۲۳۰  
۲۴۰  
۲۵۰  
۲۶۰  
۲۷۰  
۲۸۰  
۲۹۰  
۳۰۰  
۳۱۰  
۳۲۰  
۳۳۰  
۳۴۰  
۳۵۰  
۳۶۰  
۳۷۰  
۳۸۰  
۳۹۰  
۴۰۰  
۴۱۰  
۴۲۰  
۴۳۰  
۴۴۰  
۴۵۰  
۴۶۰  
۴۷۰  
۴۸۰  
۴۹۰  
۵۰۰

۵۱۰  
۵۲۰  
۵۳۰  
۵۴۰  
۵۵۰  
۵۶۰  
۵۷۰  
۵۸۰  
۵۹۰  
۶۰۰  
۶۱۰  
۶۲۰  
۶۳۰  
۶۴۰  
۶۵۰  
۶۶۰  
۶۷۰  
۶۸۰  
۶۹۰  
۷۰۰  
۷۱۰  
۷۲۰  
۷۳۰  
۷۴۰  
۷۵۰  
۷۶۰  
۷۷۰  
۷۸۰  
۷۹۰  
۸۰۰  
۸۱۰  
۸۲۰  
۸۳۰  
۸۴۰  
۸۵۰  
۸۶۰  
۸۷۰  
۸۸۰  
۸۹۰  
۹۰۰  
۹۱۰  
۹۲۰  
۹۳۰  
۹۴۰  
۹۵۰  
۹۶۰  
۹۷۰  
۹۸۰  
۹۹۰  
۱۰۰۰

۱۰۱۰  
۱۰۲۰  
۱۰۳۰  
۱۰۴۰  
۱۰۵۰  
۱۰۶۰  
۱۰۷۰  
۱۰۸۰  
۱۰۹۰  
۱۱۰۰  
۱۱۱۰  
۱۱۲۰  
۱۱۳۰  
۱۱۴۰  
۱۱۵۰  
۱۱۶۰  
۱۱۷۰  
۱۱۸۰  
۱۱۹۰  
۱۲۰۰  
۱۲۱۰  
۱۲۲۰  
۱۲۳۰  
۱۲۴۰  
۱۲۵۰  
۱۲۶۰  
۱۲۷۰  
۱۲۸۰  
۱۲۹۰  
۱۳۰۰  
۱۳۱۰  
۱۳۲۰  
۱۳۳۰  
۱۳۴۰  
۱۳۵۰  
۱۳۶۰  
۱۳۷۰  
۱۳۸۰  
۱۳۹۰  
۱۴۰۰  
۱۴۱۰  
۱۴۲۰  
۱۴۳۰  
۱۴۴۰  
۱۴۵۰  
۱۴۶۰  
۱۴۷۰  
۱۴۸۰  
۱۴۹۰  
۱۵۰۰  
۱۵۱۰  
۱۵۲۰  
۱۵۳۰  
۱۵۴۰  
۱۵۵۰  
۱۵۶۰  
۱۵۷۰  
۱۵۸۰  
۱۵۹۰  
۱۶۰۰  
۱۶۱۰  
۱۶۲۰  
۱۶۳۰  
۱۶۴۰  
۱۶۵۰  
۱۶۶۰  
۱۶۷۰  
۱۶۸۰  
۱۶۹۰  
۱۷۰۰  
۱۷۱۰  
۱۷۲۰  
۱۷۳۰  
۱۷۴۰  
۱۷۵۰  
۱۷۶۰  
۱۷۷۰  
۱۷۸۰  
۱۷۹۰  
۱۸۰۰  
۱۸۱۰  
۱۸۲۰  
۱۸۳۰  
۱۸۴۰  
۱۸۵۰  
۱۸۶۰  
۱۸۷۰  
۱۸۸۰  
۱۸۹۰  
۱۹۰۰  
۱۹۱۰  
۱۹۲۰  
۱۹۳۰  
۱۹۴۰  
۱۹۵۰  
۱۹۶۰  
۱۹۷۰  
۱۹۸۰  
۱۹۹۰  
۲۰۰۰

۲۰۱۰  
۲۰۲۰  
۲۰۳۰  
۲۰۴۰  
۲۰۵۰  
۲۰۶۰  
۲۰۷۰  
۲۰۸۰  
۲۰۹۰  
۲۱۰۰  
۲۱۱۰  
۲۱۲۰  
۲۱۳۰  
۲۱۴۰  
۲۱۵۰  
۲۱۶۰  
۲۱۷۰  
۲۱۸۰  
۲۱۹۰  
۲۲۰۰  
۲۲۱۰  
۲۲۲۰  
۲۲۳۰  
۲۲۴۰  
۲۲۵۰  
۲۲۶۰  
۲۲۷۰  
۲۲۸۰  
۲۲۹۰  
۲۳۰۰  
۲۳۱۰  
۲۳۲۰  
۲۳۳۰  
۲۳۴۰  
۲۳۵۰  
۲۳۶۰  
۲۳۷۰  
۲۳۸۰  
۲۳۹۰  
۲۴۰۰  
۲۴۱۰  
۲۴۲۰  
۲۴۳۰  
۲۴۴۰  
۲۴۵۰  
۲۴۶۰  
۲۴۷۰  
۲۴۸۰  
۲۴۹۰  
۲۵۰۰  
۲۵۱۰  
۲۵۲۰  
۲۵۳۰  
۲۵۴۰  
۲۵۵۰  
۲۵۶۰  
۲۵۷۰  
۲۵۸۰  
۲۵۹۰  
۲۶۰۰  
۲۶۱۰  
۲۶۲۰  
۲۶۳۰  
۲۶۴۰  
۲۶۵۰  
۲۶۶۰  
۲۶۷۰  
۲۶۸۰  
۲۶۹۰  
۲۷۰۰  
۲۷۱۰  
۲۷۲۰  
۲۷۳۰  
۲۷۴۰  
۲۷۵۰  
۲۷۶۰  
۲۷۷۰  
۲۷۸۰  
۲۷۹۰  
۲۸۰۰  
۲۸۱۰  
۲۸۲۰  
۲۸۳۰  
۲۸۴۰  
۲۸۵۰  
۲۸۶۰  
۲۸۷۰  
۲۸۸۰  
۲۸۹۰  
۲۹۰۰  
۲۹۱۰  
۲۹۲۰  
۲۹۳۰  
۲۹۴۰  
۲۹۵۰  
۲۹۶۰  
۲۹۷۰  
۲۹۸۰  
۲۹۹۰  
۳۰۰۰

۳۰۱۰  
۳۰۲۰  
۳۰۳۰  
۳۰۴۰  
۳۰۵۰  
۳۰۶۰  
۳۰۷۰  
۳۰۸۰  
۳۰۹۰  
۳۱۰۰  
۳۱۱۰  
۳۱۲۰  
۳۱۳۰  
۳۱۴۰  
۳۱۵۰  
۳۱۶۰  
۳۱۷۰  
۳۱۸۰  
۳۱۹۰  
۳۲۰۰  
۳۲۱۰  
۳۲۲۰  
۳۲۳۰  
۳۲۴۰  
۳۲۵۰  
۳۲۶۰  
۳۲۷۰  
۳۲۸۰  
۳۲۹۰  
۳۳۰۰  
۳۳۱۰  
۳۳۲۰  
۳۳۳۰  
۳۳۴۰  
۳۳۵۰  
۳۳۶۰  
۳۳۷۰  
۳۳۸۰  
۳۳۹۰  
۳۴۰۰  
۳۴۱۰  
۳۴۲۰  
۳۴۳۰  
۳۴۴۰  
۳۴۵۰  
۳۴۶۰  
۳۴۷۰  
۳۴۸۰  
۳۴۹۰  
۳۵۰۰  
۳۵۱۰  
۳۵۲۰  
۳۵۳۰  
۳۵۴۰  
۳۵۵۰  
۳۵۶۰  
۳۵۷۰  
۳۵۸۰  
۳۵۹۰  
۳۶۰۰  
۳۶۱۰  
۳۶۲۰  
۳۶۳۰  
۳۶۴۰  
۳۶۵۰  
۳۶۶۰  
۳۶۷۰  
۳۶۸۰  
۳۶۹۰  
۳۷۰۰  
۳۷۱۰  
۳۷۲۰  
۳۷۳۰  
۳۷۴۰  
۳۷۵۰  
۳۷۶۰  
۳۷۷۰  
۳۷۸۰  
۳۷۹۰  
۳۸۰۰  
۳۸۱۰  
۳۸۲۰  
۳۸۳۰  
۳۸۴۰  
۳۸۵۰  
۳۸۶۰  
۳۸۷۰  
۳۸۸۰  
۳۸۹۰  
۳۹۰۰  
۳۹۱۰  
۳۹۲۰  
۳۹۳۰  
۳۹۴۰  
۳۹۵۰  
۳۹۶۰  
۳۹۷۰  
۳۹۸۰  
۳۹۹۰  
۴۰۰۰

۴۰۱۰  
۴۰۲۰  
۴۰۳۰  
۴۰۴۰  
۴۰۵۰  
۴۰۶۰  
۴۰۷۰  
۴۰۸۰  
۴۰۹۰  
۴۱۰۰  
۴۱۱۰  
۴۱۲۰  
۴۱۳۰  
۴۱۴۰  
۴۱۵۰  
۴۱۶۰  
۴۱۷۰  
۴۱۸۰  
۴۱۹۰  
۴۲۰۰  
۴۲۱۰  
۴۲۲۰  
۴۲۳۰  
۴۲۴۰  
۴۲۵۰  
۴۲۶۰  
۴۲۷۰  
۴۲۸۰  
۴۲۹۰  
۴۳۰۰  
۴۳۱۰  
۴۳۲۰  
۴۳۳۰  
۴۳۴۰  
۴۳۵۰  
۴۳۶۰  
۴۳۷۰  
۴۳۸۰  
۴۳۹۰  
۴۴۰۰  
۴۴۱۰  
۴۴۲۰  
۴۴۳۰  
۴۴۴۰  
۴۴۵۰  
۴۴۶۰  
۴۴۷۰  
۴۴۸۰  
۴۴۹۰  
۴۵۰۰  
۴۵۱۰  
۴۵۲۰  
۴۵۳۰  
۴۵۴۰  
۴۵۵۰  
۴۵۶۰  
۴۵۷۰  
۴۵۸۰  
۴۵۹۰  
۴۶۰۰  
۴۶۱۰  
۴۶۲۰  
۴۶۳۰  
۴۶۴۰  
۴۶۵۰  
۴۶۶۰  
۴۶۷۰  
۴۶۸۰  
۴۶۹۰  
۴۷۰۰  
۴۷۱۰  
۴۷۲۰  
۴۷۳۰  
۴۷۴۰  
۴۷۵۰  
۴۷۶۰  
۴۷۷۰  
۴۷۸۰  
۴۷۹۰  
۴۸۰۰  
۴۸۱۰  
۴۸۲۰  
۴۸۳۰  
۴۸۴۰  
۴۸۵۰  
۴۸۶۰  
۴۸۷۰  
۴۸۸۰  
۴۸۹۰  
۴۹۰۰  
۴۹۱۰  
۴۹۲۰  
۴۹۳۰  
۴۹۴۰  
۴۹۵۰  
۴۹۶۰  
۴۹۷۰  
۴۹۸۰  
۴۹۹۰  
۵۰۰۰

۵۰۱۰  
۵۰۲۰  
۵۰۳۰  
۵۰۴۰  
۵۰۵۰  
۵۰۶۰  
۵۰۷۰  
۵۰۸۰  
۵۰۹۰  
۵۱۰۰  
۵۱۱۰  
۵۱۲۰  
۵۱۳۰  
۵۱۴۰  
۵۱۵۰  
۵۱۶۰  
۵۱۷۰  
۵۱۸۰  
۵۱۹۰  
۵۲۰۰  
۵۲۱۰  
۵۲۲۰  
۵۲۳۰  
۵۲۴۰  
۵۲۵۰  
۵۲۶۰  
۵۲۷۰  
۵۲۸۰  
۵۲۹۰  
۵۳۰۰  
۵۳۱۰  
۵۳۲۰  
۵۳۳۰  
۵۳۴۰  
۵۳۵۰  
۵۳۶۰  
۵۳۷۰  
۵۳۸۰  
۵۳۹۰  
۵۴۰۰  
۵۴۱۰  
۵۴۲۰  
۵۴۳۰  
۵۴۴۰  
۵۴۵۰  
۵۴۶۰  
۵۴۷۰  
۵۴۸۰  
۵۴۹۰  
۵۵۰۰  
۵۵۱۰  
۵۵۲۰  
۵۵۳۰  
۵۵۴۰  
۵۵۵۰  
۵۵۶۰  
۵۵۷۰  
۵۵۸۰  
۵۵۹۰  
۵۶۰۰  
۵۶۱۰  
۵۶۲۰  
۵۶۳۰  
۵۶۴۰  
۵۶۵۰  
۵۶۶۰  
۵۶۷۰  
۵۶۸۰  
۵۶۹۰  
۵۷۰۰  
۵۷۱۰  
۵۷۲۰  
۵۷۳۰  
۵۷۴۰  
۵۷۵۰  
۵۷۶۰  
۵۷۷۰  
۵۷۸۰  
۵۷۹۰  
۵۸۰۰  
۵۸۱۰  
۵۸۲۰  
۵۸۳۰  
۵۸۴۰  
۵۸۵۰  
۵۸۶۰  
۵۸۷۰  
۵۸۸۰  
۵۸۹۰  
۵۹۰۰  
۵۹۱۰  
۵۹۲۰  
۵۹۳۰  
۵۹۴۰  
۵۹۵۰  
۵۹۶۰  
۵۹۷۰  
۵۹۸۰  
۵۹۹۰  
۶۰۰۰

۶۰۱۰  
۶۰۲۰  
۶۰۳۰  
۶۰۴۰  
۶۰۵۰  
۶۰۶۰  
۶۰۷۰  
۶۰۸۰  
۶۰۹۰  
۶۱۰۰  
۶۱۱۰  
۶۱۲۰  
۶۱۳۰  
۶۱۴۰  
۶۱۵۰  
۶۱۶۰  
۶۱۷۰  
۶۱۸۰  
۶۱۹۰  
۶۲۰۰  
۶۲۱۰  
۶۲۲۰  
۶۲۳۰  
۶۲۴۰  
۶۲۵۰  
۶۲۶۰  
۶۲۷۰  
۶۲۸۰  
۶۲۹۰  
۶۳۰۰  
۶۳۱۰  
۶۳۲۰  
۶۳۳۰  
۶۳۴۰  
۶۳۵۰  
۶۳۶۰  
۶۳۷۰  
۶۳۸۰  
۶۳۹۰  
۶۴۰۰  
۶۴۱۰  
۶۴۲۰  
۶۴۳۰  
۶۴۴۰  
۶۴۵۰  
۶۴۶۰  
۶۴۷۰  
۶۴۸۰  
۶۴۹۰  
۶۵۰۰  
۶۵۱۰  
۶۵۲۰  
۶۵۳۰  
۶۵۴۰  
۶۵۵۰  
۶۵۶۰  
۶۵۷۰  
۶۵۸۰  
۶۵۹۰  
۶۶۰۰  
۶۶۱۰  
۶۶۲۰  
۶۶۳۰  
۶۶۴۰  
۶۶۵۰  
۶۶۶۰  
۶۶۷۰  
۶۶۸۰  
۶۶۹۰  
۶۷۰۰  
۶۷۱۰  
۶۷۲۰  
۶۷۳۰  
۶۷۴۰  
۶۷۵۰  
۶۷۶۰  
۶۷۷۰  
۶۷۸۰  
۶۷۹۰  
۶۸۰۰  
۶۸۱۰  
۶۸۲۰  
۶۸۳۰  
۶۸۴۰  
۶۸۵۰  
۶۸۶۰  
۶۸۷۰  
۶۸۸۰  
۶۸۹۰  
۶۹۰۰  
۶۹۱۰  
۶۹۲۰  
۶۹۳۰  
۶۹۴۰  
۶۹۵۰  
۶۹۶۰  
۶۹۷۰  
۶۹۸۰  
۶۹۹۰  
۷۰۰۰



کلیات حسرت قطب جهان

۹۹ که شد زینت طبع دیوان حسرت

۹۹ پروشے بگفتا بیاض افادت

۹۹ دیوان سعید نغمہ گفتار

۹۹ کلید سہ آبدار اشعار

زور قم تاریخ طبعش کلک شوق

ہزاران ہزاران سپاس خداوند

دل شوق چون جست تاریخ طبعش

در قالب طبع چون در آمد

تاریخ نوشت حنائہ شوق

### تواریخ باعتبار انجام طبع

پسند خاطر ارباب عرفان

۱۳ رقم کردہ کتاب عشق و عرفان

۱۳ نظام کشور علم و فضیلت

شہر اقلیم عرفان و طریقت

نمک پرورہ اش حسن بلاغت

غلط کردم ہمہ شہر ولایت

چہ دیوان روکش دیوان شوکت

سوادش زلف یلای حقیقت

سطورش کاکل حوران جنت

روان از جد دلش نہر لطافت

چو شد مطبوع قسطاس البلاغہ

پے تاریخ طبعش خائہ شوق

۱۳ جناب حسرت ذیجاہ و تمکین

رئیس شہر علم و زہد و تقویٰ

فصاحت خانہ زاد خانہ او

عظیم آباد راناز از وجودش

مرتب کرد چون دیوان خود را

بیاضش روئے سلائے معانی

نقاطش خال روئے نازنینان

حروفش آب و رنگ گلشن حسن



<p>خوشالطفت مضامین بلندش سخن کوتاها آن مجسمه فیض چنان مطبوع شد بازینت و زیب نوشتم سال آن با جان شادان</p>	<p>نہے بندش نخے طرز عبارت درین سال سراپا عیش عشرت کہ شد ارژنگ مانی نقش حیرت کنون مطبوع شد دیوان حسرت</p>
<p>گشت چون دوشنبه و هنگام چاشت زور قم تارخ فوٹش کلک شوق</p>	<p>تاریخ رحلت جناب منشی فضل حق جیسا بہاری مرحوم و مغفور فضل حق را حال آمد قرب رب پوم بست و ہفتم ماہ رجب</p>
<p>یکتاے زمان بلوغ دوران مستاز من یگانہ فن ہم شاعر بے نظیر و بے مثل بے مد بہ صنائع و بدائع از بادۃ الفیت الہی مخدوم و مطاع مستندان فخر الشعر جناب تسلیم</p>	<p>تاریخ الطبع مثنوی صبح خندان تصنیف لطیف استاد منشی امیر اللہ جیسا تسلیم لکھنوی استاد زمانہ فیض آثار مشہور زمانہ فیض آثار ہم منشی بیعدیل و نثار در علم عروض بحسب زخار ہر شام و پگاہ مست سرشار سماج الابرار و خیر الانبیار یار ب بہایت خودش دار</p>

ما سار الله چو کرد تصنیف موسوم با سم صبح خندان از تازگی گل مضامین زیباست که آن بهار جاوید لفظش لفظش مرصع آمد هر کس که بگوش دل شیندش کردند طلب چو ابل مطیع شوق از پئے سال انطباهش	این نامه نغسند و هم گهر بار گردون ضسیا جهان انوار گشته همه صلواتش چمن زار تخریر شود بخط گلزار دان شد ملک جواهر اشعار احسنت احسنت گفت بسیار از همت خویش کرد ایشار ز دخام رقم شکرت گفتار
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تاریخ طبع آفتاب داغ یعنی دیوان جناب میرزا خان جبار داغ دہلوی

چو دیوان دوم را داد ترتیب نهاد آفتاب داغ نامش پئے تاریخ طبع روشنم شوق	جناب داغ خورشید فصاحت که تابان است از اوج بلاغت بگفتا آفتاب حسن فکریت
-----------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------

تاریخ طبع کتاب بحر العلم شرح عین العلم

چون بحکم منبع جود و کرم قدردان گوهر علم و هنر	حضرت ثواب والاقتدار والی ٹونک و رئیس نامدار
--------------------------------------------------	------------------------------------------------

آمد آب رفته اندرجو بار	طبع فرمودند بحر العلم را
شرح عین العلم بحربے کنار ۱۳۰ھ	سال طبعش جوش زد از فکر شوق
تاریخ خزانه خیال دیوان حضرت آیت دین مولانا ابوبکر محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی	
دیوان نور حضرت شمشاد ننگ	نازم کہ زیب و زینت ترتیب یافته
انہر ہجرت رسول ہزار و سہ صد بدو ۱۳۰ھ	صوی ہونوی سندش شوق زد و رقم
ہو چکا جمع بطرہ ز حسن	جب یہ دیوان جناب شمشاد
۵ کلام مشہر اقلیم سخن ۱۳۰ھ	خامہ شوق نے لکھی تاریخ
قطبہ تاریخ طبع دیوان جناب شیخ احمد حسین خان صاحب مذاق ہادریس پریا نوان	
مشہور شدہ زمیں دتا سند	دیوان مذاق شد چو مطبوع
ناسخ آتش سحر صبارند	کردند شناس از لب گور
۳۱ پیشل کلام شاعر ہند ۱۳۶ھ	شوق از پے سال طبع گفتم
قطبہ تاریخ دیوان جناب صغیر لکھنوی	
سخن سنجہ فصیحہ نگہ دانی	چو دیوان صغیر نظم پیدا
ہزاران آفرین گفتا جانے	بحسن خوبیش مطبوع کردند

<p>رقم زخم ساء من شوق سائش کلام شاعر شیرین بیاسنے ۱۲</p>	
<p>قطعه تاریخ مثنوی منشی نسیم الحق صاحب - مشیر</p>	
<p>مثنوی کیا مشیر نے لکھی ہے حسنون کو جان سے مرغوب چوٹ کھائے ہوئے دلونکے لیے اسکی طرز بیان ہر سبکو پسند شوق لکھو یہ مصرع تاریخ کھینچی ہے حسن و عشق کی تصویر دل سے بھاتی ہے نظم پر تاثیر نوک نشتر اسے کہون یا تیر ہون حسن یا نسیم یا ہون میر ہے پسندیدہ مثنوی مشیر ۱۳</p>	
<p>قطعه تاریخ دفتر برکات دیوان لغتہ جناب مولیٰ ممتاز احمد صاحب ممتاز تھانوی</p>	
<p>نہ کیون مقبول عالم ہو یہ دیوان مشام قدسیان تک ہے سطر ڈھلا ہے نور کے سلپے میں ہر شعر غضب کے ہن اشارات کنایات کہی اے شوق میں نے اسکی تاریخ گل نعت رسول انس و جان ہو یہ وہ مجموعہ عنبر فشان ہے عجب حسن معانی و بیان ہے سمجھتا ہے وہی جو نکتہ دان ہے کلام شاعر شیرین زبان ہے ۱۳</p>	
<p>قطعه تاریخ رسالہ ارمان حباب لغتہ جناب منشی محمد قادر علی صاحب قادری پوری</p>	

دسہے این نامہ تذکرہ و تانیث	مفید نکتہ سنجان ہنرمند
نہشتم شوق بہر سال تالیف	کتاب نافع و بے مثل و دہندہ

قطعہ تاریخ کلیات طالب ملتانی شاگرد مصنف

مرتب چو گردید این کلیات	فصاحت بیان بلاغت نشان
رقم کرد مصراع تاریخ شوق	نچہ کلیات معانی بیان

تاریخ دیوان جناب حکیم آغا حسن صاحب ازل لکھنوی

مبارکباد لے ارباب معنی	یہ دیوان حکیم آغا حسن ہے
تخلص ہے ازل مشہور عالم	زمانہ جن کا مشتاق سخن ہے
زبان اچھی کلام اچھا نہو کیون	کہ شہر لکھنؤ ان کا وطن ہے
عجب دلکش ہے یہ گلزار رنگین	کہ رشک لالہ و سرودہ من ہے
بیان حال در دلالت آگین	نوائے طوطی شکر شکن ہے
جواہر بیز ہے ہر شعر نایاب	ہر اک نقطہ مگر در عدن ہے
سواد خط ہے شام لیلۃ القدر	بیاض ہر ورق صبح چین ہے
معطر ہے مشام نکتہ سنجان	مداد عنبرین مشک ختن ہے
فروغ پر تو ہر سر سخن سے	خط جدول کہ سورج کی کرن ہے



<p>مرصع نظم ہے یہ یاد دلہن ہے پسند خاطر ہر اہل فن ہے ۱۲</p>	<p>بھرے ہن زیور حسن معانی یہ لکھو مرصع تاریخ اے شوق</p>	
<p>تاریخ دیوان دوم منشی سراج بہان صاحب میکش حیدر آبادی</p>		
<p>درخشان آفتاب نکتہ دانی قبح نوش مے شیرین زبانی بہار افروز باغ خوش بیانی پسند خاطر اہل معانی ۱۱ ہے دار تہہ کا دیوان ثانی ۱۳</p>	<p>شفیق شوق سراج بہان میکش نشاط افزا سے بزم بذلہ سجان گل رنگین گلزار فصاحت ہوادیوان دوم اکھا جب جمع یہ لکھا مصرع تاریخ مین نے</p>	
<p>تاریخ رسالہ منشی سنت لال صاحب</p>		
<p>پارسی نامہ زبانہ المی مایہ فخر ہر دبستانی درجہ سان کرد این در افشانی نسخہ بے مثال و لاٹانی ۹۶</p>	<p>شد چو مطبوع این کتاب جدید نافع طالبان علم و ہنر خاتمہ سنت لال گوہرین شوق تاریخ عیسوی گفتم</p>	
<p>تاریخ شہنوی انگر عشق مصنفہ نواب شہیر بہادر انگر میں اجیکڈہ</p>		

بارک اللہ رقم زد ا خگر ہمہ الفاظ و حروفش آمد شوق جسم سہ تا یفش	دستائے کہ بود ذکر عشق بہر دہماے جہان نشر عشق فکر من گفت نہ ہے انگر عشق
----------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------

تاریخ وصال حضرت مرشد نامولانا فضل رحمن گنج مراد آبادی قادیان

فضل رحمن آیہ فضل الہ قد وہ اہل صفا و معرفت حسان نثار شاہد بزم ازل مرشد نامادی روشن ضمیر عالم فقہ و حدیث مصطفیٰ آفتاب آسمان اتقا نقشبند معنی فقہ و فنا رہنماے سالکان راہ حق ذات پاکش مایہ فخر جہان در شب شنبہ میان مغربین ترک دنیا گفت شد سوہ جہان بر در فردوس رضوانش گفت	زبدہ ارباب عرفان و یقین انتخاب اولین و آخرین دلرباے رحمت للعالمین شمع ایمان و سراج السالکین ماہر اسرار قرآن بہین ماہ تابان سپہر علم و دین یادگار خلق ختم المرسلین پیشوالے اولیا و عارفین خاک پایش کحل چشم حور عین بست و سوم از ربیع اولین کرد استقبال ادرج الامین مرحباک یا امام المتقین
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>در غم او تیرہ شد رو سے زمین رحمت یزدان ز چرخ چیرین پاکدل شد جانب خلد برین ۱۳</p>	<p>دور فراقش گریہ ہا کرد آسمان باد نازل بر مزار پاک او شوق تاریخ وصالش ز درقم</p>
<p>قطعہ تاریخ دیوان جناب لوی حافظ سید نذر الرحمن صاحب حفظ عظیم آبادی</p>	
<p>نذر الرحمن حفظ ذیشان یکتائے جهان فصیح دوران سر دفتر اہل علم و عرفان جسکے مشتاق تھے سخندان رنگین ہے برنگ لعل جانان ہر لفظ بہار صبح خندان کیا کیا معنی ہیں صورت جان نقطہ نقطہ ہے در غلطان چیدہ در نظم ہے یہ دیوان ۱۴</p>	<p>میرے شفق شفیق ہمدم مستاز زمانہ ماہر فن سرخیل سخنوران نامی ان کا دیوان چھپ گیا آج سبحان اللہ ہر شعر ہر حرف سواد شام کیسو کیسے کیسے بلند مضمون صحیح صحیح ہے سلک گوہر اس کی تاریخ شوق لکھو</p>
<p>قطعہ تاریخ و اسوخت جناب شی سید محمد مختار صاحب مفتا شاہ بھانی پور</p>	
<p>لکھا کیسا فصیح و اسوخت</p>	<p>مختار کا ہر کلام مختار</p>

<p>بیشک نلکھا فصیح واسوخت          ہے کیا اچھا فصیح واسوخت</p>	<p>جسے دیکھا وہ بول اوتھا          لکھو لے شوق مصرع سال</p>
<p>قطعہ تاریخ دیوان جناب شاہ محمد اکبر حبیب ابو العلانی انابوری</p>	
<p>بہارِ گلشنِ علم و طریقت          سخنائیش نمک ریز بلاغت          زبانِش موجِ دریائے لطافت          ہمہ آئینہ حسن حقیقت          بیاضش غارِ حورانِ جنت          بیانِش مخزنِ اسرارِ حکمت          کلام درفشان و با فصاحت</p>	<p>گلِ عرفان جناب شاہ اکبر          فصاحت را کلاش جان شیرین          دلش بحرِ گہرِ بے معانی          مرتب کرد و یوانے دل آویز          سوادش سرِ چشمِ حسینان          مضائیش گہرِ ریز و گہرِ سنج          رقم زد خسانہ من شوق تاریخ</p>
<p>قطعہ تاریخ وفات جناب سید شاہ شمس الدین صامری عظیم آبادی</p>	
<p>افتخار اہل عرفان یقین          عابد حق زاہد خلوت نشین          خضرِ راہ دین ختم المرسلین          گشت بہر ذکر حق خلوت گزین</p>	<p>شاہ شمس الدین فخر قادری          کاسبِ امرا قسداں حدیث          رہنما بے سبب لکان باصفیا          چون شبِ شنبہ زو یقودہ رسید</p>

اشتیاق حورین روش کشید	کرد در حلت جانب خسلد برین
عالم شد در فراقش سوگوار	در غمش شد تیره گون روی مین
خامنه من شوق تارخیش نوشت	برگزیده بدر عسرفان شمس دین
آهی کلامه	
تواریخ وفات مصنف علیه الرحمة	

تواریخ انتقال جامع الفضل و الکمال آبرنیشان فصاحت بحر ذخایر بلاغت شاهباز ایشان  
معنی طرازی همت بلند پرواز اوج حقیقی و مجازی کلیم وادی نکته دانی خضر چشمه ترزبانی  
علم افزای میدان مضمون صوری و معنوی مولانا مولوی حکیم محمد ظهیر حسن جیاشوق نموی  
رحمه الله القوی (از فضل الفضل اکمل الکلام واقف اسرار معانی مرکز دایره سخن شناسی  
جناب مولانا مولوی محمد عبد العلی صاحب آسی مدرسی دام فیضه)

صدیف ظهیر حسن شوق حسن دین	ناگاه جوان مرد که چون گل بچمن بود
این ماتم سخت ست گویند جوان مرد	اینهم یکی از دور نو چرخ کهن بود
در نیمه آدینه و هم نیمه رمضان	هم در ده نیمی وطنش گورد کفن بود
باروی درخشنده و بارای درشان	هر فلک شعر و به چرخ سخن بود
هم در فتنه واقف احکام شرایع	هم در علما عالم آیات و سنن بود
افصح بهسانی بدو بالغ بمعانی	اکمل بکالات اتم در همه فن بود

۲  
تواریخ وفات مصنف علیه الرحمة  
تواریخ انتقال جامع الفضل و الکمال آبرنیشان  
معنی طرازی همت بلند پرواز اوج حقیقی و مجازی کلیم وادی نکته دانی خضر چشمه ترزبانی  
علم افزای میدان مضمون صوری و معنوی مولانا مولوی حکیم محمد ظهیر حسن جیاشوق نموی  
رحمه الله القوی (از فضل الفضل اکمل الکلام واقف اسرار معانی مرکز دایره سخن شناسی  
جناب مولانا مولوی محمد عبد العلی صاحب آسی مدرسی دام فیضه)

تواریخ انتقال جامع الفضل و الکمال آبرنیشان  
معنی طرازی همت بلند پرواز اوج حقیقی و مجازی کلیم وادی نکته دانی خضر چشمه ترزبانی  
علم افزای میدان مضمون صوری و معنوی مولانا مولوی حکیم محمد ظهیر حسن جیاشوق نموی  
رحمه الله القوی (از فضل الفضل اکمل الکلام واقف اسرار معانی مرکز دایره سخن شناسی  
جناب مولانا مولوی محمد عبد العلی صاحب آسی مدرسی دام فیضه)



<p>ہم پانیہ خاقانی و ہم رتبہ سعدی          دروح سخن سنجی او ناطقہ لال بہت          باشعر و سخن ذات وی از وحدت ارواح          ہم ظاہر و باطن لاش آئینہ صفت صفا          درندوہ حل سخن و نادری تحقیق          آن یار و فادار کہ در خلوت جلوت          افسوس صد افسوس کہ ناگاہ اجلاش برو          ز مصحح تاریخ و فاتش رقم آسی</p>	<p>ہم منہر قانی و ہم فخر زمن بود          چون شمع بزم شعرا جلوہ فلک بود          یک اح و دو پیمانہ و یک لوح و دو تن بود          ہم با ہمہ و بے ہمہ در سر و غلن بود          چون بدر درخشندہ بہ پروین پرین بود          ہم از و ہم آہنگ ہم آوازہ من بود          روزیکہ گزشت او شب پیلہ ای حزن بود          علام سخن نامی دوران زمن بود</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

### تاریخ وفات از ماہر فن مولوی محمد حسن جہا حسن بانی ہری شاگرد رشید حضرت داغ

<p>حیف مولانا ظہیر حسن شدہ          شاعران خواندند شوق نیوی          طبع او موزون و ذوق او سلیم          از افاضاتش کتبہاے ادب          ہر کہ تصنیفات اورا دیدہ بہت          چون رسید آدینہ و ماہ صیام          بہر تاریخ وفات او شدہ</p>	<p>رہگراے عالم قدوسیان          شہر تش شد با تخلص جہان          نکتہ رس کم دیدہ نہ مانند آن          رفتہ اند اکثر بدست شاعران          رتبہ اومی شناسد بیگمان          الوداع عمر خواندہ جسم و جان          چون طلب از طالب شیوا بیان</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یافت شوقِ نیوی دارِ جنان  
۲۶ ۱۳ھ

کردانشا حسن مارہروی

تاریخ وفات از نتیجہ فکر شاعر نازِ کخیال سخنورِ بیشال جناب حافظ مودی  
محمد جلیل حسن صاحبِ جلیل مانکیوی حال مقامی ریاست حیدرآباد کن  
شاگردِ شید و جانشین جناب امیر مینالی مرحوم

خدا بخشے بہت مشہور تھے وہ اہل جوہرین  
کہ تاریخ وفاتِ شوق ہے۔ شوقِ سخنورین  
۲۲ ۱۳ھ

سدھلے آہ شوقِ نیوی دنیا و فانی سے  
جلیل خستہ سے تاریخ جب پوچھی کہا کسے

تاریخ انتقالِ شاعرِ شیرین سخن منشی محمد فخر الدین صاحبِ حادق برہانپوری شاگردِ بقا غازی پوری

زندگی ہو گئی ہے ہم کو د بال  
آہ تیرا وہ ہر ہنرمین کس سال  
تھا چل د چار ابھی تو سن سال  
چمنِ خلد کو گئے خوشحال  
جان لیکر گیا ہوا جو طحال  
کہ ہوا آپ کا خدا سے وصال  
آپ ہی تھے جہان میں اپنی مثال  
اور ہر فن میں فاقدِ الامثال

حضرت شوق کی جسدائی میں  
آہ اے شوقِ نیوی افسوس  
دن نہ مرنے کے تھے ترے اور شوق  
کر کے ویرانہ باغِ عالم کو  
گو تھے امراض اور بھی لاحق  
تھی یہ تعبِ سیرِ دیدِ احمد کی  
طب و منطقِ عروض۔ دانی میں  
تھے۔ محدث۔ مفسر و مفتی

<p>تھے بشر وہ مگر فرشتہ خصال  شعرا ہیں بہت پریشان حال  غم سے تفتہ جگر جناب جلال  غم میں شاگرد کے ہر جی ہنٹھاں  کیون جناب بقا کو ہونہ ملال  کیون نہ کیفی رہیں شکستہ یال  بدر رخسار ہو گئے ہیں ہلال  طالب خوش بیان ہیں غم سے لال  شاد و آزاد غم سے ہیں پامال  حاذق خستہ ہر بہت بے محال  پھلین پھولین الہی دونوں نہال  خلد میں ہو پئے آپے وقت وال  شوق با فروجہاہ و غزو جلال  کہ نہیں احتیاج طول مقال  سپاہن خلد شوق نیک یال  غرق رحمت ہوا مسیحی سال</p>	<p>خلق و عہد و فسا میں لاثانی  سوک میں یوں تو اک جہان ہر پر  حضرت دلغ کو بھی داغ ہوا  کیا شگفتہ ہو این حضرت شمشاد  کیون نہ ظلمت کدہ ہو غار چور  خواجہ تاش آپکے تھے حضرت شوق  ایسے دل ریش ہیں جناب دیکار  چو پڑہ خاندیس میں ہر یہ سوگ  آہ ظلمت کدہ ہوا پستہ  نمکدہ ہو گیا ہے برہا پور  شوق کے اس ریاض مستی میں  رمضان کی تھی ہفتہ جمعہ  ہو پئے جب سوے عالم بالا  بہر تاریخ بول ادٹھا ہاتھ  یہی مصرع ہے منظر تاریخ  شوق کلہم نکلتے اے حاذق</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تاریخ از سید امیر حسن صاحب دلیر شاگرد جناب دلغ دہلوی مرحوم

حضرت شوق نیموی جن کو سیکڑون شاعر اُن کی حلقہ بگوش تھیں مسلم لیاقتین اُن کی کہئے تانچ رحلت اُنکی دلیر	تھا بہت شعر و شاعری کا ذوق سیکڑون گردون مین اُنکے طوق لے گئے تھے وہ اکثر دن پر فوق آج ہر آہ رنج رحلت شوق
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## تانچ وفات از نتیجہ فکر شاعر فصیح البیان جناب منشی خورشید شاہ طالب تانی

تالیف مصنف

وقت پر آکر یہ اپنا دم مین کر جاتی ہر کام آج راہی ہو گئے دار فنا سے سوئے خلد غم فزایہ واقعہ ہر جانگزا یہ حساد زندگی مجتہد ہر زندگی کائنات فرد تھے ہندوستان مین علم دینیات مین خط مظفر پور سے مجھ کو لکھا تھا آپ نے حال بیماری حضرت مندرج تھا ایمین سب میری محرومی قسمت ہاے سدرہ ہوئی چند روز اُس نامہ والا دے مولانا کے بعد کس قدر صدمہ ہوا ہر اُنکی رحلت سے مجھے زندہ درگور اُنکی مرگ ناگہانی سے ہون مین	بچ سکے کوئی اجل سے ہر کسی کی کیا مجال شوق مولانا ظہیر حسن ادیب بے مثال اُنکی رحلت کا نو کیون ایک عالم کو ملال ایک عالم کی ہر رحلت مجتہد کا ارتحال تھا انھیں علم حدیث و فقہ مین جہل کمال کر دیا خط و کتابت کا اُسی نے انفصال یہ بھی لکھا تھا کہ اب بچنا ہمارا ہر محال گو عظیم آباد جائیکا ہوا اُس دم خیال مین نے اخبار دن مین دیکھا غم فزا حال وصال کیا کہون کس طرح دکھلاؤں دلِ غمگین کا حال ہو گئی ہین میرے دل کی آرزو مین پائمال
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>کیا لگھون ہنگام رحلت اس قدر معلوم ہے فاتحہ پڑھ کر دعا و مغفرت مانگوان یہی فکر ہو تا رہا رحلت کی جواب طالب تجھے برفت از بہان حضرت شوق ہر ہر بگو صرغ سال ترحیل طالب</p>	<p>تھا وہ روز جمعہ ماہ صوم کا وقت زوال باغ جنت میں جگہ دے آنکھوں نے الجلال لکھ دے کا شہنشاہ حقیقہ مذہب کا سال انتقال لیسب زمانہ بخسلد برین شد ادیب زمانہ بخسلد برین شد ۲۲</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

### تواریخ وفات از نتیجہ فکر مولوی محمد عبدالغفری صباغی زائر شرفوی عظیم آبادی

<p>وہ محمد ظہیر اسن شوق باغبر از نکات قرآنی عالم یا عمل امام ہمام قطب ارشاد و مرکز عرفان عارف پاکباز یزدانی نقشبندی مجددی یعنی ذات او منظر صفات صمد مستند نکتہ دان بہ نظم و بنثر کرد و رحلت درین حضرت شوق بد نو میر مطابق رمضان</p>	<p>در حدیث آنکہ دہشت کامل ذوق مایہ ناز فقہ نعمانی مرجع دہر حجت اسلام قبلہ دین و کعبہ ایمان صوفی بے نیاز ربانی چشمہ فیض فضل رحمانی کامل و ہر و نائب احمد اوستاد زمان و حید عصر پایہ اش بود پوچھ غالب ذوق ہفتہ زین بست و پنج اذان</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



عین وقت نماز جمعہ ہو  
 و غسیم مرگ این فرید زمان  
 ہمکنان در فراق می نالند  
 سہِ رحلتش عزیز تر بشد  
 سازم از سال فصیلش آگاہ  
 گفت تاریخ عیسوی عقل

کچھ عجب حالت ہر میری کیا کون کس کون  
 لب ہر سر گرم فغان دل اتان مخروش  
 حسرت ارمان و بیتابی درج و در دیاس  
 چل بے افسوس دنیا و دنی سے چل بے  
 شاعر شیرین سخن معجز بیان استاد وقت  
 رای صاحبین تھے یکتا فہم کامل ہیں تجھ فرد  
 یاد رہا جانیگے میرے خاطر نا شاد کو  
 ایکس بج کے دس منٹ پر روح اقدس آپ کی  
 با حضور دل ایسوقت آپ مسجد میں عزیز

کو بہ دار البقا سفر فرمود  
 دل طپانست نیز نوحہ کنان  
 کفِ حسرت بسم ہی مالند  
 مہ رمضان و یوم جمعہ بد  
 با حیا بد ظہیر السلام آہ  
 حیف پنهان شد افنا فضل

روح دلیں منتشر ہے مضطرب لب پر کلام  
 رد کا دل چھیدتا ہر نعرہ اف جمع و شام  
 بی کسی مین بین ہی دو چار میرے ہم قیام  
 آج مولانا طہیر حسن فقیہ ذوالکرام  
 مطلع نازک خیالی مقطع حسن کلام  
 عدل اخلاق و ترجمہ وہ کہ شید خاص عماد  
 ہفتہ تاریخ روز جمعہ ماہ صیام  
 دار فانی سے ہولی رخصت سوی دار السلام  
 خطبہ جمعہ شروع کرتے سر منبر مدام

فصلی - ہجری - عیسوی تاریخ لکھدے یون عزیز

عبر غم - شوق - سخنور - مرشد ذی احترام

۱۳۱۲ھ

۱۳۲۲ھ

۱۳۱۲ھ

توابع انتقال از نتیجه فکر ساکنان مولی محمد نور الهدی حسینی صاحب المیزان عظمی بادشاهی گروست  
شمشاد و لکھنوی عظمی العالی

حضرت شوق محقق شاعر فصیح کلام  
اختر برج فصاحت گوهر درج کمال  
مصدر رفیع و اصول معدن فقه و ادب  
جامع علم حدیث و فاضل یکنای دهر  
کاشف رمز حقیقت رهبر دین متین  
پیشوای اهل عرفان رونق اهل کلام  
خلل رحمان فضل یزدان صدایوان حکم  
بلبل نغمه سراسر گلشن حمد اله  
حسرت ای نمی و پشته حسرت ای اهل بهار  
حسرت ای ارض معالی آبروی تو برکت  
حسرت ای فن بلاغت حسرت ای شعر و سخن  
حسرت ای علم اصول حسرت ای فقه و حدیث  
حسرت ای خلوت گزین حسرت ای شب نهد  
در دو صبح بجزی و فصلی سینه کردم رقم  
واقف طبع ادب رونق ده اهل سخن

دقت خطبه روز جمعه هفده رمضان بمرد  
مجمع علم بلاغت صاحب دیوان بمرد  
واقف منقول و حکمت نیر تابان بمرد  
نائب محبوب اکبر و اعظم قرآن بمرد  
مطلع نور هدایت مرجع نیکان بمرد  
رهنمای شرع احمد مایه ایمان بمرد  
عاشق دین و معین ملت نعمان بمرد  
غنچه نخل ریاض رحمت یزدان بمرد  
حسرت ای هندوستان این فاضل فیشا بمرد  
حسرت ای چرخ برین آن اختر تابان بمرد  
حسرت ای گلزار حکمت غیرت لقمان بمرد  
حسرت ای اسلام و عرفان رونق ایمان بمرد  
حسرت ای اهل طریقت سایه رحمان بمرد  
نور چون آمد بگو شمع صاحب عرفان بمرد  
عالم اکمل محدث منبع احسان بمرد

جناب لایزال شوق فیضی حضرت شوق محقق شاعر فصیح کلام  
اختر برج فصاحت گوهر درج کمال  
مصدر رفیع و اصول معدن فقه و ادب  
جامع علم حدیث و فاضل یکنای دهر  
کاشف رمز حقیقت رهبر دین متین  
پیشوای اهل عرفان رونق اهل کلام  
خلل رحمان فضل یزدان صدایوان حکم  
بلبل نغمه سراسر گلشن حمد اله  
حسرت ای نمی و پشته حسرت ای اهل بهار  
حسرت ای ارض معالی آبروی تو برکت  
حسرت ای فن بلاغت حسرت ای شعر و سخن  
حسرت ای علم اصول حسرت ای فقه و حدیث  
حسرت ای خلوت گزین حسرت ای شب نهد  
در دو صبح بجزی و فصلی سینه کردم رقم  
واقف طبع ادب رونق ده اهل سخن

فلک ماتمی کیون ہو پہنے لباس  
 زمین چمن ہوش کھوتی ہے کیون  
 یہ کیون شاخ سنبل ہوا لکھی ہوئی  
 گلستان میں کیون پھول مرجھا گئے  
 یہ طلبا پر ہر الم آج کیون  
 سب اہل زبان آہ کرتے ہیں کیون  
 خزان آگئی ہر شریعت میں کیون  
 مگر اوڑ گیا ہر کوئی حبانِ علم  
 کہون کیا مہ صوم کا ماجرا  
 ڈھلی دو پہر روز جمعہ کی جب  
 جناب ظہیر حسن شوق نے  
 فصاحت بلاغت میں لکھا و دہر  
 ادیب و فقیہ و شہسازان  
 ذہین و ذکی و بلخ و فصیح  
 جواب ایسے دیتے تھے وہ نیک نام  
 جہان اونکے شعر و سخن پر فدا  
 گل باغِ حکمت طیبِ زمیں

چمن کا ہو کیون رنگ بالکل اوداس  
 یہ شبِ بنم بھلا آج روتی ہو کیون  
 کمر میں صنوبر کے ہو کیون کمی  
 عناد دل کے نغمے جو تھے کیا ہوئے  
 ہے اہل سخن پرستم آج کیون  
 فصیح اللسان آہ کرتے ہیں کیون  
 اوداسی ہو باغِ طریقت میں کیون  
 کہ ویران ہو ہر طرف کانِ علم  
 ہوا ہفتدہم روزِ محشر نما  
 ستم پیشہ گردوں نے ڈھایا غضب  
 کیا کوچ دنیا سے پرہیز  
 مہ و آفتابِ فضیلت سپر  
 محدث جنہیں مانتا ہے جہان  
 زبانِ شستہ و صاف لفظین صحیح  
 پھر کج جاتے تھے جس سے اہل کلام  
 ہر اک لفظ پر ہوتی تھی واہ وا  
 فصیح اللسان مجمعِ علم و فن

خلیقِ زمانِ ہادی مومنین  
 مصنف تھے اس عہد میں بے نظیر  
 سُنن اور تعلیق ایسی لکھی  
 لکھی بحث میں <sup>تعلیق میں</sup> جبل المتین  
 جلال العیون کے لیے ہے جلا  
 مجلی لکھی اوسکی تاکب دین <sup>جلال العین</sup>  
 لکھی اوشحہ <sup>اوشحۃ الحمید</sup> حال نعمان میں ناہ  
 ہر اصلاح و ایضاح توضیح میں  
 اسی فن میں اک محل تحقیق ہر  
 پے جمہ لامع ہر جامع کے ساتھ  
 لکھی مشنوی سچی <sup>لامع الانوار</sup> سوز و گداز  
 ہر پردہ و کیا نغمہ راز بھی  
 خبر غمی کی یادگار وطن  
 گئے جسامعِ علم باغِ ارم  
 کہان اب وہ معقول و منقول ہر  
 کہان ہر وہ تحریر طرز حسن  
 کہان ہر وہ درس حدیث صحیح

معین و مددگار شرع متین  
 تصانیف انکی ہر شہرت پذیر  
 کہ چاروں طرف دھوم ہر چم گئی  
 ہر تائید میں روسلین دین  
 اوٹھانے کو ہاتھوں کے رو کر دیا  
 مقالہ ہر مرشد کی تائید میں  
 از احہ <sup>از احۃ الاعلاط</sup> میں صحت کا پورا نباہ  
 یہ دونوں ہیں اردو کی تنقیح میں  
 پے نظم کچھ اس میں تدقیق ہے  
 کہ لیتے ہیں احناف انہیں ہاتھ ہاتھ  
 حسن شام سندرکار از و نیاز  
 بلاغت سے مملو فصاحت بھری  
 بھرے جس میں دلچسپ شعر و سخن  
 ہمیں دیگئے داغِ سنج و الم  
 کہان نائب دین مقبول ہر  
 کہان وہ مضامین شعر و سخن  
 کہان وہ کلامِ بلیغ و فصیح

کہاں فرق علم و عمل کا ہے تاج  
 کہاں وہ محدث کہاں وہ ادیب  
 کہاں ختم کی رو و تضعیف ہے  
 کہاں ہادی راہ نمان ہر اب  
 کہاں بلغ رحمت کا ہر پھول آج  
 گئے ماہر علم خلد برین  
 ۱۳ فصلی

کہاں ہر وہ حکمت کہاں وہ علاج  
 کہاں ہر وہ مفتی کہاں وہ طبیب  
 کہاں وہ تصانیف و تالیفات ہے  
 کہاں فضل رحمان کہاں ظل ب  
 کہاں ہر وہ اسلام و ایمان کا تاج  
 لکھائیں نے فصلی میں نور حزمین

## تاریخ طبع دیوان

قصیدہ تاریخیہ طبع دیوان شوق نیوی قلم سرہ المعنوی

از جامع الفضل والکمال صد نشین بزم سخندان جناب لانا مولوی محمد عبد علی صاحب اسمی راسخ

چھپا حسن ظہیر حسن کا دیوان  
 وہ دیوان ذوق کا شوق اس میں نہان  
 وہ دیوان نقطہ پر گارِ تبیان  
 وہ دیوان منظر انظارِ خوبان  
 وہ دیوان منبع اسرارِ عرفان  
 وہ دیوان شاعری اور شعر کی جان  
 وہ دیوان درہ تلج غزل خوان  
 وہ دیوان ماہرون کے جی کا ارمان  
 وہ دیوان کیا ہر تعویذِ رگ جان

بمحدثہ کہ با صد ساز و سامان  
 وہ دیوان شوق کا ذوق اس کا ظاہر  
 وہ دیوان مرکزِ آوارہ تبیین  
 وہ دیوان مصدِر آثارِ خونی  
 وہ دیوان مطلع انوارِ معنی  
 وہ دیوان ساحری اور سحر کا دل  
 وہ دیوان قرۃ چشم غزل گو  
 وہ دیوان شاعر و نغمہ دل کا مقصد  
 وہ دیوان کیا ہر حریرِ بازو دل



وہ دیوان پر سیاہی نور مینا  
 وہ دیوان صاحب دیوان سے جسکے  
 وہ تھے حضرت ظہیر حسن سخور  
 وہ شوق خمیہ علامہ فن  
 بہار آداسے گلزار معنوں  
 نصیحت اور نصیحت میں تھے سعدی  
 عروض و قافیہ املا و انشا  
 فرج حکم میں حکمت اُن کی لونڈی  
 کہان باب ایسا علامہ کہ حال  
 ہر دیوان سے اُن کی شاعری بھی  
 ہر اک بیت اس کی رشک بیت ابرو  
 سوادِ رخسار روشن نور مضمون  
 بلاغت کے جواہر کا خزانہ  
 ہر اک نقطہ ہر اک کلمہ ہر اک لفظ  
 ہے پیدا شوق کی ہر اک غزل سے  
 جو پوچھی غیب سے آسمانی تاریخ

وہ دیوان پر سوادِ چشم حوران  
 سخن گوئی کا جو ہر سہ مسایان  
 سخن سنج و سخن فہم و سخن دان  
 وہ ذوق معنوی کے عین اعیان  
 چمن پیر اسے آب رنگ عنوان  
 بلاغت اور فصاحت میں تھے سبحان  
 ہر اک فن میں تھے استاد زبان اُن  
 شفا انکے غلامی میں تھی ہر آن  
 ہو اُس کو علم ابدان علم اذیان  
 کمال اوج پر خورشید تابان  
 ہر اک شعر اس کا شعرا و درخشان  
 سیر بادل میں جیسے برق جولان  
 فصاحت کے نظائر کا گلستان  
 در آفتان گوہر آفتان لولو آفتان  
 پیام ذوق وصل حسان جانان  
 ندا آئی۔ ظہیر حسن کا دیوان

وہ چہ زیبا طبع شد با صد ہزار ان حسن خط  
 لفظ لفظ او بود جملت وہ طرز کہن  
 زانکہ این دیوان احسن را ظہیر حسن گاشت  
 وہ چہ خوش ہر ہفت شد دیوان شوق خمیہ  
 حرف حرف او بود غیرت وہ نقش نوی  
 شاہد حسن اندرین دیوان ازان شد منزوی

آن ظہیر حسن کہ حسن گفت یک شادی	آن ظہیر حسن کہ حسن زور قم ہر یک غزل
آن ظہیر حسن کہ در ابطال باطل ہندی	آن ظہیر حسن کہ در احقاق حق بود استوار
آن ظہیر حسن کہ بر عرش بہت مستوی	آن ظہیر حسن کہ بر فرش فصاحت مستکن
آن ظہیر حسن کہ آمد سیرت او عنوی	آن ظہیر حسن کہ آمد صورتش سیرت نما
گو۔ بچاپ آمد ہمہ گفت ارشوق نبوی	آسی از بہرین ہجری دیوان شوق

تاریخ طبع از نتیجہ فکر شاعرین پر و جناب لوی محمد صبا نور مدنی ہاشمیہ می تلمذ رشید جاناظمی

یہ جلوہ شاہد معنی کا ہے کہ نور سخن	ہر ایک مطلع دیوان پر مطلع خورشید
یہ زور شور مضامین کا یہ ظہور سخن	جناب شوق کی فکر سا کا کیا کہنا
نہے فصیح کلام کلیم طور سخن	سناد و مصرع تاریخ طبع لے انور

تاریخ طبع از نتیجہ فکر فصیح اللسان شاعر خوش بیان مخور ہمہ ان محمد عبدالحق بٹھانی

کوشد بوصال حق مشرف	سلامہ ظہیر حسن شوق
حق داد مہارت معرف	در جملہ علوم اگرچہ اورا
اسفار حدیث و فقہ مصحف	م نظرش نبود الا
زہدست کتابہا مصنف	زندہ است بدہر نام نامیش
کردند مرتب و مولف	دیوان ز کلام جہان فرایش
ہر مصرع او بر دل از کف	کز حسن فصاحت و بلاغت
شاداب حدیقہاے ملق	بر ہر ورق الہبار فکرست

از طبع چو رونق مضاعف

نظم حسن و بدیع و الطیف

السنه درین زمانه دریافت

حاشا گفت بقا بسال تاسیخ

تالیخ طبع از شاعر شیرین بیان خاتم فضل الرحمن صبا باقی غازی پوری تلمیذ حضرت بقا غازی پوری

مردی ظمیر حسن شوق

کنیا نش بصدر لطافت و حسن

عیسوی سال آن شد این باقی

بود اندر سخنورے یکتاے

گشت مطبوع چون بفضل خدای

سخن دلپذیر و دل آرایے

تالیخ طبع از نتایج فکر محقق دوران فصیح اللسان شاعر ناز کنیا ل سخنور شمال

فخر الشعر اہم پایہ قدسی کلیم جناب نشی امیر اللہ صبا تسلیم لکھنوی ظلہ العالی مقیم ریاست

ہو اطلع صد شکر دیوان شوق

ہو ادب بھکر شاد۔ دل نے مرے

ہر اک سطر میں زلف لیلی کا رنگ

پے سال تسلیم لکھو یہی

سر اپا دل آرا ہمہ دلپذیر

کہا واہ کیا خوب فکر ظمیر

بیاض و رقی رشک ماہ منیر

کہ و اللہ دیوان چھپا بے نظیر

تالیخ طبع از نتیجہ فکر جناب حاجی سید جمال حسین صبا جمال پوری مقیم ممبئی تلمیذ سید جمال شاہ

دند گانی میں نہ پورا ہو سکا ارمان شوق

اُن کا دیوان زیر تجویز اشاعت رہ گیا

کر دیا اب وہ خزانہ ملک کے پیش نگاہ

جا بے قصر جنان میں چھوڑ کر سامان شوق

رک گئی دل میں نہ نکلی حسرت یا ران شوق

کیون نہ مانیں اہل شوق احسان گردان شوق



هست تذیل و مقالہ کا ملہ  
 کرد او آواز آثار الشیخ  
 فقہ نعمانی مدلل کرده است  
 حیف بزد و حیف شش نوشتہ و  
 طبعش نیز بے تدوین بماند  
 آنچه ماند از دست برد روزگار  
 اہتمام طبع آن ہم میکند  
 بہر سال طبع آن شمشاد گفت

در ثبوت قول از باب صفا  
حبذا هر نکته اش معجز نما  
از حدیث حضرت خیرالور  
و اور یفا حسرتا و حسرتا  
بود هر شعرش عروس دلربا  
جمع کردش مولوی نورالدی  
اجراین محنت و را بخشد خدا  
نامه محمود نظم جانفزا  
۲۶

قطارِ از تہِ طبع سا شاعر کیا غم ہے محتاجِ موی حسنِ لفظی جیسا شفقِ صدفی و پوی ضلع گیا

شفیق و محسن و مخدوم مولانا ظہیر الحسن  
ادب میں طب میں کچھ دن استقامت سے مشرف تھا  
کیا نازندہ آثار حسن کو اہل سنت میں  
مہاشاعر کامل طیب حافض و دانا  
صل لیکر دفعتاً یک قضا آیا  
جملت کہا اجاب نے چھپ جا کر دیوان  
باب پیش کو بشارت اہل معنی کو  
وہ ان میں کا ہر مصرع جواب مصرع طوبی  
ان جہلی ہر جدول چھتے چشمہ کوثر

کہ منت کش ہا برسو نین جسکے لطفِ حسان کا  
یہ طفلِ بیزبان ابجد شناس اُسکے دبستان کا  
کہ علامہ تھا وہ علمِ حدیث و فقہ و قرآن کا  
زبانہ ان و محقق ہمزبان حسانِ سبحان کا  
اجلِ خلد برین سے لالی مژدہ جو غلمان کا  
ہے باقی نشان اُس کشورِ معنی کے سلطان کا  
وہ دیوان چھپ گیا اب شکرِ بے خلاقِ بزدان کا  
وہ دیوان جسکو گلدستہ کہیں پہنچا نہ رضوان کا  
گمان ہر شعرِ تر پر جسکے موج آبِ حیوان کا

[illegible]

من حضرت شیخ ابی بن حنیفہ



وہ دیوان جسکی ہر سطر اسلسلہ رشتہ گوہر  
وہ دیوان ہر ورق جسکا بیاض صبح سے روشن  
وہ دیوان جسکے رنگ شوخی گلہاؤں مضمون کا  
وہ دیوان جسکے ہر شعر پر دل بوٹ ہو جا  
وہ دیوان جسین نشتر سیکڑوں لکڑی مضامین کا  
شفوق کو فکر تھی تاریخ کی ہاتھ پکار ادا تھا

وہ دیوان جسکا ہر نقطہ مقابل درغلطانی کا  
وہ دیوان جسکا ہر صفحہ ورق ہر درختان کا  
لوہو خوشک غیرت سے رگ اعلیٰ خشتان کا  
وہ دیوان ہر غزل میں جسکی سامانِ پیمان کا  
وہ دیوان زخمِ دل جس سے مزہ لوٹے نگار ان کا  
کہ لکھ دے بے بدل دیوان ہر شوق خندان کا

قطعہ حاوی سال طبع دیوان جناب شوق نبوی از امام الدین طالب جاگیر دارچوڑا  
تلمیذ حضرت شمشاد لکھنوی مدظلہ العالی

مولوی نور الہدیٰ جسکی سی وجہ سے  
شوق سے دیکھیں کلام شوق اہل شوق اب  
ہر غذا سے روح صوفی عارفانہ ہر غزل  
مستفیض اس سے ہوئے ہیں مبتدی منتہی  
ساحل مقصود پر پہونچینگے معنی آشنا  
اُسکا بیڑا پار دریا سے سخن میں ہو گیا  
گلفشان یون خامہ طالب جسکے ہر سال طبع

چھپ کے شائع ہو گیا دیوان شوق نبوی  
کیا ہی عمدہ چھپ گیا دیوان شوق نبوی  
اہل عرفان کیون ہون مہمان شوق نبوی  
اک زمانے پر رہا احسان شوق نبوی  
موج زن ہر چشمہ فیضان شوق نبوی  
جس سخنور نے لیا دامن شوق نبوی  
بوستان آرزو دیوان شوق نبوی

تاریخ طبع از شاعر نازک خیال سیرین مقال جناب شعی خدائیش صاحب طالب ملتانی ہمایون

طبع شد چون کلام حضرت شوق  
بہر تاریخ حاتمہ طالب

انکہ ہر شعر دوست سحر حلال  
لیطم عالی کہرا قمر ز دسال

تاریخ طبع از شاعر نازک خیال جناب مولوی محمد سحیح صاحب فخر غازی پوری تلمیذ حضرت شمشاد

تھے فخر روزگار جو شوق نگو سیر  
تھی جنگی ذات رونقِ نرم سخنوران

انکو دیا خدائے ہر اک علم میں کمال  
تھی جسکے دم سے تازگی گلشن مقال

<p>مطبوع ہو گیا ہر بصد خوبی و جمال ہر یادگار شوق یہ دیوان بہ مثال</p>	<p>ادنیٰ جو کلیات کیا جمع نور نے تاریخ ادب کے طبع کی لکھی یہ فخر نے</p>
<p>تاریخ طبع از شاعر نازک خیال طوطی سدرہ بیان جناب لوی اسید عبد الباقی صاحب مائیل عظیم آبادی تلمیذ حضرت</p>	
<p>بحسن معانی نظم صبیح نفصاح ادب سا کلام بلیغ</p>	<p>بود یادگار جہان نام شوق بگو مائل از بہر طبع کلام</p>
<p>ساری طبع از تمام افکار گہر بار جناب منشی نثار حسین صاحب نثار نجر پیام یار</p>	
<p>بلاغت کا گلستان بوستان ہر اک فصاحت مضامین کی لطافت کا معانی کی اکت</p>	<p>نہیں دیوان یہ شوق نبوی کا بلکہ شتاؤ عجب ہو نظم میں غیبی معرف ہو سخن خود ہی</p>
<p>کلام شوق ہر دھپ آئینہ حقیقت کا</p>	<p>نثار آئی صد اپو پچھ نہیں طبع جب لہ ہے</p>
<p>تاریخ طبع دیوان از تہجہ فکر سا جناب لوی محمد نور احمدی صاحب نور نبوی عظیم آبادی تلمیذ حضرت شہ</p>	
<p>تمنا میں تھا جس کی سارا جہان فصاحت کے قائل فصیح اللسان بھلا کیوں نہوں قدر دان حخوان ہیں آئینہ حسن صاحب بان ہر اک لفظ ہے بلبل خوش بیان ہر اک نقطہ ہے نکتہ نکتہ دان کہ مداح جس کے ہیں اہل زبان فصاحت میں ہے مستند یہ بیان مرصع ہے نظم مصفا تمام</p>	<p>چھپا حضرت شوق کا وہ کلام بلاغت میں ابلغ متانت میں چست مرصع ہیں غزلین و مرصع سے گہر بے اشعار نظم لطیف شکستہ گل باغ تحقیق ہیں ہر اک حرف ہو شرح راد سخن کچھ ایسی زبان خداداد ہے آنا نور نے مرصع سال طبع جناب ظہیر حسن شوق کی لکھا نور نے عیسوی سال طبع</p>
<p>بلاغت سے مملو منقح کلام</p>	
<p>تاریخ طبع از جناب منشی جنت حسین صاحب ہوش عظیم آبادی تلمیذ حضرت مائیل عظیم</p>	
<p>چھلکے دیوان ہوا ہر مہین لکھتے - شمع سخن اہل یقین</p>	<p>حضرت شوق ظہیر حسن کا ہوش تاریخ کی ہے فکر اگر</p>



## اشتہار کتب مصنف علیہ الرحمۃ

- ۱۔ اشہار السنن :- حدیث شریف کی نہایت مفید کتاب حسین ہر بار بیان مذہب خفیہ کی تائید اور  
حدیث صحیح یا حسن مذکور ہو اور مخالفین کا جواب ہو سبکی دھوم تمام ہندوستان میں مچی ہوئی ہو آئین  
وہ نکات بیان کیے گئے ہیں جن سے کتب متقدمین و متاخرین خالی ہیں قیمت ہر دو روپے۔
- ۲۔ اوشحہ الجیدہ :- امداد ربیعہ کی تقلید کا بیان امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ سوانح عمری قیمت ۵ روپے  
۳۔ جبل المتین :- آمین بالا خفہ کے ثبوت میں لا جواب رسالہ جو حجاب مخالفین بھی ملاح ہیں قیمت ۶ روپے  
۴۔ جلاء العین :- بحث رفع یدین میں نہایت محققانہ اور پر زور رسالہ قیمت ۲ روپے  
۵۔ رد السکین :- جبل المتین کی تائید میں چند رسائل قیمت ۲ روپے  
۶۔ مجملی :- جلاء العین کی تائید و مولوی محمد علی صاحب نو کے رسالہ کا جواب قیمت ۲ روپے  
۷۔ جامع الاثر :- عدم جو از صلوۃ الجمعۃ فی القری کی بحث قیمت ۱ روپے  
۸۔ جامع الانوار :- جامع الاثر کی تائید مذہب المختار کا جواب با جواب قیمت ۱ روپے  
۹۔ مقالہ کاملہ :- حضرت مولانا فضل رحمن گنج مراد آبادی قدس سرہ کے مکتوبات کی تائید قیمت ۲ روپے  
۱۰۔ مشنوی سوز و گداز :- یعنی حسن اور شام سند کا نہایت پچا واقعہ مع نغمہ راز و غیرہ قیمت ۱ روپے  
۱۱۔ ازاحۃ الاغلاط :- الفاظ کی صحت میں نایاب کتاب ہر لفظ کی صحت ثبوت میں اساتذہ کے شواہد و کلام قیمت ۱ روپے  
۱۲۔ اصلاح :- اردو میں انشا پر دازی و شعر گوئی کے واسطے اکیس روپے قیمت ۲ روپے  
۱۳۔ ایضاح :- رسالہ اصلاح کی شرح حسین شاعری کے متعلق جا بجا جدید و مفید باتیں درج ہیں ایک روپے  
۱۴۔ اصلاح اور ازاحۃ الاغلاط :- دونوں نایاب رسالے بھی بعد نظر ثانی چھپے ہیں یہ کتاب لکھنؤ میں تمام پڑھنے والے  
جناب منشی نثار حسین صاحب کے یہاں ملتی ہے۔
- ۱۵۔ سرمہ حقیق :- یہ رسالہ رسالہ ازاحۃ الاغلاط کی تائید میں ہر قیمت ۵ روپے  
۱۶۔ یادگار وطن :- علی مباحث کا گنجینہ محقق بنانے والا تذکرہ قیمت ۲ روپے  
۱۷۔ سیر بنگال :- بنگالہ کی حالت و دلچسپ اشعار قیمت ۲ روپے  
۱۸۔ المشہر محمد نور الہدیٰ نبوی عظیم آبادی مقامی بختیار پور میں متفصل تھانہ ضلع پٹنہ

۱۹۔ اشہار السنن :- حدیث شریف کی نہایت مفید کتاب حسین ہر بار بیان مذہب خفیہ کی تائید اور حدیث صحیح یا حسن مذکور ہو اور مخالفین کا جواب ہو سبکی دھوم تمام ہندوستان میں مچی ہوئی ہو آئین وہ نکات بیان کیے گئے ہیں جن سے کتب متقدمین و متاخرین خالی ہیں قیمت ہر دو روپے۔

ہر کارخانہ نزع سے کفایت ارزان قیمت پر کتابیں لینا چاہتے ہوں تو اس سے بے بصد و بلا طلب کیجیے

کتبخانہ تجارتی سید جان جنت سین مالک مطبع سیدی پٹنہ سی  
اشہار

رشحات صغیر

رسالہ تائیت و تذکرہ

تذکرہ و تائیت میں ایک بمثل کتاب جسے جناب سید فرزند احمد صاحب صغیر بلگرامی نے نہایت ہی جانفشانی اور عرق ریزیوں کے ساتھ لکھا ہے اور استادوں کے اشعار کے حوالے بھی دیے ہیں۔ فی زمانہ شاعروں کے لیے یہ ایک بہت ہی بیش بہا تحفہ ہے۔ اور انصاف یہ ہے کہ آج تک تذکرہ و تائیت میں اس پلہ کی کوئی کتاب نہیں آئی اور نہ اتنی ضخیم کوئی کتاب طبع ہوئی۔ جن لوگوں کو ذرا بھی شعر و سخن سے مذاق ہے۔ انہیں یہ بڑی ہی مدد پہونچا و اگر کتاب ہے۔ اب اس کتاب کے بہت کم نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ شایقین جلد فرمائش بھیج کر منگوائیں ورنہ پھر دوسرے ادیشن کا انتظار کرنا ہوگا صفحہ ۴۸ ۳۴ قیمت ۸۰ علاوہ محصولہ لاک۔

نولے وطن

تذکرہ و تائیت میں ایک بہت ہی محققانہ کتاب جس میں زبان اردو کے متعلق بھی ایک کارآمد بحث و تحقیقات مع اصطلاحات و محاورات جو جناب خان بہادر میر علی محمد صاحب شاد و رئیس عظیم آباد کی تالیف سے ہے قیمت ۱۲ علاوہ محصولہ لاک۔ کاغذ سفید و گندہ۔ حرف بہت واضح۔

نامی گرامی استادوں کے اردو دیوان

دیوان بکر	۸۰	دفعہ فصاحت
دیوان گلزار خلیل	۱۲	۱۰ ان خواجہ وزیر
دیوان یاس اردو	۸	۱۰ ان نسیم دہلوی

المشہر سید جان جنت سین مالک کتبخانہ تجارتی و مطبع سیدی گورہ پٹنہ سی